علم الاعداد

مرحوم

اے مالک کُل میرے والدین پر رحم فرما۔ آمین

الجمال پبلیکیشنز

دار الروحانیات کمرہ نمبر ۱۰۵ حکیم سینٹر نزد صدر پوسٹ آفس صدر کراچی

علم الاعداد

حصہ اوّل

سید ایم اکمل نجاری

جمال پبلیکیشنز
پوسٹ بکس نمبر ۲۶۹۸ لیاقت آباد کراچی

نام کتاب ________ علم الاعداد حصہ اوّل

بار دوم ________

مُصنّف ________ سید ایم اکمل بخاری

قیمت ________ بیس روپے

الجمال پبلیکیشنز دار الروحانیات

کمرہ نمبر ۲۰۶ حکیم سینٹر عبداللہ ہارون روڈ۔ صدر کراچی

پوسٹ بکس نمبر ۲۶۹۸ کراچی ۱۹

ملاقات صبح ۹ بجے سے ۳ بجے

فون :- ۵۳۸۶۳۴

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "فکر" کرو تاکہ تم میری قدرتِ کاملہ کے سربستہ رازوں سے واقفیت حاصل کر سکو۔ علم الاعداد کی اساس سورت "جن" کی چوبیسویں آیتِ پاک ہے جس میں "و اقلّ عدداً" یعنی اعداد کی کمی و بیشی کا ذکر ہے۔ اور اسی طرح اسی سورۃ پاک کی اٹھائیسویں آیت پاک بھی "و احصیٰ کلّ شیءٍ عدداً" یعنی ہم نے تمام عالم کی اشیاء کو گن رکھا ہے اور مفسرین کرام اور علمائے حق کے نزدیک ان آیتوں کی حقانیت اور شانِ نزول کا مفصل ذکر موجود ہے۔ اسی طرح سرورِ کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم الاعداد کے متعلق فرمایا ہے کہ "علم الاعداد اجل العلوم"۔ اسی طرح ایک دانائے رازِ حکمت کا قول ہے کہ "ان علم السیمیاء جزء من اعداد الوقف" یعنی علوم سماوی علم الاعداد کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ علم الاعداد کے قواعد علم الافلاک پر منحصر ہیں یعنی ہر عدد کے ساتھ ایک ستارہ متعلق ہے۔ ہر عدد وسیع و بسیط مقاصد زندگی کا ترجمان ہے یعنی اس میں ذاتی حالات، کردار، فطرت، شخصیت، محبت اور شادی، مصروفیاتِ زندگی، صحت، مالی حالت کے علاوہ ذاتی عدد، غیبی عدد، شخصیت کا عدد، روحانی عدد، کاروباری عدد، قلبی اور ادوار کا عدد، جن کا تفصیل کے ساتھ ذکر پیش کیا جا رہا ہے۔

تمہید علم الاعداد

تمام تعریفیں اللہ جل شانہٗ کے لئے ہیں جس نے "کن" کے
حکم سے عالمین کو تخلیق فرمایا اور فیکون کے فرمانے پر موجودات کی
ہر چیز اپنی وضع کردہ فطرت کے مطابق پیکر وجود میں آنے کے بعد
سرگرم عمل ہو گئی۔ کتنی عظیم ذات ہے اس کی جو علیم ہے، خبیر ہے۔
غفور الرحیم ہے جبار و قہار ہے حلیم اور صبور ہے۔ اس کی ذات
مقدس کی تعریف کو احاطہ تحریر میں لانا کسی کے بس کی بات نہیں جبکہ
میں ایک بے حقیقت۔ فانی وجود کے استعارے کے سوا کچھ نہیں ہوں۔
مجھ میں کہاں جرأت کہ اس کی ذاتِ یکتا کی تعریف کے متعلق کچھ بیان کر سکوں۔ میرا
علم انتہائی محدود ہے اور جو کچھ مجھے میسر آیا ہے وہ بوسیلہ سید الانبیاء
محبوب رب العالمین شافع محشر، رحمۃ اللعالمین حضرت محمد الرسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت، عقیدت اور ان کی ذات سے والہانہ شیفتگی سے
یہ علم میسر ہوا ہے۔ اس میں اساتذہ کرام اور بزرگان دین، اور میرے عظیم
والدین کی تربیت کا بھی خاصہ دخل ہے جن کی مشفقانہ تربیت نے مجھے
اس قابل بنایا کہ میں اپنے تجربات آپ کی خدمت میں پیش کر سکوں۔ زیست
فکر و نظر کے لئے دعوتِ عمل کا پیہم پیام دیتی ہے۔ اور عملِ پیہم انسان کو اس
کے مقام سے آشنا کراتا ہے۔ قلب و نظر میں وسعت پیدا ہوتی ہے
حقائق کو سمجھنے کی خلش بیدار ہوتی ہے اور یہ عمل جب علم کی روشنی میں کیا

جاتا ہے تو وہ عظمت کا بیّن ثبوت بن جاتا ہے۔ آدمی جب شعور کی دنیا
میں قدم رکھتا ہے تو اس کے ارد گرد بکھرے ہوئے نظارے اس کے لئے
راہ متعین کرتے ہیں۔ اور آدمی اپنی بساط کے مطابق اس میں سے کوئی
راستہ منتخب کر لیتا ہے اگر اس انتخابِ راہ عمل میں بزرگوں کا ہاتھ اور
تعاون حاصل ہو تو پھر منزل کا تعین کر لینا کوئی مشکل کام نہیں ہوتا۔ جب
منزل کا تعین ہو جاتا ہے تو جہدِ مسلسل کا آغاز ہوتا ہے۔ اس جدوجہد
میں صداقت اور یقینِ کامل کو زادِ راہ بنا کر تعلیماتِ دین و دنیا میں
محو ہونا پڑتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان مبارک ہے کہ علم
حاصل کرو چاہے تمہیں چین کا سفر کیوں نہ کرنا پڑے۔ انسان جب
تعلیم کے فیض سے لذت آشنا ہوتا ہے تو اسے زندگی کے عمل کو باحسن
طور انجام دینے کا سلیقہ آجاتا ہے۔ علم ایک بحرِ ذخار ہے۔ اس کی تہ
سے حسب تمنا نوادراتِ آگاہی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اور جس کی جتنی
سعی میں استحکام اور خلوص ہوتا ہے اتنا ہی وہ بیّن الثبوت علم کا خزینہ
حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ یعنی ہر انسان کی ہمت اور
جذبۂ لگن کی مناسبت سے اسے علم کا خزانہ میسر آتا ہے۔ جب سے
یہ کائنات وجود میں آئی ہے اور انسان نے خطۂ ارض پر قدم رکھا ہے تب سے
علم خداشناسی اور خود شناسی کا شعور عمل پذیر رہا ہے۔ رب العالمین نے اپنے
محبوب حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن حکیم کو نازل فرمایا۔ اور علوم
کے نوادرات کو بنی نوع انسان کیلئے فراواں فرما دیا ہے۔ اکثر علوم انسانی عقل کی
اختراعات کی وجہ سے منصۂ شہود پر آئے۔ جبکہ اس اختراع کا منبع کلام
ربانی کو ہی تسلیم کئے جانے میں کوئی شک نہیں کیونکہ جب حضرت آدم علیہ السلام

کو خدائے لم یزل نے پیدا فرمایا تو آپ کو علم لوازمات سے بھی کما حقہ، آگاہ فرمایا۔ قرآن حکیم کی آیت مبارکہ کا کچھ حصہ میرے معروضات کی تصدیق کرتا ہے یعنی قرآن حکیم کے پہلے پارے میں " وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا "، آیا ہے۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو موجودات کے متعلق تمام اسماء کا علم عطا کیا گیا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ دنیاوی علوم کا مخزن اور مصدر حضرت آدم علیہ السلام کا علم مبارک ہے۔ گردشِ روز و شب نے اِن علوم کو جس شکل و صورت میں ہم تک پہنچایا ہے فی الواقع اس کی اصلیت چاہے قلیل کیوں نہ ہو حضرت آدم علیہ السلام کے علم کی ایک شاخ ہی ہے یعنی پامسٹری، نجوم، علم الرمل، علم قیافہ، نفسیات، مابعد النفسیات، علم جفر، علم الاعداد، شعور ولاشعور کے درمیان غیر مرئیہ فاصلوں کو احساسات کی زبان دے کر انسان کو اشرف المخلوقات کی حقیقت بتانے کا مصدر حضرت آدم علیہ السلام کا علم ہی ہے۔

مجھے ظاہری علوم کے علاوہ باطنی علوم کے حاصل کرنے کا بچپن سے ہی شوق تھا۔ اوراد و وظائف تو سن شعور میں آنے کے بعد اپنے والدِ محترم کے زیر سایہ کرنے لگا تھا۔ لیکن اس کے علاوہ بطور خاص صاحبِ طریقت، عالم باعمل باطنِ بین مرشدی حضرت سیّد امام شاہ صاحب مرحوم و مغفور کے سایہ کرم میں رہ کر روحانی علوم سے جو آشنائی حاصل کی اس میں بعض اسماء اور کئی مبارک سورتوں کا نصاب ادا کرنے کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد علم الجفر میں علم الآثار کے حصول میں تلاش و جستجو میں بہت سے کرم فرما اور اولیائے کرام سے رموز و نکات سمجھنے میں مدد ملی اسی طرح علم الحروف اور علم الاعداد کے متعلق جہاں مکاشفے کئے وہاں مختلف زبانوں میں موجود کتب جو اس مضمون سے بالخصوص علم الاعداد

سے تعلق رکھتی تھیں۔ بعض مترجم حضرات کی اعانت سے اعداد کے رموز و نکات سمجھنے کی کوشش میں لگا رہا۔ انہی دنوں میں قرآنِ حکیم کی تفسیر پڑھ رہا تھا اور فارغ اوقات میں احادیثِ مبارکہ سے استفادہ کرنے کے لئے مختلف لائبریریوں کا چکر لگایا کرتا تھا اسی دوران میں علم الاعداد کی سچائی کا عقدہ مجھ پر کھلا۔ یعنی سورۂ جن مبارکہ کی آیت " وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا " کے ترجمہ کو پڑھ کر مجھے بے انتہا خوشی حاصل ہوئی اور یقین کر لیا کہ اعداد کا علم ایک مستند اور نتیجہ خیز علم ہے۔ اسی دوران بہت سی کتب کے مطالعے نے مجھ پر مہمیزِ طلب کا سا کام کیا۔ میں نے مفسرین کرام کی کتب کا مطالعہ کیا۔

کئی تفاسیر پڑھنے سے میری تشنگی جاتی رہی لیکن شوق کا شعلہ فزوں ہوتا رہا۔ اسی دوران مجھ پر یہ عقدہ وا ہوا کہ اعداد کی بارگاہ میں موجودات کی ہر چیز سرنگوں ہے اور کوئی لمحۂ فکر، کوئی ثانیۂ احساس اعداد کی گرفت سے آزاد نہیں ہے۔ اعداد کا سلسلہ لامتناہی ہے جبکہ بنیادی طور پر اعداد کا سلسلہ ا سے لیکر ۹ تک ہے یہ مفرد اعداد کہلاتے ہیں جبکہ کسی نام یا کسی شے کے نام کے مرکب اعداد بھی لئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً اکبر کے مرکب اعداد " ۲۲۳ " ہیں جبکہ اکبر کے مفرد اعداد " ۷ " بنتے ہیں بعض مرکب اعداد انتہائی تیزی کے ساتھ اثر دکھاتے ہیں۔ اور طریقہ یہ بھی ہے کہ مرکب اعداد کے دامن میں کئی اعداد جمع ہو کر کئی ستاروں کے زیر اثر آجاتے ہیں مثلاً یہ کہ اس مرکب عدد یعنی " ۲۲۳ " میں سے " ۳ " مشتری، اور " ۲ " کے ساتھ منفی قمر تعلق ہونے کی وجہ سے یہ مجموعہ " مشتری قمر منفی، قمر منفی " بن جاتا ہے جبکہ ان کا مجموعہ " ۷ " مفرد عدد

کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔ اور " ۲ " سے مثبت قمر کا تعلق بنتا ہے۔
اس وضاحت سے یہ معلوم ہوا کہ ایک آدمی کے ساتھ مرکب اور مفرد اعداد کی تاثیرات کا تعلق رہتا ہے جبکہ تاریخ پیدائش کے عدد کا ستارہ یا عدد ان تمام اعداد یا متعلقہ ستاروں کا حاکم تسلیم کیا جاتا ہے۔

اگر تاریخ پیدائش کا عدد نام کے عدد سے متضاد برآمد ہو تو ایسا شخص حالات کے ہاتھوں کھلونا بن کر رہ جاتا ہے لیکن تاریخ پیدائش کا ستارہ نام کے ستارے سے ہم آہنگ ہونے کی وجہ سے وہ جلد ان صبر آزما حالات پر قابو پا لیتا ہے۔ اسی طرح کسی شخص کے نام کا عدد تاریخ پیدائش کے عدد سے ہم آہنگ ہونے کے باوجود نام اور تاریخ پیدائش کے ستاروں میں اختلاف ہونے کی وجہ سے یہی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن جب نام اور تاریخ پیدائش کے عدد کے ساتھ تاریخ پیدائش اور نام کے ستاروں اور برج میں اختلاف ہوتا ہے تو یہ صورتحال انتہائی سنگین ہو جاتی ہے۔ اور ایسا انسان مسلسل کرب نہاں کا شکار رہتا ہے اسے دوستوں سے وفا نہیں ملتی گھر کے حالات یک بیک مخالفت کا روپ دھار لیتے ہیں۔ زندگی میں معاشی، سماجی، جسمانی حادثات در آتے ہیں۔ اور ایسا انسان طرح طرح کے عوارض جسمانی کے ساتھ کئی طرح کے مسائل میں الجھ کر کسمپرسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ دور اندیشی کا سلیقہ خدائے بزرگ و برتر نے انسان کو جبلت کی صورت میں عطا فرمایا ہے۔ اور اس فطری قوت کے تحت کئے گئے اقدامات قبل از وقت ناگہانی حادثات سے بچاؤ کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں جبکہ اکثر افراد اس پر علم غیب کا فتویٰ صادر کر کے ایسے اقدامات کو رد کر دیتے ہیں۔ فی الواقع یہ علم غیب نہیں ہے

یہ تو دور اندیشی، اور تجربات کی کسوٹی پر درست اترے ہوئے حالات کا تجزیاتی انداز ہوتا ہے ویسے اس بات کی تردید بھی ممکن نہیں ہے کہ انسان کو اپنے بہتر مستقبل اور اچھی زندگی کے لئے قبل از وقت جو بھی ادراک ہوتا ہے وہ خدائے بزرگ و برتر نے اسے عطا کیا ہے اور یہ انتہائی قلیل ترین حصہ ہے۔ جسے غیب دانی کہہ دینے میں ہرج نہیں ہے کیونکہ ایسی غیب دانی عین منشائے فطرت کے مطابق ہے تاکہ انسان اپنی محدود زندگی میں رب لم یزل کے کرم کے سہارے بہتر مواقع حاصل کر سکے، یہی فطرت انسان کو اجتماعی طور پر ملک و ملت کے مفاد کے لئے معاشی استحکام اور نظم و نسق کو چلانے کے لئے بجٹ یا تخمینہ سازی کا اقدام پر مجبور کرتی ہے۔ ماہرین موسمیات، موسم کے تغیر و تبدل کے متعلق پیشگی اطلاع دیتے ہیں۔ ماہرین ارضیات علوم ارضیاتی کی مدد سے زمین کی اتھاہ گہرائیوں میں چھپے ہوئے خزینوں کا پتہ چلاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں زمین کے آنگن سے سیال سونا یعنی تیل اور قیمتی معدنیات دریافت کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو یہ بھی غیب کے علم کا ایک حصہ ہے اور میری دانست میں اس انسانی خوبی سے انکار کرنا حقائق سے رو گردانی کے سوا کچھ نہیں ہے اسی طرح تمام علوم انسان کو پیش آنے والے حالات کا اور زندگی گزارنے کے لئے شیرازہ بندی کا سلیقہ عطا کرتے ہیں

نجوم ایک ایسا علم ہے جو ستاروں کی چالوں کے ذریعے نتائج اخذ کرنے میں مدد دیتا ہے اور یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ یہ اجرام فلکی کرۂ ارضی پر موجود ہر شے پر چاہے وہ ذی روح ہے یا جامد

وساکت۔ سب پر اثر انداز ہوتے ہیں اور اسی طرح یہ ستارے ایک دوسرے پر بھی اثر انداز ہو کر یا تو باہم منفی و مثبت اثرات کو رد کر دیتے ہیں۔ یا منفی اثرات کو سرعت عطا کرتے ہیں یا مثبت اثرات کی وجہ سے خوشگوار تبدیلیاں لانے کا باعث بنتے ہیں۔ اس کا مسلّم ثبوت چاند کی کشش بھی ہے جو مکمل چاند کے زمانے میں سمندروں میں جوار بھاٹا لانے کا باعث بنتی ہے۔ غرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان اجرام فلکی سے اخذ کئے گئے نتائج سے حالات کے متعلق پیش گوئی کرنا۔ اور ان کے منفی اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے اقدام کرنا۔ کوئی برائی نہیں ہے اور نہ ہی یہ علم غیب کا علم تسلیم کیا جا سکتا ہے جبکہ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ پیدا ہونے والے حالات چاہے وہ اچھے ہوں یا برے وہ سب قبضہ خدائے ذوالجلال میں ہیں۔ بحیثیت ایک مسلمان کے ہم خود کو شریعت کی متعین کردہ راہ پر چلنے کا پابند رکھنے پر عمل پیرا ہیں۔ مگر اس کا مطلب قطعی یہ نہیں ہے کہ جدّوجہد کرنا۔ اور وہ بھی جزدی معلومات کی روشنی میں جسے میں دُور اندیشی کے نام سے موسوم کرتا ہوں۔ خلافِ منشائے خدائے بزرگ و برتر ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ مشیّت ایزدی بھی انسان کی اس وقت دستگیری کرتی ہے جب وہ تگ و دو، یا دُور اندیشی کے تقاضے پورے کرتا ہے۔ زیست کی اگھنائیوں میں ہر سمت نیرنگیاں بکھری ہوئی ہیں اور ان سے لطف اندوز ہونے کا ہر بشر کو حق حاصل ہے۔ مگر ان نظاروں سے زیادہ وہی لوگ لُطف اٹھاتے ہیں۔ جو لطیف حس کے مالک ہوتے ہیں۔ تو ان کا ادراک

وسعت آشنائی سے سرخرو ہوتا ہے۔ مغربی ممالک میں عہد رفتہ کے علوم کو سائنسی خطوط پر از سرِ نو رائج کیا جا رہا ہے۔ اور جن باتوں پر ہم عمل کرنا مشیّتِ ایزدی کے خلاف تصوّر کرتے ہیں وہاں وہ لوگ ان پر تحقیقات کے ذریعے انہیں نئے انداز اور اچھوتے اسلوب سے لوگوں میں پھیلا رہے ہیں۔ مثلاً علم نجوم پر جتنا لٹریچر مغربی ممالک میں چھپتا ہے شاید وہ دنیا کے کسی خطے میں چھپتا ہو۔ اس علم کے علاوہ روحانی قوّت کو فروغ دینے کے لئے انہوں نے ایسے ذرائع اختیار کر لئے ہیں جو ہمارے مذہب کی رُو سے ناممکن الحصول نہیں ہیں جبکہ اتنا معلوم ہونے کے باوجود ہم نے اس سمت کوئی قدم نہیں بڑھایا۔ لیکن یہی علوم جب بدیشی لٹریچر کی صورت میں ہمارے یہاں پہنچتے ہیں تو اُن کی خوب پذیرائی کی جاتی ہے اسی طرح علم الاعداد پر اہلِ مغرب نے حیرتناک انداز میں تحقیق کی اور اس علم کی افادیت کو تسلیم کرنے کے بعد پُر از معلومات حقائق فراہم کئے ہیں۔ ہمارے ملک کے ہر شہر میں ان علوم پر بدیشی لٹریچر وافر تعداد میں مل جاتا ہے اکثر متفکرین اس انگریزی یا مغربی لٹریچر کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے ہماری کم مایگی کے احساس کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ شوق حصولِ علم کو ہوا دینے میں کامیاب رہے ہیں۔ میں ایسے حضرات کی کاوش کی قدر کرتا ہوں۔ اور انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے گراں مایہ خدمات انجام دی ہیں۔ علم الاعداد درست اور مصدقہ نتائج سامنے لاتا ہے علم الاعداد کے دامن میں اگرچہ صرف ایک سے لیکر نو تک کے اعداد ہیں اسی طرح حروفِ ابجد کو اُن کے مزاج کے مطابق استعمال کر کے روحانی قوتوں کو مسخر کیا جا سکتا ہے۔ حروف کے مزاج کے چار عناصر ہیں۔

اور اسی طرح کسی فرد کے نام کے پہلے حرف کے مزاج کے مطابق کوئی عمل تیار
کرنے اس کی مقصد برآری میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ علم آثار علم
جفر کہلاتا ہے، بزرگان دین نے اس سے محیّر العقول کام لئے ہیں۔ اسی
طرح عملیات قرآنی سے فیض اٹھایا جاسکتا ہے۔ اگر ہم یہ سوچ کر ساکت و صامت
بیٹھ جائیں کہ ہمارے نصیب میں تو ناکامیوں کے سوا کچھ ہے نہیں تو پھر
اس کرب سے نجات کے لئے جدوجہد کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جو
کچھ ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اور ہونی کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اس میں
بھی شک نہیں ہے۔ کہ "ہونی کو ٹالا نہیں جاسکتا" مگر ہونی کی شدّت
میں کمی کی جاسکتی ہے۔ مثلاً بارش ہو رہی ہے اور ہم اپنی عقل کو استعمال میں
لاکر کسی مکان میں پناہ لے لیتے ہیں۔ یا طوفان کے دوران تقاضائے
بشری کے مطابق کسی محفوظ مقام پر پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس
جدّوجہد میں اکثر و بیشتر افراد کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا
کہ ہم نے اپنی تدبیر کے ذریعے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔ حالانکہ نہ تو بارش
کو اور نہ ہی طوفان کو روکنے میں ہم کامیاب ہو سکے۔ اور یہ حالات
فطرت کے اصول کے مطابق اپنی روش کو برقرار رکھتے ہوئے گزر گئے۔ مگر
ہم اپنی فکری صلاحیتوں کو استعمال میں لاکر تباہی یا نقصان سے بچ گئے
اس میں شک نہیں کہ کچھ افراد کوشش کرنے کے باوجود ان کی زد سے
محفوظ نہ رہ سکے۔ مگر کوشش اور تحفظ جان کے لئے کدو کاوش ایک
فطری جذبہ ہے علم الاعداد بھی ایک مبسوط، دقیق اور نوادرات علم کا
حصّہ ہے تمام دیگر علوم کی طرح اس کو سمجھنے سے انسان کی فکر و نظر میں وسعت
پیدا ہوتی ہے۔ علم الاعداد کے ذریعے مصدقہ اور معتبر حالات معلوم کئے

جاسکتے ہیں کیونکہ یہ اعداد ان گنت حقائق کے امین ہیں۔ یہ اعداد مرکب
صورت میں ہمارے کاروبار حیات کو آسان بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں میرا
کہنا کتنا سچ ہے وہ یہ کہ اگر ہم ان اعداد کی دسترس سے دور رہنے کی کوشش
کریں۔ تو بے سود ہوگا۔ کیونکہ اعداد کا سایہ جب تک کائنات کے ذرّے
ذرّے پر نہیں ہوگا۔ اس وقت تک نمو کے عمل میں جان نہیں پڑے گی۔
اعداد کی ضرب سے وسعت پذیر اعداد جنم لیتے ہیں۔ یہاں تک یہی اعداد
سمٹ کر پھر اپنے مصدر میں سما جاتے ہیں۔ اعداد کے اختلاف سے
کائنات کی ہر چیز شکست و ریخت کی کٹھنائیوں سے گزرتی رہتی ہے اور
اعداد کے ربط باہم سے زندگی کے دریچوں سے خوشیوں کے اجالے
جھانکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اگر آپ غور کریں تو انفاس کی ڈوری سے
بندھی ہوئی زیست اعداد کے جھولے میں محوِ حیرت ہلکولے کھا رہی ہے۔
نظم حیات کا کوئی مصرع اعداد کی تقطیع سے باہر نہیں ہے۔ اعداد کے
لحاظ سے موجودات کی تمام چیزوں سے اسکی طبع کے مطابق فیض یاب
ہونے کا قرینہ ملتا ہے۔ رموز زیست کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ اپنے
احباب کو اعداد کی کسوٹی پر پرکھنے کا موقعہ ہاتھ میں آتا ہے۔ نو مولود کی
پرورش اور اس کی زندگی کو بامقصد بنانے کے لئے کم سے کم کشیدہ
مستقبل مہیا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس علم کی مدد سے ازدواجی بندھن
میں بندھنے والے افراد کے متعلق جائزہ مرتب کیا جاسکتا ہے یہ علم
بلاشبہ دوسرے علوم کی طرح عطیۂ خداوندی ہے جس کی روشنی سے
مدارِ حیات میں گردش کناں افراد کے متعلق معلومات حاصل کی جاسکتی
ہیں۔ اعداد کی روشنی میں کلام ربّانی سے حیرت ناک حد تک فائدے

اٹھائے جاسکتے ہیں۔ اس علم کی قید میں رہ کر کسی آیتِ پاک کا وِرد کرکے اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ علم الاعداد غیب کا علم قطعی نہیں ہے اور اس علم کے ذریعے اپنے لئے بہتر راہ متعیّن کرنے کی کوشش قطعی غیر شرعی نہیں ہے۔ میرا ایمان ہے کہ جس علم سے خود شناسی کا احساس اُجاگر ہوتا ہے وہ علم بُرا نہیں ہوسکتا۔ علامہ اقبال نے فرمایا ہے کہ ؎

اپنے مَن میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

یعنی خود شناسی کے رموز سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد انسان خدا شناسی کے احساس سے روشناس ہوتا ہے۔ خدا شناس آدمی دوسروں کا ہمدرد بن جاتا ہے اور اتباعِ شرعِ محمدیؐ سے سرمو تجاوز نہیں کرسکتا۔ اور خداوندِ عالم کی تسبیح و تہلیل میں اُس کے شب و روز گزرنے لگتے ہیں اور پھر وہ تقویٰ جیسے لقب سے نوازا جاتا ہے علم الاعداد کے رموز و نکات کو سمجھ لینے سے جہاں دنیاوی مقاصد اور مراتب کے حصول میں کامیابی میسّر آتی ہے وہاں اسے اُخروی دنیا کے انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ مثلاً قرآنِ حکیم کی سات منازل مقرر کی گئی ہیں۔ اعداد کی قید میں رہ کر اگر ایک منزل روزانہ تلاوتِ کلام پاک کو معمول بنالیا جائے تو ہفتہ کے اندر کلام مقدّس کی تلاوت مکمل ہوجاتی ہے۔ اسی طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف کا مجموعہ ۱۹ ہے۔ جو اسرارِ خداوندی کا مظہر ہے۔ دوزخ کے فرشتے ۱۹ ہیں، ۱۹ کا یہ عدد اُلوہیت اور وحدانیت کی علامت ہے یعنی ۱۹ کا مفرد عدد "۱" بنتا ہے۔

اور ایک ایسا عدد ہے جو کسی سے پیدا نہیں ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۹۵ کے وجود میں الٹی ترتیب سے ا سے ۹ تک کا اعداد موجود ہیں یعنی اعداد کی ابتدا اور انتہا انہی اعداد میں جمع ہے اس کے علاوہ مفکّرین کرام نے ۱۹ کے عدد کی لاتعداد توجیہات کی ہیں۔ ۱۹ کے عدد کو قرآن حکیم کی سورتوں کی کنجی تسلیم کیا گیا ہے۔ اس طرح اعداد کی نیرنگیوں میں جو حیرت افزا معلومات جمع ہیں ان کی وضاحت مفصل اور مجمل طور پر موجود ہے ایک مثال پیش کرتے ہوئے اعداد کی چھپی ہوئی قوت کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اس مثال کے بعد آپ اندازہ لگائیں کہ آیا یہ تطابق اتفاقی ہے۔ یا قدرتی طور پر از خود یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک شخص کے کئی کئی نام ہوتے ہیں۔ یعنی اصلی نام کچھ ہوتا ہے مگر پیار سے گھریلو نام کچھ اور ہوتا ہے۔ حاصل تمہید یہ ہے کہ جتنے زیادہ نام ہوں گے اتنے ہی مسائل سے انسان کو واسطہ پڑے گا۔ بچپن کا دور، والدین کے اعداد کے زیرِ اثر ہوتا ہے۔ اس لیے بچوں کو ابتدائی ادوار میں کسی شدید مشکل سے دوچار نہیں ہونا پڑتا لیکن جیسے جیسے بچوں کی عمر بڑھتی ہے ویسے ویسے اُن پر اُن کے اعداد آزادانہ طور پر اثر انداز ہونے لگتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب قطعی نہیں ہے کہ بچپن میں بچوں پر اُن کے نام اور تاریخ پیدائش کے اعداد کے اثرات مرتب نہیں ہوتے۔۔ نہیں اعداد تو اثر انداز اسی روز سے ہونا شروع ہوجاتے ہیں جس دن کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے مگر والدین کے اعداد پوری قوت سے عمل پذیر ہونے کی وجہ سے اُن کے ذاتی اعداد کے اثرات پر حاوی ہوجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی بات ذہن میں رہنی چاہیئے کہ خطۂ ارضی ہو یا خلاء یا دوسرے سیاروں

کی دنیا۔ اعداد کے اثرات ہر ذی حیات اور جامد اجسام پر مرتب ہوتے ہیں۔ اعداد کی منفی قوت کے شدید اثرات انسان کو سرگرداں کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کی گرفت انتہائی مضبوط ہوتی ہے۔ اگر اعداد کے تازیانے کھاتے کھاتے کوئی انسان مضطرب و مضمحل ہو رہا ہو تو کلام مقدس کے فیض سے اعداد کے منفی اثرات کو رد کیا جا سکتا ہے یعنی اگر متصادم اعداد کی وجہ سے زندگی میں جو طوفان آتے ہیں تو کلام پاک کے اوراد اور نقوش کو پاس رکھنے سے ان سے تحفظ حاصل کیا جا سکتا ہے جو بالکل یقینی اور حتمی ہوتے ہیں۔ کیونکہ کلام پاک میں خدائے ذوالجلال نے فرمایا ہے کہ

"وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ" چنانچہ اس آیات مبارکہ کی روشنی میں یہ اقدام یعنی کلامِ ربانی سے بگڑے ہوئے کاموں کو سنوارنے، نام اور تاریخ پیدائش کے متصادم اثرات اور جان لیوا امراض سے نجات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ، حالات کو موافق بنایا جا سکتا ہے۔ اعداد کی تعزیر سے تحفظ حاصل کرنے کے بعد بے روزگاری۔ ترقی مراتب، کاروبار میں استحکام کے ساتھ ساتھ امراض خبیثہ کا مداوا کیا جا سکتا ہے۔ اگلے باب میں اس سلسلے میں ابتدائی معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔

اخبارات میں آئے دن ایسی خبریں چھپتی رہتی ہیں کہ کسی نے کسی کو قتل کر دیا اور پولیس نے اسے زیر دفعہ ۳۰۲ گرفتار کر لیا ہے آپ علم الاعداد کی روشنی میں دفعہ ۳۰۲ کا مفرد عدد حاصل کرنے کے بعد "موت"، جو کہ عربی کا لفظ ہے کے اعداد حاصل کیجئے تو ۳۰۲ کے اعداد مجموعے کے برابر حاصل ہوئے یعنی ۳۰۲ کا مفرد عدد "۵" ہے اور

"موت" کے مفرد عدد بھی ۵ بنتے ہیں۔ اب اس بات پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اس دفعہ کو موت کی سزا سے منسوب کرنے کا کام کسی ماہر علم الاعداد نے نہیں کیا تھا بلکہ اعداد کی خفیہ قوت جو غیر محسوس طریقے سے عمل کرتی رہتی ہے۔ از خود انسانی شعور کے ذریعے صفحہ قرطاس پر رقم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اور بھی لاتعداد مثالیں ایسی ہیں جو اتفاقی طور پر سہی مگر حقیقت میں اعداد کے سحر سے کسی طور پر آزاد نہ ہو سکنے کی صورت میں وجود میں آتی ہیں۔ جو ہمارے لئے باعثِ درس بنتی ہیں۔

جو کچھ بھی موجودات میں ہے اور جو کچھ ہو گا یا جو کچھ تھا۔ وہ سب کچھ اعداد کے زیر اثر تھا۔ اور رہو گا۔ نام کے اعداد اگر تاریخ پیدائش کے اعداد سے متصادم ہوں تو زندگی میں نشیب و فراز کا طوفان آجاتا ہے۔ نام تبدیل کر لیا جائے مگر یہ تبدیلی عمر کے ابتدائی دور میں یعنی بچپن میں کر لی جائے تو اس کے منفی اثرات جو تفاوت اعداد کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ انتہائی کم ہو جاتے ہیں۔ اور بہ نسبت دوسرے افراد کے اس کی زندگی میں کم سے کم کشیدہ حالات سر اٹھاتے ہیں۔ نام کے عدد میں لچک ہے مگر پیدائش کے عدد میں کوئی لچک نہیں۔ یعنی نام تبدیل کر لینا اپنے بس کی بات ہوتی ہے مگر پیدائش کے عدد کو تبدیل کرنا ممکن نہیں ہے یہ مستقل عدد ہوتا ہے اور زندگی کے اہم امور کو یہی عدد سرانجام دیتا ہے اگر نام کے عدد کی اس کے ساتھ کسی حد تک مطابقت ہو تو۔ زندگی کی جدوجہد میں جلد کامیابی حاصل ہوتی ہے بصورتِ دیگر بے انتہا توانائی خرچ کرنی پڑتی ہے۔ یعنی اعداد کی عدم مطابقت کی وجہ سے انسان کو غیر ضروری طور پر ذہنی اور جسمانی توانائی خرچ کرنی پڑتی ہے اور

انجام کار انسان ذہنی اور جسمانی امراض کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے جسمانی توانائی نے جہاں ساتھ چھوڑا وہاں سے مایوسی، اضطراب اور کرب کا بوجھ بڑھنے لگتا ہے۔ اکثر و بیشتر افراد محرومیوں کا بوجھ اٹھانے کی سکت نہ رکھنے کی وجہ سے وہ کاروانِ حیات سے بچھڑ جاتے ہیں جسے ہم مشیتِ ایزدی کہہ کر صبر کر لیتے ہیں۔ اس میں قطعی شک نہیں ہے کہ سفرِ حیات کے اختتام کی منطقی وجوہات ہونی چاہئیں تاکہ موت کے واقع ہونے کے اسباب پردے دے نہ کی جاسکے اور فرشتۂ اجل کو موردِ الزام نہ ٹھہرائیں۔ تضاداتِ حیات میں سب سے بڑا تضاد زیست سے محرومی ہے۔ جو کہ اصل میں منشائے ربِ لایزال ہے۔ ان معروضات کا مقصد قطعی یہ نہیں ہے کہ موت اعداد کے متصادم نتائج کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔ بلکہ عرض کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ موت کا واقع ہونا خدائے بزرگ و برتر کی مشیت کے عین مطابق ہے۔ جبکہ اعداد کا اختلاف زندگی میں ایسے ہی اضطراب، بحران کے طوفان لانے کا سبب بنتا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ زندگی میں کشیدہ حالات کو کم کرنے میں ان سے رہنمائی حاصل کرنا میرے نزدیک ایک مستحسن اقدام ہے۔ جبکہ قرآن حکیم کے فیض سے زندگی کی محرومیوں کی شدت کو بے حد کم کیا جا سکتا ہے۔

حروفِ تہجی اور ستارے

کسی علم کے حصول کے لئے بنیادی رموز و نقاط کو سمجھنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح کسی زبان کے سیکھنے کے لئے اس کے مصادر میں سے پہلے مصدر کو ازبر کرنا اساسی حیثیت رکھتا ہے اور کسی زبان کا پہلا مصدر اس کے حروفِ تہجی ہوتے ہیں۔ حروفِ تہجی کے امتزاج سے جملے بنائے جاتے ہیں۔ جسکی وجہ سے اس زبان کی منطقی اساس کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ علمائے روحانیات نے حروفِ تہجی کے ذریعے روحانی مدارج طے کرنے کے طریقے بتلائے ہیں۔ اور قرآنِ حکیم فرقانِ حمید کو جن حروفِ تہجی میں مرقّم و مرتب فرمایا گیا ہے وہ عربی انداز و اسلوب کا آئینہ ہے جبکہ عربی حروفِ تہجی کسی نہ کسی شکل میں دوسری مشرقی زبانوں میں جزدی طور پر رائج ہیں۔ عربی زبان، ہمارے آقائے نامدار سید المرسلین حضور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہے۔ اس لئے قرآنِ حکیم کو ربِّ لم یزل نے اسی زبان میں نازل فرمایا ہے۔ جبکہ اشاعتِ دین میں اِس زبان نے بلاشبہ بنیادی کردار ادا کیا ہے عربی زبان میں حروفِ تہجی کی تعداد ۲۸ ہے اور انہی ۲۸ حروف کے امتزاج سے رموز و نکات، فلسفۂ حیات و ممات، کاروبارِ دین و دنیا سمجھانے کے لئے کلمات اور مسلسل مضامین پیدا کئے گئے ہیں بلاریب عربی انتہائی بلیغ و مبسوط زبان ہے گویا علم الاعداد کی فصاحت بھی انہی حروف کے ذریعے ممکن ہے۔ اہلِ مغرب نے اپنی زبانوں میں اس علم یعنی اعداد کے علم کو ڈھالا

ہے۔ اور یہ اقدام صرف اور صرف ان کی مادری زبان کے حروف تہجی کی مناسبت سے ہے جبکہ عربی زبان کے حروف کی قدر و قیمت مقرر کرنے کے لیے نہایت سوچ و بچار اور تحقیق و تدقیق سے کام لیا گیا ہے جس کی وجہ سے علم الاعداد کے جہاں دنیاوی فوائد ہیں وہاں اس سے خدائے قدوس کے رازوں کو سمجھنے کا ادراک بھی حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے اخروی اثاثہ بھی مہیا کیا جاسکتا ہے حروف تہجی کا جیسے اعداد سے تعلق ہے اس طرح ان حروف کا تعلق ستاروں سے بھی ہے۔ اگر ہم کسی سائل کے نام کے اور اس کی تاریخ پیدائش کے اعداد سے اس کے متعلق کوئی رائے قائم کرسکتے ہیں اور اس کے لیے کوئی لائحہ عمل مرتب کرسکتے ہیں۔ تو حروف سے متعلقہ ستاروں کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے بصورتِ دیگر اعداد سے رائے قائم کرنے میں کسی غلطی کا امکان ہر وقت موجود رہتا ہے جبکہ حروف کا ستاروں سے تعلق اس طرح ظاہر کیا گیا ہے

ستارے:۔	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
حروف:۔	ا ب ج د	ھ و ز ح	ط ی ک ل	م ن س ع	ف ص ق ر	ش ت ث خ	ذ ض ظ غ

غرض کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ اگر ہم کسی شخص کے نام کے اعداد کے ذریعے کسی دوسرے فرد سے اس کے مراسم کی نوعیت جاننا چاہیں تو ان باتوں کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا۔ کہ دونوں کے نام کے اعداد کے ہم آہنگ ہونے کے باوجود بھی ان میں اختلافِ طبع کے شواہد موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً اسلم اور کریم دو مثالی دوست نظر آتے ہیں۔ کیونکہ اسلم کے اعداد ۵ ہیں۔

جو کریم کے اعداد سے بیحد لگاؤ رکھتے ہیں۔ اور کریم کا عدد ۹ ہے۔ یعنی ۵ اور ۹ کا آپس میں مثالی تعلق ہوتا ہے۔ مگر ان میں اختلاف کا پیدا ہونا قطعی ہے وہ اس لیے کہ اسلم کے نام کا پہلا حرف ستارہ زحل سے تعلق رکھتا ہے جبکہ کریم کے نام کا پہلا حرف "ک" ستارہ مریخ سے تعلق رکھتا کیونکہ زحل اور مریخ آپس میں دشمن ہیں اس لیے اختلافات پیدا ہوسکتے ہیں۔ اور وہ بھی شدید۔ لہٰذا علم الاعداد سے کسی کے متعلق رائے قائم کرنے سے قبل ان اصولوں کو پیش نظر رکھنا بے حد ضروری ہے اس طرح کسی شخص کے نام اور تاریخ پیدائش کے ستاروں کے اختلاف کی وجہ سے اس کی زندگی میں حالات کے جوار بھاٹے کا آجانا ناممکن نہیں ہے۔ یہی صورت حال میاں بیوی، کاروبار کرنے والے افراد کے علاوہ زندگی کے دوسرے تمام شعبوں پر مسلط اور لاگو ہے۔

اعداد اور حروفِ تہجی

یوں تو کتب فروشوں سے اس موضوع یعنی علم الاعداد پر لاتعداد کتابیں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ مگر ان میں سوائے چند ایک کے تمام کی تمام کتب مغربی لٹریچر کا ترجمہ ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بدیشی ادب نے اُردو ادب میں معلومات کا مزید اضافہ کیا ہے جس کی وجہ سے اکثر و بیشتر قارئین مغربی ادب سے استفادہ کرتے ہیں۔ جبکہ افادیت کے لحاظ سے یہ بدیشی لٹریچر بھی مفید ہے۔ بایں ہمہ میری تمام تر توجہ کلامِ مقدّس سے استفادہ کرنے پر مرکوز ہے۔ اس لئے تمہید کے طور پر اعداد اور حروفِ تہجی کا تعارف پیش کر رہا ہوں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہماری فکری اور تمدّنی و معاشرتی اساس تعلیمات اسلام پر ہے۔ اس لئے انہی اثرات کے زیر اثر رہ کر آپ کی خدمت میں معلومات پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ قرآنِ حکیم عربی زبان میں ہے جو ہمارے آقائے نامدار سرورِ کونین سید المرسلین حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہے۔ اس کی بنیاد ۲۸ حروف پر ہے جبکہ حروف ایک سے لیکر ۹ تک کے اعداد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس طریقۂ کار میں ابجدِ قمری کے ذریعے اعداد لئے جاتے ہیں مثلاً "ش" کے مفرد عدد "۳" ہیں جبکہ مرکب اعداد کے لحاظ سے "ش" کے ۳۰۰ اعداد ہیں۔ اسی طرح حروفِ تہجی کے اعداد مرکب اور مفرد دونوں طرح سے لئے جا سکتے ہیں

ذیل میں پہلے مفرد اعداد کے لحاظ سے حروفِ تہجی دیئے جا رہے ہیں۔

۱ ا	۲ ب	۳ ج	۴ د	۵ ھ	۶ و	۷ ز	۸ ح	۹ ط
ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
غ	-	-	-	-	-	-	-	-

اور اب مرکب اعداد:-

۱ ا	۲ ب	۳ ج	۴ د	۵ ھ	۶ و	۷ ز	۸ ح	۹ ط
۱۰ ی	۲۰ ک	۳۰ ل	۴۰ م	۵۰ ن	۶۰ س	۷۰ ع	۸۰ ف	۹۰ ص
۱۰۰ ق	۲۰۰ ر	۳۰۰ ش	۴۰۰ ت	۵۰۰ ث	۶۰۰ خ	۷۰۰ ذ	۸۰۰ ض	۹۰۰ ظ
۱۰۰۰ غ	-	-	-	-	-	-	-	-

اوراد و وظائف میں مرکب اعداد لئے جاتے ہیں جبکہ انہیں مفرد بنا کر حالاتِ زندگی معلوم کئے جاتے ہیں مثلاً کسی شخص کا نام اسلم ہے اور وہ کوئی وظیفہ پڑھنا چاہتا ہے تو پہلے اسلم کے نام کے مرکب اعداد لئے جائیں گے یعنی ا۔ س۔ ل۔ م = ۱ + ۶۰ + ۳۰ + ۴۰، جن کا مجموعہ

۱۳۱ ہوا - اب اگر اسلم کسی ایسے اسم پاک کا ورد کرے جس کے مرکب اعداد ۱۳۱ بنتے ہوں اور اس اسم پاک کا پہلا حرف اسلم کے پہلے حرف سے ہم آہنگ ہو تو نتیجہ جلد سامنے آئے گا۔ بصورت دیگر وظیفہ پڑھنا نتیجہ خیز نہیں ہو گا۔ سوائے اس کے کہ تلاوت کا ثواب اُسے ملے گا۔ اسلم کے مرکب اعداد ۱۳۱ ہیں جبکہ اس کا مفرد عدد "۵" بنتا ہے۔ اور یہ عدد ستارہ عطارد سے تعلق رکھتا ہے یہاں یہ بھی بتانا مناسب سمجھتا ہوں کہ ان حروف کو چار عناصر میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان عناصر کے لحاظ سے دو ناموں کے ہم آہنگ یا متضاد ہونے کے متعلق بھی رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ مثلاً حروف تہجی عناصر کے لحاظ سے اس طرح تقسیم کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔

آتشی :- ا - ھ - ط - م - ف - ش - ذ

بادی :- ب - و - ی - ن - ص - ت - ض

آبی :- ج - ز - ک - س - ق - ث - ظ

خاکی :- د - ح - ل - ع - ر - خ - غ

اب اگر ہم اسلم کے لئے کوئی وِرد تجویز کریں گے تو آتشی حروف یا بادی حروف سے شروع ہونے والے اسمائے پاک یا کوئی آیتِ مقدس لیں گے۔ جو اس کے لئے بے حد سودمند ثابت ہو گی۔ مثلاً وہ اگر "اللہ" اور "دیّانُ" کے مقدس ناموں کا ورد کرے تو اُسے رزق اور عزت و وقار میں ترقی حاصل ہو گی۔ اور اسے اپنے مقاصدِ دنیاوی میں کامیابی حاصل ہوتی چلی جائے گی۔ اور اگر ہم اس کے لئے ایسے اسمائے پاک یا کسی آیت کا وِرد منتخب کریں جن کے شروع کے حروف آبی ہوں تو بہت ہی مشکل سے

کامیابی حاصل ہو گی۔ ویسے تو خدا کے ذوالجلال جب چاہے اور جیسے چاہے انسان کو نواز سکتا ہے۔ اس کے مقدس کلام اور اسمائے پاک کی تاثیر سے انکار قطعی ممکن نہیں ہے وہ اپنے حبیب پاک کے صدقے میں معمولی سی بات کے اندر تاثیر پیدا کر سکتا ہے لاریب وہ "علیٰ کلّ شَیءٍ قَدِیرٌ" ہے مگر اصول اور قواعد کے لحاظ سے یہ طریقہ کار پیش نظر رہنا بیحد ضروری ہے۔ اسی طرح جب ہم دو افراد کے نام کے اعداد کا موازنہ کرتے ہیں تو جہاں اعداد کی فطرت کو پیش نظر رکھتے ہیں وہاں نام کے پہلے حروف کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔

حروف تہجی کے عناصر

حروفِ تہجی کی اشکال سے جب مبتدی مکمل طور پر واقف ہو جاتا ہے تو ان حروف سے ملی ہوئی اشکال میں جملوں کی صورت سے اسے آہستہ آہستہ واقفیت حاصل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس طرح علم کے حصول کے لئے پہلا درجہ طے ہونے کے بعد دوسرا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ الفاظ مختلف حروف کے امتزاج سے وجود میں آتے ہیں جبکہ معانی کے لحاظ سے وہ حروفِ تہجی سے قطعی مختلف ہوتے ہیں۔ جبکہ حروفِ تہجی کے ظاہری طور پر معانی سمجھ میں نہیں آتے مگر روحانی اور باطنی طور پر ہر حرف کے معانی اور مطالب ہوتے ہیں۔ روحانی مدارج طے کرنے کے لئے پہلے اِن حروف کے فیوض سے فائدہ اٹھانا پڑتا ہے یعنی میں یہ کہوں گا کہ اگر کوئی شخص حرف "الف" ا کا نصاب ادا کرلے تو وہ روحانیت کے اعلیٰ مدارج پر فائز ہوگا کیونکہ ربِ دوجہاں نے ہر حرف پر ایک مؤکل مقرر فرما رکھا ہے۔ اور جب عامل یا اس حرف کو وِرد کرنے والا شخص اس حرف یعنی ا کا ورد کرتا ہے تو اُس کا مؤکل اسکے لئے اپنی اقلیم کے فوائد اور نوادرات سے اسے نوازنے لگتا ہے۔ اور وِرد کرنے والے شخص کے تمام جائز مقاصد کی تکمیل میں بحکم خدا مدد دیتا ہے۔ اس طرح ہر حرف پر ایک مؤکل مقرر ہے جبکہ طبائع کے لحاظ سے حروفِ تہجی کو چار عناصر میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جو یہ ہیں۔

عنصر							
آتش:	ا	ہ	ط	م	ف	ش	ذ
باد:	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
آب:	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
خاک:	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

علم الاعداد میں جہاں اعداد کے باہم ربط سے پتہ چلایا جا سکتا ہے اسی طرح اِن اعداد کے موافق اور ناموافق ہونے میں حروف کی طبائع یا عناصر کو بھی پیشِ نظر رکھنا پڑتا ہے۔ مثلاً اسلم اور جعفر عباس دو افراد مل کر کاروبار کرتے ہیں۔ یا دونوں دوست ہیں۔ اور ان دونوں کے نام کے اعداد ۵ اور ۹ ہونے کی وجہ سے آپس میں بے حد لگاؤ اور محبت رکھتے ہیں۔ لیکن ان دونوں میں نفرت، دشمنی اور تضادِ فکر پیدا ہو کر ان کو کاروبار سے علیحدہ ہونے کا باعث بن جاتا ہے۔ ایک قابلِ فکر بات یہ ہے کہ دونوں کے اعداد باہم ہم آہنگ اور ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ چنانچہ ان اعداد کی وجہ سے ان دونوں میں اختلافِ طبع پیدا نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ اور اگر ایسا ہوا ہے تو کیوں ہوا۔ کیا اعداد کی فطرت محض تصوّراتی ہے یا واقعی ان اعداد کے اثرات کا کوئی وجود ہے؟ حقیقتِ حال یہ ہے کہ اعداد کے اثرات قطعی اور حتمی ہیں۔ اور ان کے اثرات سے کوئی صائب النظر، اور صاحبِ فکر انکار نہیں کر سکتا۔ جبکہ ان دو دوستوں میں اختلاف کی ایک اور بھی وجہ ہے وہ یہ کہ ان دونوں افراد کے نام کے پہلے حروف عناصر کے لحاظ سے ایک دوسرے سے متصادم اور متضاد ہیں۔ یعنی اسلم کے نام کا پہلا حرف ا آتشی فطرت رکھتا ہے جبکہ جعفر عباس کے نام کا پہلا حرف "ج" آبی فطرت کا مالک ہے۔ آتش اور آب کی آپس میں فطری لحاظ سے دشمنی ہے۔

باوجودیکہ ان دونوں افراد کے نام کے اعداد ہم آہنگ ہونے کے بھی ان میں اختلاف اور علیحدگی کا فاصلہ پیدا ہوا۔ جو ان حروف کے طبائع کی وجہ سے ہوا۔ اس مثال سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اعداد کے ہم آہنگ ہونے کے باوجود اگر نام کے پہلے حروف عناصر کے لحاظ سے مختلف ہوں تو انتشار اور نفرت کا سبب پیدا ہو جاتا ہے یہی صورتحال میاں بیوی پر لاگو ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ کسی فرد کے نام اور تاریخ پیدائش کے اعداد ہم آہنگ ہونے کے باوجود بھی وہ کئی مسائل کا شکار اس لئے ہو جاتا ہے کہ اس کے نام کا پہلا حرف اور تاریخ پیدائش کے برج اور ستارے سے تعلق رکھنے والے حروف سے متضاد ہوتا ہے اس وضاحت کا مقصد صرف یہ ہے کہ بچوں کا نام تجویز کرتے وقت تاریخ پیدائش کے برج اور ستارے کے حروف کا جہاں خیال رکھا جائے وہاں اُن حروف کی طبائع کے موافقت میں نام کا پہلا حرف تجویز کرنا چاہیئے اس کے ساتھ ساتھ نام اور تاریخ پیدائش کے اعداد کو بھی ہم آہنگ رکھنا بے حد ضروری ہے۔ اسی اصول پر میاں بیوی، کاروبار میں شرکت کرنے والے افراد کا تجزیہ کر کے قدم اٹھانا بہتر اور خوشگوار و محفوظ مستقبل کی یقینی دلیل ہوتی ہے۔

اگر ان حالات کا کوئی شخص شکار ہو تو وہ اسمائے حُسنیٰ کا نقش بنا کر پاس رکھے اور سورہ الرحمٰن کا ورد کیا کرے جسکی وجہ سے ناموافق اعداد موافق ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

اعداد اور ستارے

اعداد کی دنیا میں جہانِ رنگ و بو کی وسعتیں سمٹی ہوئی ہیں۔ اعداد کا دائرہ اگرچہ بیکراں ہے۔ لیکن انتہائی محدود بھی ہے۔ یعنی تمام امورات حیات اور کارگہ حیاتِ ۹ اعداد تک کے سلسلے سے وابستہ ہے گویا اعداد کی وسعتیں لامحدود ہیں۔ مگر جب ان وسعتیں کو سمیٹا جاتا ہے تو سمٹ کر اپنے مصدر میں مدغم ہو جاتی ہیں۔ مفکرین اور روحانیات کے ماہرین نے اعداد کے وجود سے متعلق اثرات کو مدتوں گہری نظر سے جانچا اور ان کی صداقتوں کا مطالعہ کیا۔ انجام کار اعداد کی ماہیت کے اعتبار سے انہیں اجرام فلکی سے منسوب کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ میری معروضات کا مدعا یہ ہے کہ اب تک ہمارے فکر و شعور کے دائرے میں جو علوم آسکے ہیں۔ ان پر بھی اعداد کا اثر محیط ہے یعنی جس طرح اہل نجوم نے اپنے نپے تلے اصولوں اور قواعد کی مدد سے اجرام فلکی کے اثرات، نتائج، تحریکات کو جنم دینے والے عوامل کا تعین کیا ہے اسی طرح علم ہندسہ کے مفکرین نے اعداد کے اثرات، نتائج، محرکات، متعلقات اور ضروری تحفظات کے عوامل کا گہری نظر سے مطالعہ کیا اور ستاروں کے وجود کو علم نجوم نے حقائق کی بنا پر تسلیم کروالیا ہے اور انشاءاللہ اعداد کے حقائق کو تسلیم کرنے کا وقت بھی آن پہنچا ہے اور یقیناً لوگ اس محیر العقول علم سے استفادہ کرنے میں ہچکچاہٹ کا شکار نہیں ہوں گے۔

تحقیقات کی رُو سے اعداد کو جن ستاروں سے منسوب کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔

ستارے :۔ شمس ۔ قمر ۔ مشتری ۔ عطارد ۔ زہرہ ۔ زحل ۔ مریخ

مثبت اعداد :۔ ۱ ۔ ۲ ۔ ۳ ۔ ۵ ۔ ۶ ۔ ۸ ۔ ۹

منفی :۔ ۴ ۔ ۷

اہل نجوم کی مسلسل تحقیقات کی وجہ نیپ چون، یورے نس اور پلوٹو تین نئے سیاروں کو دریافت ہوئے مگر حتمی طور پر ان کے اثرات کا نتیجہ فی الحال سامنے نہیں آسکا ہے لیکن جزوی طور پر اثرات اور یکسانیت کی وجہ سے ۴ ۔ اور ۷ کے اعداد کو ان ستاروں سے منسوب کیا جاسکتا ہے جبکہ اکثر و بیشتر متفکرین نے ان اعداد کو نیپ چون اور یورے نس سے بھی منسوب کیا ہے ۔ ان حقائق کو تسلیم کرنے میں اہل فکر و نظر کبھی پس و پیش نہیں کرتے جو اجتماعی تحقیقات کی صورت میں حتمی نتیجہ کے طور پر سامنے آتے ہیں ۔ اسی طرح اعداد کے دائرہ اثر اور ان کی کشش کے ذریعے وجود میں آنے والے واقعات کو تسلیم کرنے میں قطعی انکار کی گنجائش باقی نہیں ہے ۔ اعداد کے اختلافات کی وجہ کوئی شخص زندگی کے عمل میں رکاوٹوں کے پہاڑ عبور کرنے پر مجبور رہتا ہے اور کوئی شخص اعداد کے موافق اثرات کی وجہ دامنِ حیات میں نیرنگیاں سمیٹتا رہتا ہے ۔ اسی طرح میاں بیوی، دوستوں، کاروباری تعلقات رکھنے والے افراد موافق اعداد کی وجہ سے کامیابی کا ثمر سمیٹتے رہیں جبکہ متضاد اثرات کے حامل اعداد سے تعلق رکھنے والے افراد مشکلات کا شکار رہتے ہیں خصوصاً میاں بیوی کے ـــــ غیر موافق اعداد دُور رس نتائج لانے کا باعث بنتے ہیں ۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ

دو افراد کے اعداد اگرچہ ہم آہنگ ہوتے ہیں یا کسی فرد کے نام اور تاریخ پیدائش کے اعداد میں تضاد نہیں ہوتا ۔ اس کے باوجود بھی وہ فرد گوناگوں مشکلات کا شکار رہتا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو نام اور تاریخ پیدائش کے ستارے متضاد ہوتے ہیں ۔ یا پھر نام اور تاریخ پیدائش کے بروج ایک دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں مثلاً ایک شخص مشتاق علی فروری کی آخری تاریخ میں پیدا ہوا ۔ اس طرح اس کے نام اور تاریخ پیدائش کے اعداد علی الترتیب ۶، اور ۴ بنتے ہیں جو آپس میں ہم آہنگ ہیں ۔ اور ایسا شخص متوازن زندگی گزارنے والا نظر آتا ہے ۔ مگر حالات اس کے برعکس ہیں یعنی مشتاق علی بے حد پریشان اور عسرت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے جبکہ تعلیم اور عقل کی نعمت بھی اسے میسر ہے ۔ مطالعہ کرنے پر پتہ چلا کہ مشتاق علی کے نام اور تاریخ کا برج آپس میں متضاد ہیں جس کی وجہ سے مشتاق علی ہر وقت پریشانیوں میں گھرا رہتا ہے یعنی اس کی تاریخ پیدائش کا برج حوت جو آبی ہے اس کے نام کے برج اسد سے جو آتشی فطرت رکھتا ہے اس سے متصادم ہے اس لئے یہ صورتحال ہے ان پراگندہ اور سرکشیدہ حالات سے نجات کے لئے اسمائے پاک کی انگوٹھی پاس رکھنا بے حد سود مند ہوتی ہے جسکی وجہ سے ان متضاد اثرات کی وجہ سے پیدا ہونے والے حالات کا رُخ مُڑ جاتا ہے ۔ اور زندگی بہار آگیں بسر ہوتی ہے اسی طرح نام اور تاریخ پیدائش کے اعداد ہم آہنگ ہوتے ہوئے اگر تاریخ پیدائش کا ستارہ نام کے ستارے سے متصادم ہو تو یہی صورتِ حال پیش آتی ہے ۔

اعداد سے ہم آہنگ اعداد

زندگی کے دامن میں طرح طرح کے نوادراتِ فکر بھرے ہوئے ہیں۔ اور زیست کی نیرنگیاں ان کے دم سے فزوں تر ہوگئی ہیں۔ تحقیقات کے دم سے ایوانِ علم کے نئے دریچے کھلتے جا رہے ہیں۔ اور ہر دریچہ نئی سمت کی جانب راہ دکھا رہا ہے فکر سمندِ شوق کو تازیانے دکھانے کا باعث بنتی ہے اور رہروِ وادیٔ علم حسبِ پسند راستے پر چل کر علم کے حسین شہر میں داخل ہو جاتا ہے جہاں سے وہ اپنے ظرف کی مطابق اکتساب کرتا ہے۔ اور دوسرے کے لئے مشعلِ راہ بن کر زندگی کا سفر طے کرتا ہے قرآنِ حکیم بحرِ علوم ہے اور اس کی تہہ سے اپنی تگ و تاز کے مطابق انسان جواہراتِ علم و فکر حاصل کرتا ہے علم الاعداد کا تذکرہ آج کے دور میں زیادہ ہونے لگا ہے کتب فروشوں کے پاس اس موضوع پر کئی کتابیں موجود ہیں۔ اگر صاحبِ ذوق ان سے استفادہ کرتے کرتے قرآنِ حکیم کی عظمت کا اعتراف کرلے تو واقعی اسکی فکر و نظر میں ایک بالغ النظر انسان کی خوبی پیدا ہو جاتی ہے علم الاعداد زندگی کے ہر مقصد کو پورا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس علم سے علمِ لدنی کے رموز و نکات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور یہ علم انسان کو وسیع القلب اور صاحب ظرف بنانے میں مدد دیتا ہے اور خدائے بزرگ و برتر کے انعامات کا صحیح معنی میں شکر ادا کرنے کا اہل بناتا ہے۔ سابقہ عنوانات کی طرح اعداد سے ہم آہنگ اعداد کا ذکر بے حد اہم ہے یعنی جن اعداد میں باہم ربط ہے یا یہ کہ جو اعداد آپس میں دوست ہیں وہ یہ ہیں۔

اعداد:- ۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ -

ہم آہنگ اعداد:- ۹ - ۸ - ۷ - ۶ - ۵ - ۴ - ۳ - ۲ - ۱ -

اگر کسی شخص کے نام کا عدد "۲" بنتا ہے تو اس کی تاریخ پیدائش کا اگر "۸" ہو تو یہ شخص

دوسرے افراد کی نسبت بہتر زندگی گزارتا ہے۔ اور یہی صورتحال نام کے عدد کی بھی ہے یعنی اگر نام کا عدد "۸" ہے اور اسکی تاریخ پیدائش کا عدد "۲" تو یہ اعداد ہم آہنگ ہیں۔ اس لئے زندگی کی جدوجہد میں اسے بہتر کامیابیاں حاصل ہوں گی۔ لیکن اگر نام اور تاریخ کے برج آپس میں متصادم طبائع رکھتے ہوں یا نام اور تاریخ پیدائش کے ستارے ایک دوسرے سے مخالف ہوں یا نام کے پہلے حرف کا عنصر تاریخ پیدائش سے تعلق رکھنے والے حرف کے عنصر سے متصادم ہو تو نام اور تاریخ پیدائش کے ہم آہنگ اعداد کے اثرات کمزور رہیں گے۔ اور کافی جدوجہد کے بعد کامیابی حاصل ہوگی۔ اسلئے ضروری ہے کہ بچوں کے نام برج اور ستارے سے تعلق رکھنے والے حروف سے شروع ہوں اور ان کے اعداد تاریخ پیدائش کے اعداد سے ہم آہنگ ہوں۔ اس طریقۂ کار پر عمل کرنے کی وجہ سے زندگی میں نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے۔

اگر آپ ایسے حالات کا شکار رہیں جو اس باب کی معروضات کی روشنی میں آپ کو پریشان کئے ہوئے ہے تو نام تبدیل کرنے کے بجائے "وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ ۝ اور حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ وَاللّٰہُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝" کا نقشِ مسدس مشک و عنبر اشہب کے بخورات میں چالیس دن صبح اور عشاء کی نماز کے بعد معہ ہر دو اسم جلالی و جمالی کے ساتھ ۱۴ بار سورۂ مزمل اور عشاء کی نماز کے بعد ۱۷۰ بار آیت الکرسی پڑھیں اور اس کے بعد یہ نقش پُر کر کے ساتھ رکھیں تو نامساعد حالات کا رخ پلٹ جائے گا۔ حالات اس قدر حق میں ہو جائیں گے کہ آنگن میں خوشیوں کی بہار آ جائے گی۔ امراض بدنی سے نجات مل جائے گی اور مقاصدِ حیات پورے ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالے۔

اگر آپ کا عدد ۱ یا ۲ ہے

جذبۂ شوق انسان کو جستجو اور جد و جہد کے سنگلاخ رستوں سے بحفاظت گزر کر منزلِ مراد تک پہنچنے میں مدد دیتا ہے۔ طلبِ صادق امیدوں کے پورا ہونے میں مدد دیتی ہے۔ اس کے باوجود ہر شخص اپنے اور اپنے دوستوں کے متعلق بہت کچھ جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے اس بات کو جاننے کے لئے وہ طرح طرح کے وسائل استعمال میں لاتا ہے۔ علم الاعداد اس سلسلے میں آپ کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ آپ اگر دوسروں کے ساتھ ساتھ اپنے متعلق بھی جاننا چاہتے ہیں تو اس علم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ آج "۱" نمبر اور "۲" نمبر کے متعلق مختصراً ابتدائی معلومات بہم پہنچائی جا رہی ہیں اور اسی طرح تمام اعداد کے متعلق پہلے مختصراً بتایا جائے گا۔ جبکہ بعد میں ہر عدد کے متعلق تفصیل کے ساتھ بتایا جائے گا۔ اگر کسی شخص کا عدد نام کے لحاظ سے "۱" بنتا ہے تو ایسا شخص مغرور، انا پسند، مضبوط قوتِ ارادی، مستحکم یقین اور جابرانہ عادات کا مالک ہوتا ہے۔ "۱" کا عدد اتوار سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا ستارہ شمس ہے اور یہ مثبت تصوّر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ "۴" کا عدد بھی شمس سے تعلق

رکھتا ہے اور اتوار کا دن اس سے متعلق ہوتا ہے مگر یہ منفی شمس کہلاتا ہے "۱" کا عدد یکتائی و وحدانیت کو ظاہر کرتا ہے یعنی یہ ایسا عدد ہے جو کسی سے وجود میں نہیں آتا۔ بلکہ اس کے امتزاج سے دوسرے اعداد پیدا ہوتے ہیں۔ "۱" احمد علی کے نام کا عدد "۱" ہے اگر ان کی تاریخ پیدائش کا عدد بھی "۱" ہو تو ایسے شخص کی زندگی میں ٹھہراؤ ہوگا اس عادات میں بردباری کے ساتھ بے مقصد اسراف کے ساتھ ساتھ مقروض ہونے میں کوئی عار محسوس نہ کرنا بھی شامل ہوتا ہے۔ اگر ان کی تاریخ پیدائش کا عدد "۱" سے متصادم ہو تو اپنی زندگی یہ خود ساختہ الجھنوں، فضول خرچی اور بے مقصد سیر و تفریح میں گنوا دیتے ہیں اگر "۱" کے عدد کی بیوی کے اعداد "۶" اور "۷" ہوں تو ان میں کبھی نبھا نہیں ہو سکتا جبکہ "۲"، "۳"، "۴" اور "۵" کے ساتھ بہتر گذرتی ہے یہی حال زندگی کے دوسرے کاموں میں ہوگا۔

کیا آپ کا عدد "۲" ہے۔

زندگی کے دو رخ ہیں، حیات و ممات، خوشی و غمی، سکون و اضطراب، اوج و پستی، روز و شب، آگ اور پانی یعنی "۲" کا عدد دوہرے پن کا عدد ہے جو قمر سے تعلق رکھتا ہے اور یہ منفی خصوصیات رکھتا ہے جبکہ اس کا مثبت عدد "۷" ہے اور یہ دونوں اعداد قمر سے منسوب ہیں اور پیر کا دن ہے۔ مثلاً اگر آپ کا نام "غلام علی" ہے تو آپ کا عدد "۲" ہے اور

آپ منفی قمر سے منسوب ہیں۔ اگر آپکی تاریخ پیدائش کا عدد "۵" ہے تو آپ بے حد پریشانیوں کا شکار رہیں گے کیونکہ "۵" کا عدد آپ سے متصادم فطرت رکھتا ہے۔ اگر آپ کی زوجہ کے نام کا عدد بھی یہی ہے تو بھی آپ گھریلو پریشانیوں کا شکار رہیں گے جبکہ "۷" اور "۹" آپ کی خوب گذر سکتی ہے۔ یہی حال آپکے دوستوں اور کاروباری امور میں پایا جائے گا آپکا عدد دوستی میانہ روی، سلجھے ہوئے خیالات اور تعاون کا عدد ہے۔ آپ دوسروں پر فوراً بھروسہ کر لیتے ہیں یعنی دوسروں کا ساتھ دینا شاعرانہ تخیّل، سادگی آپکی زندگی کا طرۂ امتیاز ہے جبکہ اضطراب اور احساس کمتری کے ساتھ ساتھ حسد کا جذبہ بھی آپ میں موجود ہے۔ "۲" کا عدد مؤنث ہے یعنی خواتین کے رجحانات کا عدد "۲" ہوتا ہے اور اس عدد والی خواتین فوری طور پر اپنے جذبات کا اظہار کر دیتی ہیں اور اسکے علاوہ یہ عدد دوسروں کے اثرات کو فوراً قبول کرتا ہے۔

آپ کا مرکب عدد احمد علی کے نام کے لحاظ سے "۱۹۳" ہے اور غلام علی کے نام کے مرکب عدد "۱۱۸۱" بنتے ہیں اس لئے اگر آپ اپنے کسی مقصد میں کامیاب ہونے کی تڑپ سے بے قرار ہوں تو اسمائے حسنیٰ میں سے "یا مھیمن" کو ۱۴۵۰ مرتبہ روزانہ عشا اور صبح کی نماز کے بعد "۱۹" دن پاکیزگی سے پڑھیں تو اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ اور کوئی بیماری ہو تو اس سے نجات حاصل ہوگی اور اگر آپ کے نام کے اعداد "۱۱۸۱" ہیں تو آپ صبح اور عصر کی نماز کے بعد "یا خالق" "۱۰۳۱" مرتبہ پڑھیں۔ آپ کو اپنے مقصد میں خداوند تعالیٰ

"۲۰" دن کے اندر کامیابی عطا فرمائے گا۔ اسی طرح مرگی، السر، اختلاج قلب، بانجھ پن، ترقیٔ روزگار کے لئے ان اسمائے حسنیٰ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں مگر طہارت اور نمازِ پنجگانہ کا خاص خیال رکھیں

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ

کیا آپ کا عدد ۳ یا ۴ ہے

ہر شخص کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ اپنے دوستوں، عزیزوں اور رشتہ داروں میں نمایاں مقام رکھتا ہو اور اس کی شخصیت کا اثر اس حلقۂ احباب پر پڑے۔ وہ شہرت کی بلندیوں پر چمکتا ہوا ستارہ ہو۔ جسے دیکھ کر حیرت و رشک سے لوگ اسے عظیم سمجھنے پر مجبور ہو جائیں۔

اگر آپ کا عدد "۳" ہے تو یقین جانیئے آپ میں یہ تمام باتیں موجود ہیں جو اوپر مختصر لکھی جا چکی ہیں۔ "۳" کا عدد ہر دلعزیزی، آزادیٔ افکار و عمل، سنجیدہ و پُر یقین اور حقیقت پسندی کے آغاز کا عدد ہے۔ یہ افراد "۱" اور "۲" کے اعداد کی صفات کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ "۳" مشتری ستارے سے متعلق ہے اور جمعرات کے دن سے اس کا تعلق ہے اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد بھی "۳" ہے تو ایسا انسان انتہائی زیرک خارق العادات ہوتا ہے۔ اس عدد میں ثابت قدمی، بلند ارادوں کے ساتھ

ساتھ بہتر قوتِ عمل اور انتظامی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ یہ لوگ اظہار
خیال پر مکمل قدرت رکھتے ہیں۔ اہل علم ہندسہ کے نزدیک یہ عدد مذہبی
تقدس اور جید عالموں اور اچھائی کا ہے۔ جبکہ اس عدد کے حامل افراد
میں عیاری قدرے لاابالی پن، خود پسندی، احساسِ ذمہ داری سے
قدرے لاپرواہی اور رنگ آمیزی کے منفی اثرات بھی پائے جاتے
ہیں۔ اس عدد کا "۴" اور "۸" عدد والے افراد سے ہمیشہ تصادم
رہتا ہے اگر گھریلو انتشار موجود ہو تو آپ یقین کر لیں کہ گھر میں "۴" یا
"۸" اعداد والے افراد کی وجہ سے ایسا ہونا بعید از قیاس نہیں ہے۔
اگر آپ کا نام نعیم اصغر ہے تو آپ کا عدد "۳" ہے اگر آپ الجھنوں
کا شکار ہیں یا کوئی تکلیف دہ سماجی مسئلہ آپ کے لئے سوہانِ
روح بنا ہوا ہے یا کوئی بیماری پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہے تو
نمازِ پنجگانہ کی پابندی کے ساتھ نماز عصر اور عشاء کے ساتھ باقاعدگی
سے عروج ماہ میں "۱۲۹۰" دفعہ "یَا لَطِیْفُ" کا ورد کیا کریں۔
مگر اول و آخر درود شریف ۳، ۳ بار ضرور پڑھیں کم سے کم یہ عمل آپ
۳۰ دن تک کر لیں۔ انشاءاللہ آپ پریشان کن مرحلے سے آرام
سے نکل آئیں گے۔ علم الاعداد کے ذریعے جہاں آپ سوالات
کے جوابات حاصل کر سکتے ہیں۔ وہاں ہر مقصد اور ہر بیماری کا علاج
قرآن مقدس کی کسی آیاتِ پاک سے بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ فیض
کا سرچشمہ ہے

عدد "۴" کی ابتدائی معلومات

یہ دنیا اربعہ عناصر کے امتزاج سے وجود میں آئی ہے جبکہ

دیگر ذیلی عناصر بھی اس میں شامل ہیں۔ بنیادی طور پر آتش، باد، آب
اور خاک، یہ چار عناصر انتہائی اہم ہیں۔ جن کے باہم ملنے سے قدم قدم
پر رعنائیوں کے اجالے پھیلے ہوئے ہیں جس شخص کا عدد نام کے
لحاظ سے "۴" ہے اس میں بیک وقت یہ خصوصیات موجود ہوں
گی۔ "۴" شمس کا منفی عدد ہے جس کا ذیلی سیارہ یورے نس ہے۔
اور یہ اتوار کے دن سے منسوب ہے یہ منصف مزاجی اور بردباری
کا عدد ہے۔ یہ لوگ ہر بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں
اپنی صلاحیتوں پر اعتمادی کی وجہ سے نتائج سے بے پرواہ ہو کر
عملی اقدام سے بھی نہیں چوکتے، چاہے انہیں کتنا ہی بڑا خسارہ کیوں
نہ برداشت کرنا پڑے۔ کوئی نیا کام ہو یا نئی تحریک وہ اس عدد کے
افراد کے بل بوتے پر ہی پروان چڑھتی ہے۔ یہ لوگ کامیاب قانون
دان ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن علمی میدان میں انتہائی سست روی کا
مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس عدد کے افراد میں سچائی کی عظمت کا بے حد
احترام موجود ہوتا ہے۔ اگر ان کی تاریخ پیدائش کا عدد بھی "۴"
ہو تو یہ تمام خوبیاں انتہائی نمایاں نظر آئیں گی۔ بصورت دیگر ان
میں ناقابل فہم خامیاں پیدا ہو جاتی ہیں "اس عدد" سے "۳" اور
"۵" متصادم فطرت رکھتے ہیں۔ اور ان کی زندگی انقلاب لانے والے
افراد عدد "۵" سے متعلق لوگ ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر کسی شخص کا نام غلام اختر ہے تو اس کے نام کا
عدد "۴" ہے اس میں مندرجہ بالا خصوصیات جو اختصار کے ساتھ
پیش کی گئی ہیں۔ پائی جائیں گی۔ ان حالات میں قرآن مقدس ہی کے ہے

جو بگڑے ہوئے کاموں کو درست کرنے کے لئے راہنمائی کرتا ہے، اعصابی تناؤ ہو یا جسمانی عارضہ، دل کی تکلیف یا گھریلو انتشار سے سابقہ ہو یا کاروبار میں بے برکتی کا عمل دخل ہو تو "۴" نمبر کے افراد کو نماز پنجگانہ کی پابندی کے ساتھ عشاء کی نماز کے بعد ۴۰ دن تک کمال طہارت و پاکیزگی کے ساتھ عروج ماہ میں شروع کر کے روزانہ " وننزل من القرآن ماھو شفاء " کو "۱۰۴۸" معہ اول و آخر ۴۰۔۴۰ بار درود شریف کے ورد کریں۔ میرا ایمان ہے ایک دفعہ تو پہاڑ بھی جنبش کرنے پر مجبور ہو جائے گا یقین کامل، رزق حلال، اور پاک باطنی مقاصد میں کامیابی کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح آپکو کسی قسم کا کوئی مسئلہ درپیش ہے یا کوئی اہم مرحلہ جسے آپ سر کرنے میں ہچکچا رہے ہوں تو علم الاعداد کی مدد سے رہنمائی حاصل کر کے اس پر عمل کریں۔ انشاء اللہ خداوند عالم یقیناً آپ کو کامیاب فرمائے گا۔

اگر آپ کا عدد "۵" یا "۶" ہے

علم الاعداد ایک ایسا علم ہے جس سے آپ دوسروں کے متعلق کما حقہٗ جاننے کی صلاحیت پیدا کر سکتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ اعداد کی مختصر سی تعارفی تحریریں آپکی نظر سے گذر چکی ہیں۔ آج آپکی خدمت ہیں "۵" اور "۶" کی ابتدائی معلومات فراہم کی جا رہی ہیں اور آئندہ تفصیل کے ساتھ ان اعداد کی وضاحت بھی کی جائے گی۔

۵ کا عدد عطارد ستارے سے تعلق رکھتا ہے اور یہ تمام اعداد کا درمیان کا عدد تصور کیا جاتا ہے یہ عدد "ذہانت"، "تعمیری صلاحیتوں اور بہادرانہ خصائل کا عدد ہے۔ جس شخص کا یہ عدد ہوتا ہے وہ متلون مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ تمام مادی عناصر کے متعلق بنیادی امتیاز و شعور رکھتا ہے جسے عام انسان نظر انداز کر دیتا ہے۔ ادب سے متعلق تمام تر دلچسپیاں اور اظہار رائے جو انتظام مملکت سے تعلق رکھتا ہے اسے یہی لوگ بخوبی اور بے باکی سے ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح چھ کا عدد ایسا ہے جو زہرہ کے ستارے سے تعلق رکھتا ہے جس کی وجہ سے ایسا شخص خفیہ معاشقوں میں ملوث اور شادیوں کے امور سے متعلق بخوبی واقفیت رکھتا ہے اور خود ان میں سرگرمی سے حصہ لیتا ہے یہ عدد رشتہ داروں، مادے اور روح کے بیرونی کردار، انسانی نفسیات اور روح کی ماہیت، شعور و لاشعور سے واقفیت

اور اس سے استمداد، ٹیلی پیتھی، تحلیل نفسی، کیمیا گری کا عدد تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے ہم آہنگی، لطف کرم، امن و آشتی، تسکین و مسرت، متاہلانہ زندگی، جنسی ارتباط کا عدد تصور کیا جاتا ہے۔ بالفاظِ دیگر یہ عدد ایک متوازن اور باوقار شخصیت کا عدد ہے۔

مجموعی طور پر یہ دونوں اعداد ایسے ستاروں سے تعلق رکھتے ہیں جن کے اثرات اہل زمین جلد محسوس کرتے ہیں۔ زہرہ اور عطارد ہمارے نظام شمس کے ایسے ستارے ہیں جو سرعت سے گردش کرتے ہوئے اور اپنے مدار کا جلد چکر مکمل کر لیتے ہیں۔ اس لئے ان ستاروں کے حامل افراد کی زندگی میں سرعت سے غیر معمولی تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ لیکن اگر ان کی پیدائش کا عدد ان کے نام کے عدد سے متصادم ہو تو یہ تمام خوبیاں برائیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً کسی شخص کا نام قیوم علی ہے اور اس کے نام کے مرکب اعداد ۲۶۶ بنتے ہیں۔ جو مفرد حالت میں ۶ + ۶ + ۲ = ۱۴ = ۴ + ۱ = ۵ بنتے ہیں۔ لیکن اگر ان کی پیدائش کا عدد ۲، ۴ بنتا ہو تو ایسا شخص طرح طرح کے مصائب اور پریشانیوں کا شکار رہے گا۔ اگر وہ ان الجھنوں سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہے تو بعد نماز عشاء روزانہ کمال طہارت سے "نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْر" یعنی اس آیت پاک کا ورد "۸۱۵" دفعہ کیا کرے اوّل آخر درود شریف پڑھے انشاءاللہ ۴۱ دن کے اندر اس کی کامیابی کے آثار پیدا ہونے لگیں گے۔ لیکن مستقل مزاجی اور یقین کامل کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس طرح اگر کسی شخص کا نام جمیل اختر

ہے تو ان کے نام کے مرکب اعداد "۱۲۸۴" ہوں گے۔ جو مفرد عدد کی صورت میں ۴ + ۸ + ۲ + ۱ = ۱۵ = ۵ + ۱ = ۶ بنتے ہیں۔ جس کا تعلق سیارہ زہرہ سے ہے اگر اس کی تاریخ پیدائش کا عدد "۸" ہو تو یہ شخص لاتعداد پریشانیوں کا شکار رہے گا۔ چنانچہ ان الجھنوں سے نجات کے لئے انہیں چاہیئے کہ نماز پنجگانہ کی پابندی کے ساتھ روزانہ بعد از نماز عشاء "یا رحیم" ۲۵۸۰ دفعہ روزانہ کمال طہارت اور یقین کامل کے ساتھ معہ اول آخر درود شریف کے ورد کیا کرے۔ "۱۵" دن کے بعد کامیابی کے آثار پیدا ہونا شروع ہو جائیں گے۔ الغرض علم الاعداد کی مدد سے زندگی کے تمام امور اور مقاصد میں کامیابی کے لئے قرآن مقدس سے مدد لی جا سکتی ہے اور ایسی بیماریاں جو سوہان روح بنی ہوئی ہیں اور ہزار علاج و معالجے کے باوجود پیچھا نہ چھوڑتی ہوں ان سے کلی نجات کے لئے اس علم کی مدد سے قرآن حکیم سے ــــــ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

وَمَا تَوْفِیْقِی اِلَّا بِاللّٰہ

اگر آپ کا عدد ' ۷ ' یا ' ۸ ' ہے

قرطاسِ ہستی کا ہر باب گوناگوں واقعات کا مرقع ہے لیکن مجموعی طور پر زندگی کے کاموں میں دو طرح کے اثرات کا گہرا عمل دخل رہا ہے یعنی خیر یا شر۔ خیر کی تفصیل تمام نیکیوں اور اچھائیوں کا احاطہ کرتی ہے۔ چاہے وہ ذرّہ کے برابر کیوں نہ ہو۔ اسی طرح شر کی تشریح میں وہ تمام باتیں جو زندگی کی قدروں کو تہس نہس کر دیتی ہیں شامل ہیں۔ ہر دور خیر و شر کے تصادم کا دور رہا ہے کہیں شر نے خیر کو مغلوب کرنے کی کوشش کی تو کہیں خیر نے شر کو پسپائی پر مجبور کر دیا۔ مگر جہاں علم کی شمع روشن رہی وہیں شر کا عمل دخل قدرے کم رہا۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم کا حاصل کرنا ہر انسان کے لیے ضروری قرار پایا۔ انسان زندگی کے پہلے سانس سے لیکر آخری سانس تک علم حاصل کرتا رہتا ہے اور بعض ذرائع یعنی واقعات، تجربات، معاشی و سیاسی افراط و تفریط، سماجی اور تمدنی ردو بدل ایسے ہیں کہ جو حواسِ خمسہ کو متاثر کرتے ہیں اور ہر انسان کو اس کی بساط کے مطابق اسے ادراک و شعور عطا کرتے ہیں۔
ان تمام باتوں کے باوجود ایک ایسا علم بھی ہے جو ہر دور میں بنی نوع انسان کی بنیادی ضرورت بنا رہا اور وہ علم اپنے خالقِ حقیقی کو پہچاننے کا علم ہے اس علم کو انسانوں تک خدا نے اپنے برگزیدہ پیغمبروں کے ذریعے پہنچایا۔ جس کی سچائی انسان کو مقربِ خدا بنانے کا ذریعہ ثابت ہوئی ہے اس سچائی کی روشنی میں نئے

علوم، تجربات و مشاہدات کی کسوٹی پر پرکھ کر رائج کیے گئے۔ لیکن ان تمام کا مقصد اس ذات واحد کی الوہیت کا اعتراف اور اپنی بے مائیگی کا برملا اظہار ہے۔۔۔ علم الاعداد اگرچہ صدیوں کے سفر کے بعد ہم تک پہنچا ہے لیکن اس علم کی وسعت دوسرے علوم سے کسی بھی صورت میں کم نہیں ہے علم جفر کی تشریح اور حروف کی قدر و قیمت اور اعداد کے ذریعے واضح ہو سکتی ہے چنانچہ ان عددوں کے طبائع نے ملکر مختلف مقاصد کو ظاہر کیا مثلاً جب ہم " ۷۸۶ " لکھتے ہیں تو اس کا واضح اور صاف مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ اعداد بسم اللہ شریف کے ہیں۔ اس طرح جب ہم " ۶۶ " کا عدد لکھتے ہیں تو فوراً یہ بات ذہن میں آجاتی ہے کہ یہ اعداد خدائے وحدہٗ لاشریک کے اسمِ پاک " اللہ " کے ہیں۔ ان دو مثالوں سے بات واضح ہو گئی ہے کہ ہر عدد ایک مخصوص فطرت اور خصلت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اسی لیے آج ۷، اور ۸، کے اعداد کی ابتدائی معلومات بہم پہنچائی جا رہی ہیں یعنی جن افراد کے نام کے اعداد ۷، یا ۸ رہیں گے۔ وہ ان خصوصیات کے حامل ہوں گے مثلاً کسی شخص کا نام اشرف علی ہے تو اس کے نام کے اعداد ۶۹۱ بنتے ہیں جن کا مفرد عدد " ۷ " بنتا ہے جو قمر ستارہ سے تعلق رکھتا ہے یہ قمر کا مثبت عدد ہے جبکہ اس کا ذیلی ستارہ نیپچون ہے اس عدد کے حامل افراد غیب دانی سے دلچسپی رکھتے ہیں یعنی ایسے علوم جن کے ذریعے مافوق العادات بننے کے وسائل اور نتائج موجود ہوں۔ یہ لوگ دور اندیش، معاملہ فہم متجسسانہ فطرت رکھتے ہیں۔ اس عدد کے افراد ہر وقت مصروف رہنے کے عادی ہوتے ہیں۔

یہ افراد اپنی رائے کو آخری رائے سمجھتے ہیں۔ اس لئے دوسروں کی رائے مسترد کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ اختراعی فکر کے مالک ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ افراد فن کی باریکیوں کو سمجھنے اور اسے اجاگر کرنے میں ماہر ہوتے ہیں۔ لیکن منفی رویے کی وجہ سے ان میں ترش روئی ناقدرانہ طرز عمل و احساس کمتری اور بے سکونی پائی جاتی ہے چنانچہ ایسے افراد کے لئے ایسے قرآنی عمل کی ضرورت ہوتی ہے جو اسے کامیابی سے ہمکنار کرنے کے ساتھ ساتھ اسے اسکی فطرت کے مطابق مسرت کے مواقع بھی فراہم کر سکے۔ مثلاً اشرف علی کے اعداد ۶۹۱ بنتے ہیں۔ اگر وہ اسمائے حسنیٰ میں سے "یَا فَتَّاحُ یَا بَرُّ" کو اپنے معمولات میں شامل کر لیں اور صبح و عشاء کی نماز کے بعد روزانہ باقاعدگی کے ساتھ تعداد مقررہ یعنی "۶۹۱" معہ اول و آخر درود شریف کے ورد کریں تو کم از کم "۷" دن یا زیادہ سے زیادہ "۷۰" دنوں میں وہ اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہوگا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی روشن ضمیری کی قوت بھی بیدار ہو جائے گی۔

اس طرح اگر کسی فرد کا نام شاہد اختر ہے جس کے اعداد "۱۵۱۱" ہیں اور جن کا مفرد عدد "۸" بنتا ہے یہ عدد زحل ستارے سے تعلق رکھتا ہے اس عدد کے حامل افراد فلسفیانہ انداز فکر کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ جاہ و حشمت کے طلب گار ہوتے ہیں مگر بے حد وہمی ہوتے ہیں اس لئے بمشکل سے اپنا مقام بنا پاتے ہیں علم الاعداد کے متعلق جتنی بھی صحت مند معلومات حاصل ہو سکتی ہیں ان کی روشنی میں یہ عدد حالات کے رحم و کرم پر زندگی گزارنے والے افراد کا ہوتا ہے۔

اکثر و بیشتر مایوسیوں کے زیر اثر رہتے ہیں۔ زحل چونکہ تباہی کا ستارہ تصور کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ کیرو نے بھی اسے قسمت کے رحم و کرم پر زندگی گزارنے والے افراد کا عدد قرار دیا ہے۔ مثلاً شاہد اختر کا عدد "۸" بنتا ہے اگر وہ ترقی اور کامرانی کا خواہش مند ہو تو اسے خدا کے بزرگ و برتر کے اسمائے حسنیٰ میں سے "یَا حَفِیظُ، یَا مُعِینُ یَا اَحَدُ" کا روزانہ بعد نماز عشاء کامل سکون اور یقین کامل کے ساتھ اول و آخر درود شریف کے "۱۵۱۱" دفعہ ورد کرنا چاہیئے ان کی کامرانی کے اسباب آہستہ آہستہ پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے۔ مندرجہ بالا حقائق اس وقت مزید شدت اختیار کر لیتے ہیں جب اس کی پیدائش کا عدد ان کے نام کے عدد سے متصادم ہوتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ نام کے اعداد تاریخ پیدائش کے اعداد سے ہم آہنگ رکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ لیکن اکثر افراد کو اپنی تاریخ پیدائش کا صحیح علم نہیں ہے اور وہ برے حالات میں وقت گزارتے رہتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو قرآن حکیم کے فیض سے فائدہ اٹھا کر کامران زندگی گزار سکتے ہیں۔

قرآن مقدس کی وسعت کا احاطہ انسانی فکر سے بالاتر ہے۔ بس اتنا عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ ہر وہ تمنا اور ہر وہ غرض و مقصد جو انسان کے احساسات کے احاطے میں آ سکتے ہیں ان کا مکمل اور جامع حل اس میں موجود ہے جس کسی کے لئے صرف فائدہ اٹھانے کے لئے یقین کامل کی رسی کو تھامنا پڑتا ہے۔

(وما علینا الا البلاغ المبین)

اگر آپ کا عدد ''۹'' ہے

ارادے کی تکمیل میں عمل اور یقین کامل کی بے حد ضرورت ہوتی ہے زندگی کے تمام مراحل میں انسان کو یقینِ کامل اور عمل کے بغیر کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے جب سے کائنات وجود میں آئی ہے تب سے خواہشات، تمنائیں، رکاوٹیں، مصائب، بیماریاں قدم قدم پر آدمی کے لیے سدِ راہ بنی ہوئی ہیں جبکہ زندگی کا رشتہ سانس کی نازک ڈوری سے بندھا ہوا ہے لیکن ہماری خواہشات کا بوجھ دن بدن بڑھتا چلا جاتا ہے انجام کار زندگی کا نازک تار ٹوٹ جاتا ہے اور تمام تمنائیں حسرتوں کا لبادہ اوڑھ کر موت کی تاریکیوں میں ڈوب جاتی ہیں۔ مسلمان کی زندگی کا مقصد جہاں عبادتِ الٰہی اور خدمتِ خلق ہے وہاں اس کا یہ بھی فرض ہے کہ علم القرآن کو زندگی بھر پھیلاتا رہے اور علم حاصل کرتا رہے۔ علم حاصل کرنا اور اسے دوسروں کے فائدے اور ان کی معلومات میں اضافے کے لئے صرف کرنا۔ انسان دوستی اور حقوق العباد کی ادائیگی کا بہترین ذریعہ ہے انسان نے ضرورت کے مطابق اپنی فکری صلاحیتوں کو استعمال کیا اور انہیں بروئے کار لا کر علم کے نئے افق دریافت کئے جادو، پامسٹری، علم نجوم، علم نفسیات، علم الجفر، علم الاعداد، انسان کی فکری صلاحیتوں کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔ نجوم اور جفر علم الاعداد کا

منبع قرآن حکیم ہے حروف تہجی کے امتزاج سے نئے مقاصد اور مطالب پیدا کئے جاتے ہیں۔ اس طرح مستقبل کے متعلق جاننے کے لئے انسان نے طرح طرح کے مکاشفے اور مجاہدے کئے لیکن اس کے برعکس بعض علوم ایسے بھی ہیں جن کی خوبی ہی یہ ہے کہ وہ انسان کی ہر قدم پر رہنمائی کرتے ہیں۔

علم الاعداد اس سلسلے کی ایک کڑی ہے جسکی مدد سے ایک انسان کسی دوسرے انسان سے متعلق اس کے نام اور اس کی تاریخ پیدائش کے اعداد سے تفصیل سے جان سکتا ہے۔ یہ صرف حساب دانی کا سلسلہ ہے اور اسے علم غیب تصور کرنا حقیقت سے اجتناب ہی کہا جا سکتا ہے۔ اعداد کی آخری سیڑھی ''۹'' کا عدد ہے جو انتہائی درجہ ہے انتہائی مقام ہے ''۹'' کا عدد مریخ سے تعلق رکھتا ہے اور یہ جنگ و امن، جاہ و جلال، قوی ارادہ کا عدد ہے۔ یہ لوگ انتہائی مضبوط قوتِ ارادی کے حامل ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی شخص کا نام ساجد اختر ہے جس کے نام کے اعداد ۱۲۶۹ ہیں اور ان کا مفرد عدد ''۹'' بنتا ہے اگر ساجد اختر کی تاریخ پیدائش کا عدد ''۷'' بنتا ہے تو یہ شخص زندگی بھر ناکامیوں کا شکار رہے گا۔ اور مندرجہ بالا خصوصیات میں تمام باتیں منفی انداز میں ظاہر ہوں گی۔ اس عدد کی فطرت انتہائی منفرد ہے مثلاً اسے ہم کسی عدد سے ضرب کریں تو حاصل ضرب میں اس کا وجود برقرار رہتا ہے جبکہ دوسرے اعداد میں ایسا نہیں۔ مثلاً اگر ہم ''۹'' سے ''۲'' کو یا ''۳'' کو یا ''۴'' کو ضرب دیں تو حاصل ضرب مفرد عدد کی صورت میں ''۹'' حاصل ہوگا۔ یہی

وجہ ہے اس کے منفی و مثبت اثرات بہر حال ہر جگہ کسی نہ کسی طور پر نمایاں رہتے ہیں۔ زندگی کے ہنگاموں میں ایسے امور جن میں جرأت حوصلہ مندی جھگڑے و فساد، آگ اور دھماکے کے واقعات جب بھی ظاہر ہوتے ہیں ان میں کسی نہ کسی طرح اس عدد کا دخل ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل بہت طویل ہے آئندہ اس سلسلے میں وضاحت کی جائے گی۔ انشاءاللہ۔

اگر مندرجہ ذیل منفی خصوصیات کی وجہ سے کسی ایسے شخص کی زندگی میں ہیجان خیز طوفان برپا ہے۔ یعنی جس کا عدد ۹ بنتا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ قرآن کے فیض علم سے فائدہ اٹھائے اور اپنی پریشان زندگی کو سکون آشنا کرے۔ مثلاً اگر یہی خصوصیات منفی انداز میں ساجد اختر کے ساتھ لگی ہوئی ہوں تو انہیں چاہیئے کہ وہ نماز پنجگانہ کی پابندی کریں۔ اور عصر و مغرب کے درمیان یا پھر عشاء کی نماز کے بعد اسمائے حسنیٰ میں سے "یَا عَظِیْمُ یَا رَبُّ یَا وَالِیُ" کا ورد معہ اول آخر درود شریف کمال طہارت قلبی کے ساتھ شمال کی جانب رخ کر کے ۱۲۶۹ دفعہ روزانہ کیا کریں حوصلہ اور یقین کامل کے ساتھ اسے جاری رکھیں تو ایک دن وہ بھی آئے گا کہ وہ نحوست اور انتشار کے دور سے نکل جائیں گے۔ مگر آہستہ آہستہ اثرات ظاہر ہوتے رہیں گے۔ جلد بازی سے نتیجہ حاصل نہیں ہوتا ہے اس لئے انہیں صبر و سکون کے ساتھ ان اسمائے عظام کا ورد جاری رکھنا پڑے گا۔ اسی طرح کسی بیماری یا کسی بھی مقصد کی تکمیل کے لئے قرآن حکیم کے فیض سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص بواسیر خونی یا

بادی کا مریض ہے تو وہ کلام باری کی آیت پاک "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی" پڑھا کرے یا چاندی کا چھلا بنوا کر اسے مخصوص حالات میں دم کروا کر اپنے پاس رکھے تو اس مرض سے ہمیشہ کے لئے اسے نجات حاصل ہو جائے گی۔ لیکن آہستہ آہستہ نتیجہ سامنے آئے گا۔ اس طرح مرگی، یا دماغی عوارض کے لئے قرآن پاک کے فیض سے مکمل فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے آپ کا کوئی بھی مقصد کیوں نہ ہو آپ علم الاعداد کی قید میں رہ کر قرآن پاک کی کسی آیت پاک سے پورا کر سکتے ہیں۔ (وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ)

شخصیّت تبدیل ہوتی رہتی ہے

ممکن ہے مندرجہ بالا عنوان آپ کے نزدیک کسی قدر مضحکہ خیز ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ انسان تنوع پسند واقع ہوا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ حالات کے دھارے کے ساتھ وہ انجانی سمت کی جانب بہتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔ بہاؤ کے اس سفر میں انسان کے طبعی حالات میں نشیب و فراز کی وجہ سے تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اس لئے انسان وقت کے راستے پر چلتے ہوئے نامساعد حالات کا بھی شکار ہوتا ہے جس کے اثرات اس کے جسم کی ہر اکائی پر مرتب ہوتے ہیں اور چہرے کے خدوخال بدل جاتے ہیں۔ جسم کی ساخت میں تبدیلی رونما ہونے لگتی ہے بچپن کے آنگن میں کھیلتے ہوئے انسان کے ظاہری و باطنی اطوار میں جوانی کی دوڑ میں شامل ہونے کی وجہ سے تبدیلی رونما ہونے لگتی ہے۔ بعض اوقات یہ تبدیلی سرعت سے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات غیر محسوس انداز میں حصار جسم و جان میں قدم جماتی ہے اس کے علاوہ روزگار کی تلاش کے پیش نظر اکثر افراد نقل مکانی پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور جب وہ کسی نئی جگہ پر قیام پذیر ہوتے ہیں تو وہاں کے حالات کے مطابق اپنی نشست و برخاست اور حلقۂ احباب میں کمی بیشی پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بچپن یا جوانی کے دور میں اکثر افراد شدید الحس اور بے قرار طبع کے مالک ہوتے ہیں۔ لیکن عملی زندگی کے تقاضوں

کے مطابق اپنے اطوار میں تبدیلی لانے پر مجبور ہو جاتے ہیں اکثر افراد بچپن میں کم گو ہوتے ہیں۔ اور شرمیلے انداز میں یہ دور گذارتے ہیں لیکن سن شعور میں پہنچنے کے بعد وہ حد درجہ تیز اور مصلحت بین ثابت ہوتے ہیں۔ دراصل یہ حالات انسانی شخصیت کی تغیّر پذیری کے عمل کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔ زندگی میں ہر انسان اعداد کے زیر اثر اپنی کوشش کا صلہ پاتا ہے۔ مگر بعض اوقات یہ کوشش نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوتی۔ اکثر و بیشتر افراد اپنے نام اور تاریخ پیدائش کے اعداد کے اختلاف کا شکار ہو کر نفسیاتی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور آج کل کے دور میں منفی رجحانات کی وجہ سے موقع پرست افراد اسے جادوئی اثرات یا منحوس اعمال کا نتیجہ بتاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں یہ لوگ کسی حد تک ان سے مالی فوائد حاصل کرتے ہیں۔ جادو یا ستاروں کے اثرات سے انکار قطعی ممکن نہیں ہے لیکن ہر رکاوٹ اور مصیبت کو جادوئی اثر سمجھ لینا اچھا نہیں ہوتا۔ شخصیت نام کے عدد کی ضرب سے بنتی اور بگڑتی ہے، اعداد کا فرق شخصیت کے تانے بانے بکھیر دیتا ہے اور یہ عمل اتنے غیر محسوس طریقے سے عمل پذیر رہتا ہے کہ انسان کو احساس تک نہیں ہوتا نام کا عدد شخصیت کی تعمیر و تخریب میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے آج کل کے دور میں ہر شخص اپنے نام کے ساتھ کسی نہ کسی اضافی نام کی طرف ضرور مائل ہے ماں باپ یا بزرگوں نے جو نام تجویز کیا ہوتا ہے بعض افراد اسے استعمال میں لانے کے بجائے اپنی طرف سے کوئی نیا نام اختیار کر لیتے ہیں مثلاً کسی شخص کا اصلی نام احمد علی ہے لیکن اس نے

عملی زندگی میں اپنے نام کے ساتھ "شید" کا اضافہ کر لیا یعنی احمد علی شیدا ہو کر رہ گیا اور دوستوں میں شیدا کے نام سے معروف ہوا۔ جیسے ہی کوئی شخص کسی نئے نام کو اختیار کرتا ہے ویسے ہی اصلی نام کے اعداد میں اضافہ کے ساتھ یا کوئی مزید عدد منسلک ہو جاتا ہے اور ایسے میں یہ اضافی عدد شخصیت کی تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔ اگر یہ اضافی عدد اصلی نام کے عدد سے ہم آہنگ نہیں ہوتا تو ایسا شخص ایک کھلونا بن کر رہ جاتا ہے۔ اعداد کا اختلاف جہاں شخصیت کے جمال کو مسخ کرتا ہے وہاں اعداد کے ہم آہنگ اثرات شخصیت کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تاریخ پیدائش کا عدد کبھی تبدیل نہیں ہوتا۔ مگر نام کے اعداد میں کم و بیش تبدیلی رونما ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے ایک انسان بیک وقت کئی اعداد کی گرفت میں آجاتا ہے اور اس طرح شخصیت کے خدو خال تبدیل ہو جاتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ نام انتہائی مختصر بامعنی، خوبصورت، اور تاریخ پیدائش سے ہم آہنگ ہونا چاہیئے اور اگر کسی صورت میں اضافی نام اختیار کرنے کی اشد ضرورت ہو تو وہ بھی ایسا نام ہونا چاہیئے جس کے اعداد نام اور تاریخ پیدائش کے اعداد سے متصادم نہ ہوں بصورت دیگر حالات کے تازیانے اس کی زندگی کے ظاہری و باطنی خدو خال کو مسخ کر کے رکھ دیتے ہیں۔

آج کی گفتگو میں قرآن حکیم کے فیض کا ایک سلسلہ بھی شامل ہے اور یہ ہر اسی شخص کے لئے دعوت عمل کا پیغام ہے جو مایوسیوں کے حصار میں سسک رہے ہیں، بیماری چاہے کیسی کیوں نہ ہو، مثلاً دل کا دورہ پڑنا، بلڈ پریشر، ٹی بی، اولاد کا نہ ہونا، کاروبار میں ترقی نہ ہونا مناسب

اور معقول اسباب کے باوجود رشتہ نہ ہونا، ان تمام امور کے لئے یہ ورد بے نظیر ثابت ہوتا ہے اور اگر کسی ایک مقصد کے لئے کریں گے تو کامیابی قدم چومے گی ورد میں بے اعتدالی سے بچنے کے لئے معوّذتین کا نقش مثلث پاس رکھنا بے حد ضروری اور موزوں ہے، دل کے عارضے، بلڈ پریشر، مرگی، ٹی۔ بی، والے حضرات ورد کے بجائے اس کا نقش لوحِ قمری پر کھود کر پاس رکھیں۔ مقاصد میں تکمیل کے لئے بھی یہ "لوح" بے نظیر معاون ثابت ہوتی ہے لیکن نماز پنجگانہ کی پابندی اشد ضروری ہے۔ نگاہ و دل کو ہر عیب و گناہ سے بچائیں احساسات کو پاکیزہ رکھیں اور عشاء کی نماز کے بعد یا صبح کی نماز سے پہلے ۱۰۰ سو دفعہ یہ آیت پاک معہ اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار، درود شریف کے مقررہ وقت اور مقررہ جگہ پر روزانہ پڑھا کریں۔ پڑھتے وقت اگر بتی سلگتی رہے تصوّر میں کعبہ اور آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وسلم کا روضہ اقدس رہے۔ آیت پاک یہ ہے (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) اس ورد کو شروع کر دیں اور یہ نہ سوچیں کہ کتنے دن پڑھنا ہے۔ انشاءاللہ رحمت خداوندی کا ابر نیساں ایسا برسے گا کہ کشت آرزو سر سبز شاداب ہو جائے گی۔

(وما علینا الا البلاغ)

قسمت کا عدد

صحیفۂ علم الاعداد کا ہر صفحہ گوناگوں معلومات کا خزانہ ہے جیسے
جیسے قاری اس علم کے زینے چڑھتا جاتا ہے ویسے ویسے عالم
ادراک میں وسعت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے کائنات کی تخلیق رب
لم یزل کی صناعی کا بے نظیر نمونہ ہے۔ اور ہر چیز جہاں ہے جیسی
ہے وہ انتہائی موزوں اور خوبصورت ہے۔ صانع حقیقی کی ہر تخلیق
متنوع ہے اور نگاہِ فکر سے اگر کوئی دیکھے تو بے اختیار زبان سے سبحان
اللہ وبحمدہٖ کا کلمہ ادا ہونے لگتا ہے۔ اس طرح باری تعالیٰ نے
اپنی ذاتِ مقدس کے متعلق فرمایا ہے کہ میں دانا ہوں بینا ہوں اور
ہر جگہ ہر لمحہ اور ہر چیز میں موجود ہوں۔ لاریب۔ یہ درست ہے
اور اس سے انکار کوئی بھی انسان نہیں کر سکتا۔ علم الاعداد نے
وجود باری تعالیٰ کی تصدیق کی ہے کہ اس کی ذات مقدس کا وجود
ہر جگہ ہر لمحہ، ہر چیز میں جاری و ساری ہے۔

اسمائے حسنیٰ کلام پاک کے حوالے سے وہ پاک
اسمائے صفاتی ہیں جن کے ذریعے دعا
مانگنا۔ قبولیت کا باعث ہوتا ہے۔ اور یہی ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے
کہ "مجھے میرے اچھے ناموں سے پکارو" ان صفاتی ناموں سے
افضل اسم ذات ہے یعنی "اللہ" کیونکہ یہ ذاتی نام ہے

جن کے اعداد ۶۶ بنتے ہیں۔ اگر ہم موجودات کی کسی چیز کے اعداد
حروف ابجد مروجہ سے حاصل کریں اور انہیں مفرد عدد میں تبدیل
کر کے ۹ سے ضرب دیں اور حاصل ضرب کو ۷ سے ضرب کریں اور
اسم ذات کے اعداد "۶۶" کا مفرد عدد جو تین "۳" بنتا ہے
جمع کریں تو حاصل ہونے والا عدد ۶۶ ہو گا۔ یعنی اللہ کے نام
مقدس کا عدد برآمد ہو گا۔ مثلاً ہم نے "تنکے" کے حرف کے ابجد
عددی وضع کئے یعنی ت۔ ن۔ ک۔ ے۔ جن کے اعداد
(۴ + ۵ + ۲ + ۱ = ۱۲) حاصل ہوئے اب چاہیئے آپ اس
عدد کو مفرد بنا لیں یا اسی طرح مرکب رہنے دیں۔ اور اس کو "۹"
سے ضرب دیں تو (۱۲ × ۹ = ۱۰۸) حاصل جن کا مفرد بھی "۹" بنا
اب اس عدد مفرد کو "۷" سے ضرب دیکر "۳" جمع کریں تو ۶۶
برآمد ہوئے۔ ۷ کا عدد "کُن" (جس کے معنی ہیں کہ ہو جا) کا مفرد
عدد ہے۔ اس لئے حاصل ضرب کو مفرد بنا کر "کُن" کے عدد "۷"
سے ضرب دیں گے۔ (۱۰۸ = ۸ + ۱ = ۹ × ۷ = ۶۳ + ۳ = ۶۶)
یعنی اس وضاحت کا مقصد یہ ہے کہ جو بات ہم مشکل سمجھتے ہیں کہ
آیا خدا کے ہر جگہ موجود ہونے کی کوئی علمی دلیل بھی ہے یا نہیں۔
جیسے علم الاعداد نے ثابت کر دیا ہے کہ واقعی رب لم یزل کا وجود
ہر جگہ اور ہر چیز میں موجود ہے۔ اسی طرح کٹھن اور دقیق اور لاینحل
مسائل کا حل علم الاعداد کی مدد سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

آج کا موضوع بحث قسمت کا عدد ہے یہ ایسا عدد ہے جو
کبھی بھی تبدیل نہیں ہوتا۔ یہی عدد ساری زندگی انسان کے ساتھ

آنکھ مچولی کھیلتا رہتا ہے۔ یہی عدد اگر نام کے عدد کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے تو وہ انسان عام انسانوں سے بہتر زندگی گذارتا ہے۔ نام کا عدد تبدیلی ہوسکتا ہے نام کے عدد میں کمی یا اضافہ ممکن ہے لیکن قسمت کے عدد میں نہ تو کوئی کمی کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اضافہ۔ یہ عدد ہماری تاریخ پیدائش کا عدد ہوتا ہے جو دن ماہ سال اور صدی کے مجموعے سے حاصل ہوتا ہے مثلاً کسی شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد ۶ بنتا ہے تو ایسا شخص ہر اس تاریخ کو جس کا مجموعہ ۶ بنے گا بشرطیکہ دن بھی ۶ کے عدد سے تعلق رکھتا ہو تو وہ اس کی کامیابی یا خوشی یا کسی قسم کی تبدیلی کا دن ہوگا۔ مثلاً یہ کہ ۶ زہرہ ستارے کا عدد ہے۔ اور زہرہ جمعہ کا حاکم ستارہ ہے اس لئے جس جمعہ کو بھی ۶-۱۵-۲۴- کی تاریخ ہوگی وہ اس شخص کی زندگی میں یقیناً اہم دن ثابت ہوگا۔ مگر اہمیت کسی بھی نوعیت کی ہو سکتی ہے۔

علم الاعداد کے آئینے میں سے ہر وہ بات جھلکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جو کسی عدد کی فطرت، نجی اور سماجی زندگی، کاروبار اور ترقی، تکالیف اور رجحان کی ترجمان ہوتی ہے۔ اکثر افراد ایسے ہیں جو اپنی تاریخ پیدائش سے نابلد ہیں۔ اور بالعموم ایسے افراد جو حالات کے تازیانے سہہ سہہ کر افسردہ خاطر ہیں۔ وہ کلام پاک کی عظیم فیض رسانی سے فائدہ اٹھا کر بہتر حالات پیدا کرنے کے لائق ہوسکتے ہیں یہ سب کچھ تدبیر اور تاثیر کلام مقدس کی وجہ سے ممکن ہے۔ لیکن کسی ورد کا نتیجہ بہت آہستگی سے سامنے آتا ہے اس کی

وجہ یہ ہے کہ روح میں نورانیت آہستہ آہستہ سرایت کرتی ہے اس لئے کوئی کام آن واحد میں ممکن نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ کلام پاک کا نزول بھی ۲۳ برس میں مکمل ہوا۔ یعنی کبھی تھوڑا کبھی زیادہ چنانچہ ورد و وظائف کا نتیجہ کم از کم ۴۵ یوم یا ۷۲ یوم میں سامنے آتا ہے۔ اس لئے ورد کرنے سے پہلے یہ بات ذہن میں رہے اور وہ تمام احتیاطی تدابیر جو کسی عمل کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ ان پر بھی عمل پیرا ہونا بیحد ضروری ہوتا ہے بصورت دیگر نتیجہ سامنے نہیں آسکے گا۔

پریشانیوں اور وحشتوں کی ظلمت سے نکلنے کے لئے سورۃ الم نشرح شریف ہر نماز کے بعد ۱۰۱ بار معہ اوّل و آخر ۱۱، ۱۱ بار درود شریف کے ساتھ پڑھنا رکاوٹوں، الجھنوں اور پریشانیوں کو ختم کرنے کا یقینی وسیلہ ہے مگر نماز پنجگانہ کی پابندی لازمی شرط ہے۔

آپ کا غلبی یا عظیم عدد

کائنات کی ہر چیز سایۂ اعداد میں محوِ عمل ہے۔ زیست کا کوئی لمحہ اور کوئی عمل اعداد کے دائرۂ اثر سے باہر نہیں ہے۔ زندگی انفاس کے تار سے بندھی ہوئی ہے۔ سانس کی آمد و رفت احساس عمل و پیام حیات ہے۔ اور کاروانِ جہد اسی کے دم سے رواں دواں ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے زمین و آسمانوں کو یعنی کل کائنات میں موجود ہر چیز کو چھ دن میں پیدا کیا ہے۔ آخر تعداد کے اظہار کا کیا مقصد ہو سکتا ہے ہزار بار سوچیں اور بار بار سوچیں تو بات وہیں کی وہیں رہ جاتی ہے کہ گنتی کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہے۔ لاریب ان عددی اثرات کی ہمہ گیری کا یہ عالم ہے کہ کائنات کی کوئی چیز ان کی دسترس سے باہر نہیں۔ ہم سانس لیں تو فی منٹ محدود اور گنی چنی۔ اوقات شب و روز کو شمار کریں تو ۲۴ گھنٹے اور گھنٹے کے حصے بنائیں تو ۶۰ منٹ اور منٹ کو مزید تقسیم کریں تو ۶۰ سیکنڈ وجود میں آتے ہیں جبکہ ابھی سیکنڈ کے بعد کی تقسیم بھی جاری ہے اور جانے ہماری فکر و ادراک کی وسعت کتنی پھیلے کہ سیکنڈ کو ثانیے اور ثانیے کو دائرے سے نکال کر کہاں تک لے جائیے اگر ۲۴ کا مفرد عدد لیتے ہیں تو "۶" بنتا ہے۔ منٹ اور سیکنڈ کو مفرد عدد میں لاتے ہیں تو "۶۔ ۶" بنتے ہیں۔ اور ... "فی ستۃ ایام" اور ہم نے موجودات

عالم کو چھ ایام میں پیدا کیا ہے۔ شاید یہی وہ حقیقت ہے کہ انسان لاشعوری طور پر حیات کو ۶۔ ۶ کے دائرے سے باہر نہیں نکال پایا۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کے اعتراف میں انسان کی عظمت کا راز پنہاں ہے۔ کہ واقعی "وہی تو ہے قادرِ مطلق کہ جس نے کن کے حکم سے تمام عالمین کو منضبط انداز میں تخلیق فرما دیا ہے۔ لاریب تسبیح و عبادات کے لائق وہی ہی ہے جس نے ہمیں ظاہری آنکھ کے علاوہ باطنی آنکھ بھی عطا کی ہے" اور یہ باطنی آنکھ حق شناسی کے لیے راہ متعین کرتی ہے راہِ مستقیم پر چلنے کی روشنی عطا کرتی ہے۔ مگر یہ ادراک اور استطاعتِ فکر و عمل حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی راہِ عمل پر چلنے سے حاصل ہوتی ہے۔ ہم لوگ کتنے خوش نصیب ہیں کہ حبیبِ کبریا آقائے نامدار سید الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہیں۔ لیکن تقاضائے بشریت یہ ہے کہ بے ریا عبادت اور اتباع خدا اور رسول میں محو رہیں۔ یہی عظمتِ انسان ہے اور یہ عظمت بندگیٔ خدا سے ملتی ہے۔ جب انسان بندگی میں غرق ہو کر فی الواقع بندۂ خدا بن جاتا ہے تو علوم مخفی کے دریچے از خود اس پر کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور ان علوم کی خوشبو سے وادیٔ انفاس و احساس معطر ہو جاتی ہے اور سوادِ جاں سے علم کے سوتے پھوٹنے لگتے ہیں۔ اس لئے ہر وہ علم جو ادراک حق پرستی اور اتباع رسول خیر الانام عطا کرتا ہے۔ قابلِ عمل ہے علم الاعداد بھی انہی علوم میں سے ایک ہے اور فرمایا خدائے پاک نے

قرآنِ مقدس کی سورۂ جن میں کہ "ہم نے دنیا کی تمام چیزوں کو گن رکھا ہے" یعنی یہ علم ادراک و فہم کو نئی جہتیں عطا کرتا ہے جس سے دائرہ کائنات میں محو عمل چیزوں کی ماہیت، فطرت، وجۂ تخلیق، اس کے کردار اور اس کی خصوصیات اور مقصدیت کا علم ہوتا ہے اس لئے اس سے استفادہ کرنا خلافِ اسلام نہیں ہے اور نہ ہی یہ علم غیب کا دعویدار علم ہے۔ یہ علم تو محض دور اندیشی عطا کرتا ہے۔ جو انسانی فطرت کا خاصہ ہے بہر حال آج آپکی خدمت میں خفیہ عدد یا عظیم عدد کی وضاحت پیش کر رہا ہوں۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ ہر انسان مختلف اوقات میں مختلف حالات کا شکار رہتا ہے جس کے پس پردہ ان اعداد کا ہاتھ ہوتا ہے جو ہماری دانست میں نہیں ہوتے۔ عظیم عدد یا غیبی عدد نام کے مفرد عدد اور تاریخ پیدائش کے مفرد عدد کا مجموعہ ہوتا ہے مثلاً کسی شخص کے نام کا عدد ۶ ہے اور اس کی تاریخ پیدائش کا عدد ۸ ہے تو ان دو تاریخوں کا مجموعہ عظیم عدد یا غیبی عدد مانا جائے گا۔ ۶ + ۸ = ۱۴ = ۵ - یعنی ایسے شخص کا غیبی عدد ۵ ہوگا۔ اور اس عدد سے اس شخص کی طبعی خصوصیات اور فطرت کا تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ عدد اس وقت بدل جاتا ہے جب کوئی شخص اپنا نام تبدیل کرتا ہے یا اس میں کوئی اضافہ لاتا ہے اسے حقیقی عدد تسلیم کیا جاتا ہے اور جن افراد کو اپنی تاریخ پیدائش کا علم نہیں ہے وہ بمجبوری امر اپنے نام کے عدد کو ہی غیبی عدد تسلیم کر سکتے ہیں۔ اس کی خصوصیات بھی تقریباً وہی ہوں گی جو غیبی عدد کی ہوتی ہیں۔ اس طرح اپنے اردگرد

موجود افراد کے متعلق آپ صحت مند معلومات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی خامیوں پر قابو پانے کے اہل ہو سکتے ہیں۔

آج آپکی خدمت میں "اَللّٰہُ الصَّمَد" کا ورد پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ ویسے تو کلام پاک کا ہر لفظ چشمۂ فیض ہے، جس کی وضاحت یا تعریف کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ بہر حال یہ ورد آپکو جہاں روحانی قوتوں سے نوازے گا وہاں دنیاوی امور سے نبرد آزما ہونے کی ہمت بھی عطا کریگا اور اس پر عمل کرنے والے افراد کو ہر کام میں شاد کام کرے گا۔ مگر مقصد جائز اور اپنی استطاعت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ بصورت دیگر نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ علاوہ ازیں ورد یا وظیفے میں شرعی پابندی یا نماز پنجگانہ کے علاوہ قول و فعل میں بھی صداقت اختیار کرنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے اسکے علاوہ پابندی وقت کے ساتھ ساتھ اتباع رسولؐ اور خدا کی وحدانیت پر غیر متزلزل یقین کامیابی کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے اور وظائف کا نتیجہ آہستہ آہستہ سامنے آتا ہے اس لئے دل برداشتہ ہونے کے بجائے عمل پیہم کے اصول پر عمل کرنے سے منزل مراد پر پہنچنے میں دشواری پیش نہیں آتی الغرض آپ اپنے جائز مقاصد کے لئے عشاء کی نماز یا نماز تہجد کے بعد ۳۱۲۵ دفعہ روزانہ معہ اوّل و آخر درود شریف اس کا ورد کرنا یقیناً کامیابی عطا کرنے کا باعث ہوتا ہے اور خواتین و حضرات! جو مسائل کا شکار ہیں ان کے لئے دعوت عمل ہے میرا ایمان ہے کہ شریعت کی پابندی اور اوراد و وظائف کیلئے مقرر کردہ اصولوں پر چل کر اس کا ورد کرنے والے کبھی ناکام نہیں ہوں گے۔ وَمَا تَوفِیقِی اِلّا بِاللّٰہِ العلی العظیم۔

عددِ روحانی

ذات باری تعالےٰ ہر جگہ اور ہر رنگ میں موجود ہے۔ کہیں خوشبو کے انداز میں، تو کہیں رنگ بن کر حاملِ نظر کو اپنی قدرت کاملہ کی صناعی کا نظارہ دکھاتی ہے یہ علم کا فیض ہے کہ جس کی وجہ کوئی انسان دوسروں کے درمیان قابل احترام تصوّر کیا جاتا ہے۔ علم الاعداد علوم باطنی کا ایک حصّہ ہے اگر غور فرمائیں تو نمبر ۱ سے لیکر ۹ تک کے اعداد کا شمار زندگی کی تمام مخفی قوّتوں اور کائنات کے دامن میں پھیلے ہوئے رازوں کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے اور اس علم کی انتہا یہ ہے کہ انسان نگاہِ فکر سے گزر کر خداشناسی کی منزل تک پہنچتا ہے۔ یعنی وہ "خود بین" بن کر تخلیقِ کائنات کے مدعا سے واقف ہو جاتا ہے جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے تمام موجودات کو "۶" دنوں میں پیدا فرمایا ہے۔ اور جبکہ "خود بین" کے عدد بھی "۶" بنتے ہیں۔ وہ تقویٰ کی حد کے اندر داخل ہو کر وجہ تخلیق عالمین کے رازوں سے واقف ہو جاتا ہے یعنی اعداد کی ہم آہنگ خصوصیات کی وجہ سے درونِ پردہ راز اس پر افشا ہو جاتے ہیں۔ علم الاعداد و زندگی کے ہر لمحے کے حساب کا علم ہے

اس لیے، ہم اپنا ہر کام بہتر سے بہتر طور پر اس علم کی مدد سے انجام دے سکتے ہیں۔ آپ کو یہ تو علم ہے کہ ہر انسان کئی اعداد کے زیر اثر زندگی گذارتا ہے اور پہلا وہ عدد ہے جو اس کی تاریخ پیدائش کا ہے جو خفیہ طور پر اسے ساری زندگی اپنے محور کے گرد غیر محسوس طریقے سے مصروف عمل رکھتا ہے۔ اور دوسرا اس کے نام کا عدد ہے جو اسے حالات کا تازیانہ بنانے کا باعث بنتا ہے اور اکثر و بیشتر اسے بہتر راہِ زندگی متعیّن کرنے میں مدد دیتا ہے۔ نام کا عدد تغیّر پذیر ہوتا ہے۔ یعنی اکثر افراد اپنا نام تبدیل کر لیتے ہیں تو نام کے اعداد کی تختی بھی بدل جاتی ہے اس طرح نئے نام کے ساتھ کچھ عرصے تک سابقہ نام کے اثرات بھی اثر انداز رہتے ہیں۔ اس لئے ایک انسان کئی اعداد کے منفی و مثبت اثرات کا شکار ہوتا رہتا ہے۔ تبدیلیٔ اعداد شخصیت کی تعمیر و تخریب میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اکثر افراد اپنے اصلی نام کے بجائے کسی اضافی نام سے مشہور ہوتے ہیں اور یہ مشہور نام جہاں ان پر ظاہری اثرات مرتب کرتا ہے وہاں باطنی طور پر تاریخ پیدائش اور اصلی نام کے اعداد اسے نشیب و فراز سے دوچار کرتے رہتے ہیں اور یہی اختلاف کاروبار، ازدواجی زندگی، معاشرتی ماحول، سماجی اور سیاسی زندگی میں بیکراں تبدیلی لاتا رہتا ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ بغیر کسی اشد ضرورت کے نام میں اضافہ یا تبدیلی نہ لائیں۔ ورنہ نقصان سے ہمیشہ دوچار ہونا پڑے گا کیونکہ نام کے پہلے حرف کا عدد، عددِ روحانی کہلاتا ہے یہ عدد نام کی خصوصیّت اور اس شخص کی نفسیاتی ساخت اور دوسروں سے تعلقات کی بنیاد، کردار، ذاتی اچھائی اور برائی کی

نشاندہی کرتا ہے اگر نام تبدیل کر لیا جائے یا کوئی مختصر سا نام رکھ لیا جائے تو جہاں اصلی نام کے پہلے حرف کے عدد کے اثرات ہوں گے وہاں خود اختیار کردہ نام کے پہلے حرف کے عدد کے اثرات بھی روحانی طور پر متصادم ہونے کی صورت میں مسائل پیدا کریں گے اور اگر بفرض محال دونوں ناموں کے پہلے حروف کے اعداد ہم آہنگ بھی ہوں تو بھی انتشار فکر سے بچنا ممکن نہیں ہے مختصراً اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نام کے پہلے حرف کے عدد کو روحانی عدد تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ عدد انسان کے مجموعی نام کے اثرات اور نتائج سے آگاہ کرتا ہے جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ قرآن مقدس کے فیض کا چشمہ رہتی دنیا تک جاری رہے گا۔ اس لئے ایسے افراد جو کسی لاعلاج بیماری کا شکار ہوں اور علاج کراتے کراتے تنگ آ گئے ہوں وہ لوگ بالخصوص اور دوسرے رکے ہوئے کاموں کو پورا کرنے کے لئے بالعموم ہر ایک اس وردِ پاک سے فائدہ اٹھا سکتا ہے نماز پنجگانہ کی پابندی کے ساتھ بعد نماز عصر قبلہ رُو ہو کر ۲۱ بار پہلے درود شریف پڑھے اور ۲۱۰۰ دفعہ "یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ" کا ورد کریں اور پھر ۲۱ بار درود شریف پڑھ کر حضور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے وسیلے سے باری تعالیٰ سے دعا مانگیں مگر گڑگڑا کر۔ انشاء اللہ تعالےٰ بےحد تاثیر ظاہر ہوگی۔ اگر اس کا نقش مربع آتشی پُر کر کے پاس رکھیں تو بھی یہی تاثیر ظاہر ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ)

تاریخ پیدائش کا عدد

زندگی کی رونقیں انفاس کے سائے میں پنپتی ہیں لیکن سانس کی ڈوری اس قدر نازک ہے جو محض محدود وزن اٹھانے کے قابل ہے اگر خواہشات کے ان گنت صحیفے اس ڈوری کے ساتھ پے در پے لٹکاتے چلے جائیں تو انجام کار سانس کی یہ نازک ڈوری غیر محسوس طریقے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ اور زندگی خواہشات کا پلندہ ہے۔ اور یہ زیست تمناؤں کی دلدل ہے جس میں ہر متحرک چیز دھیرے دھیرے غرق ہو جاتی ہے علم الاعداد کے ابواب میں ان تمام باتوں کا ذکر ملتا ہے جن کی وجہ سے زندگی نعمت خداوندی کے بجائے عذاب جان بن جاتی ہے اور یہ سب کچھ اعداد کے منفی اور مثبت رجحانات کی وجہ سے ہوتا ہے کوئی بھی شخص تمناؤں کے سراب کے حصار سے باہر نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ زیست کے تقاضے انسانوں کو ایسے حالات سے دوچار کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آدمی اپنی ذات سے بھی نبرد آزما ہو جاتا ہے۔ اور تسکین کے لئے غیر ضروری اقدام کرنے پر تل جاتا ہے جبکہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ انسان کو مال اور اولاد کی طلب و ذمہ داری کا احساس اسلئے عطا کیا گیا ہے تاکہ وہ آزمائش خداوندی کے مرحلے سے گزر سکے

سب کو علم ہے کہ ایسا انسان زندگی میں زیادہ خوش اور پرسکون رہتا ہے جو محدود خواہشات کے زیر اثر ہوتا ہے۔ لامحدود خواہشات انسان کو مخلش زدہ ماحول کے طلسم کا اسیر بنا دیتی ہیں جہاں وہ ذہنی انسانی قدروں کو پامال کرنا، اپنی تخلیق کا مقصد سمجھتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے مگر اعداد کی منفی خصوصیات کی وجہ سے ایسے انسان کو برے اعمال میں کوئی خفت محسوس نہیں ہوتی۔ اس طرح منفی اثرات کے زیر اثر رہ کر عمل کرنے والے افراد تعزیرِ وقت سے نہیں بچ سکتے۔ ان معروضات سے آپ کو یہ علم ہو گیا ہو گا کہ ہر عدد مثبت اور منفی اثرات کا حامل ہوتا ہے۔ اور یہ منفی اثرات اس وقت زیادہ مؤثر ہو جاتے ہیں جب کسی فرد کے نام کے عدد سے اس کی تاریخ پیدائش کا عدد متصادم ہو۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ زندگی میں نشیب و فراز انہی اعداد کے منفی و مثبت اعداد کی خاصیت کی وجہ سے درپیش ہوتے ہیں یعنی بحرِ حیات میں مدّ و جزر یا جوار بھاٹا اعداد کے اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اعداد کسی کی شخصیت کا آئینہ ہوتے ہیں جس سے ہر آدمی کے متعلق ہر وہ ضروری معلومات مل سکتی ہیں۔ جو اسے زندگی کے راستوں پر پیش آ سکتی ہیں۔

اعداد کا حصار لامحدود ہے اس لئے اعداد کی گرفت سے کوئی چیز آزاد نہیں ہے۔ اعداد کے ارتعاشات زندگی کے ہر پہلو اور انفاس کی آمد و شد کو ہر سمت سے متاثر کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انسان غیر محسوس طریقے سے حالات کے دامن میں پھیلتا اور سمٹتا رہتا ہے۔ اعداد کے ہر زاویے سے زیست کا ہر لمحہ پیوستہ ہے

اور یہ حقیقت ایسی ہے کہ جس سے کوئی بھی ذی شعور فرد انکار نہیں کر سکتا اکثر احباب اس علم کو یا روحانی علوم کو فروغ دینے کے لئے کوشش کرنے والے افراد کو مطعون کرتے ہیں۔ اور ان پر روزی کمانے کے دھندے کا الزام لگاتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات قطعی درست ہے کہ ہر بشر ذریعہ روزگار کسی نہ کسی پیشے کو بناتا ہے اور آج کل اس علم کے علاوہ روحانی علوم پر جتنا لٹریچر چاہئے وہ بدیشی ہو یا ملکی۔ ذریعہ روزگار بنا کر شائع کیا جاتا ہے۔ بہرحال علم کی کسی طرح سے بھی ترویج و اشاعت ذریعہ روزگار کے ساتھ ساتھ جہاد فی القلم تسلیم کی جاتی ہے۔ آج آپکی خدمت میں تاریخ پیدائش کے عدد کے متعلق حقائق پیش خدمت ہیں یعنی کسی فرد پر جہاں اس کے نام کے ساتھ ساتھ خود اختیار کردہ نام یا القاب کے اثرات ہوتے ہیں۔ وہاں سب سے اہم اور غیر متزلزل عدد تاریخ پیدائش کا عدد ہوتا ہے۔ یہ عدد کبھی تبدیل نہیں ہو سکتا یہی عدد قسمت کا عدد ہے یہی عدد ساری زندگی انسان کو اپنے مدار کے گرد گھماتا رہتا ہے یہی عدد کسی شخص کے طبعی رجحان یعنی میلان طبع کے ساتھ ساتھ اسے لاحق ہونے والی بیماریاں۔ اور ان سے نجات کے لئے علاج کے لئے رہنمائی کرتا ہے۔ مثلاً کسی شخص کے نام کا عدد دو ۲ ہے تو یہ عدد ۲۲ رجون سے ۲۳ رجولائی تک کے دور سے تعلق رکھتا ہے اور یہ منفی اثرات کا حامل تسلیم کیا جاتا ہے یہ پیر کا عدد ہے اور اس کا ستارہ قمر ہے یا جو افراد کسی ماہ کی ۲-۱۱-۲۰-۲۹-تاریخ کو پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا عدد بھی ۲ ہے اور ایسے افراد معدہ

کی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ بہر حال علم الاعداد ایک ایسا
سلسلہ خود شناسی ہے جو انسان کے اندر جذبہ خود احتسابی
پیدا کرتا ہے تاریخ پیدائش کے عدد کے اثر سے انسان کسی طور
پر بھی دامن نہیں چھڑا سکتا تاریخ پیدائش کے عدد سے اگر نام کا عدد
ہم آہنگ ہو تو ایسا انسان بہ نسبت دوسروں کے بہتر زندگی گزارتا
ہے۔ بہر حال اعداد کے منفی اثرات سے اگر پریشان ہوں تو قرآن پاک
کے فیض سے آپ ان اثرات کو باطل بھی کر سکتے ہیں۔ یہ عمل ہر فرد و
بشر کے لئے ہے۔ لیکن خواتین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس
آیت پاک کا نقش بادی بنا کر پاس رکھیں کیونکہ ورد میں
رکاوٹ کی وجہ سے جو منفی اثرات پیدا ہوتے ہیں وہ اس لئے محفوظ
رہیں گی۔ انشاء اللہ بعد نماز فجر یا بعد نماز عشاء شمال کی طرف رخ کر کے ۱۱۰۰ ر
سو بار "وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ" کا ورد کریں۔ اور اول و آخر ۱۱-۱۱ بار
درود شریف پڑھیں کسی ایک مقصد کے لئے پڑھیں مگر کم از کم ۲۹ ر
دن اور زیادہ سے زیادہ ۶۵ ر دن میں حاملِ وِرد اپنے مقصد میں
کامیابی سے ہمکنار ہو جائیں گے انشاء اللہ۔ یہ ورد روزگار کی ترقی، ذیابیطس
اور اختلاج قلب سے نجات اور جن کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو،
کے لئے کلید کامرانی ہے یہ بھی یاد رکھیں بعض اوقات اوراد و وظائف
کا نتیجہ آہستہ آہستہ سامنے آتا ہے۔ اس لئے دل برداشتہ ہونے کے
بجائے یقین کامل کے ساتھ ورد جاری رکھیں مگر نماز پنجگانہ کی پابندی
اور شرعی حدود کی پابندی ضروری شرط ہے۔ بصورت دیگر نتیجہ سوالیہ
نشان کے علاوہ کچھ برآمد نہیں ہوگا۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

عدد نمبر ۹ کا کردار

ایوانِ علم الاعداد کے ۹ ر دریچوں میں سے نواں آخری دریچہ ہے۔
جب اعداد کی بلندیوں کو چھونے والے یہاں پہنچتے ہیں تو رفعتِ فکر و نظر
کے تمام دریچے اُس پر وا ہو جاتے ہیں۔ علم الاعداد کے متعلق قدیم زمانے کے علوم
میں گرانمایہ معلومات کا مواد موجود ہے جو مختلف زبانوں میں ہے۔ ان
میں سے اکثر زبانوں کا ترجمہ انگریزی میں کیا گیا ہے جہاں سے اردو
ادب کے دامن میں اس کے نادر الجمال شہ پارے سمٹ آئے ہیں۔ لیکن
ان دنیاوی علوم کے علاوہ ہماری مذہبی اور مقدس کتاب جو سید المرسلین
آقائے نامدار حضرت محمد الرسول صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے ہم
تک پہنچی ہے جس کے انوارِ رحمت اور فیوض و برکات کا چشمہ قیامت
تک جاری و ساری رہے گا۔ اس عظیم المرتبت کتاب کے ذریعے
بنی نوع انسان کو ایسے علوم سے استفادہ کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے
جو احساسات کے احاطے میں تو آتے تھے لیکن ان کی عملی وضاحت ممکن

نہ تھی مگر قرآنی حکم نے ان محیر العقول علوم سے پردہ اٹھا کر موجودہ دور کے انسان کے قلب و نظر اور ادراک کو لامحدود وسعت عطا کر دی ہے جبکہ علم الاعداد کی وضاحت کلام پاک نے بھی فرمائی ہے۔

علم الاعداد میں بنیادی طور پر ایک سے لیکر ۹ تک کے اعداد کا سلسلہ موجود ہے اور دیگر تمام اعداد ان مفرد اعداد کے باہم امتزاج سے وجود میں آتے ہیں۔ "۹" کا عدد ان اعداد میں انتہائی مکمل اور جامع ہے اگر آپ کسی عدد کو ۹ سے ضرب کریں تو حاصل ضرب ۹ حاصل ہوگا۔ اس مکمل عدد کی مدد سے دنیا و ما فیہا کی ہر چیز سے "ربِّ لم یزل" کا اسم ذات "اللہ" کے ۶۶ عدد برآمد ہوتے ہیں۔ اسی طرح آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک محمدؐ کے "۹۲" بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ان تمام معروضات کا مقصد صرف اتنا ہے کہ "۹" کا عدد مکمل اور منفرد عدد ہے اور اس عدد کے حامل افراد یعنی جن کے نام کا عدد "۹" ہے ان میں ذیل کی خصوصیات کا پایا جانا یقینی ہے۔ اس عدد کے لوگ سرگرم عمل، جنگجو، جرأت فسادات کی جڑ رکھنے والے اور قوت اظہار کے ساتھ ساتھ من موجی ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی گفتگو سے جذباتیت کا پتہ چلتا ہے یہ لوگ عملی زندگی میں اپنے عمل سے جذباتیت کی وجہ سے حماقتوں کا ارتکاب کرتے رہیں۔ یہ عدد جھگڑے فسادات جنگ و جدال، آگ اور دھماکوں کا عدد کہلاتا ہے اور یہ مریخ کے ستارے سے منسوب ہے اس عدد کے افراد باصلاحیت ہوتے ہیں اس لئے جنگ و جدال سے متعلق ان کی تدابیر انتہائی کارگر ہوتی ہیں بالفاظ دیگر یہ افراد ایسے کاموں کو نہایت خوبی سے انجام دینے میں ماہر و یکتا ہوتے ہیں

جو زندگی میں مہم جویانہ یا مبارزت کی خصوصیت بہت رکھتے ہوں۔ یعنی جنگ سے متعلق اہم امور کے علاوہ زندگی کے مشکل کاموں کو سرانجام دینے میں بھی ماہر ہوتے ہیں۔ یہ افراد مضبوط قوت ارادی کے مالک ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے سامنے رکاوٹوں کے پہاڑ کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ان افراد کا طرز عمل حاکمانہ ہوتا ہے اور یہ اس بات پر قائم رہتے ہیں کہ ہم دوسروں پر حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ لوگ شہرت و دبدبے کے بیحد بھوکے ہوتے ہیں چنانچہ اس جذبہ کے منفی اثرات کی وجہ سے اکثر یہ لوگ ناکامیوں کا شکار بھی رہتے ہیں۔ یہ لوگ مذہبی عقائد میں کٹر ہوتے ہیں۔ ان کے دوست نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ دوست بنانے کی شدت سے خواہش رکھتے ہیں انہیں کی ناکامی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ کوئی دوسرا شخص ان کی حاکمانہ فطرت کو بصد مشکل تسلیم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے ان کے دوست کم ہوتے ہیں۔ ان کا ہر فیصلہ عاقلانہ ہوتا ہے۔ مگر شدت پسندی کی وجہ سے اکثر محرومیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے افراد کے لئے میرا مشورہ ہے کہ وہ اگر ناکامیوں کا شکار ہیں تو فیض قرآن سے اپنی ناکامیوں کو کامیابی میں بدل لیں تو انہیں زندگی کے اضطراب مسلسل سے انہیں نجات مل سکتی ہے۔ ایسے افراد کو چاہیئے کہ وہ چاندی کی انگوٹھی پر نو خانے والے نقش میں "۱۴۰" کا عدد اپنے نام پہلے حرف کی طبع کے مطابق مثلث میں پُر کریں۔ یہ اعداد "اللہ، وَدُودُ، وَہَابُ اور ہادی" کے ہیں جس کی وجہ سے رزق میں بے پناہ برکت عزت و دولت و شہرت میں اضافہ، مذہب پر عمل کرنے کا جذبہ کے علاوہ

رعب و دبدبہ قائم رکھنے میں ان کے لئے بیحد کارآمد ہے۔ یعنی محرومیاں کسی قسم کی کیوں نہ ہوں یا وہ چاہے کسی قسم کی بیماری ہو مثلاً شکر کی بیماری سے نجات بانخورے اور گنجے پن کی ندامت سے چھٹکارا۔ دل کے متعلق امراض، بانجھ پن سے نجات اور رشتوں کے حصول میں کامیابی کے ساتھ ساتھ اُخروی دنیا کو سنوارنے کا باعث ہے۔ اس انگوٹھی کو آپ خود تیار کر سکتے ہیں۔ اور ۴۵۰ دفعہ ہر نماز کے ساتھ اس انگوٹھی کو سامنے رکھ کر حَسبُنَا اللّٰہُ وَنِعمَ الوَکِیل ؕ کا ورد کر لیا کریں۔ وہ ۹ "نمبر والے افراد کے علاوہ دوسرے نمبر والے بھی اس انگوٹھی سے کماحقہٗ فیض اٹھا سکتے ہیں۔ آزمائش کے لئے ہرگز نہ بنائیں بلکہ مالک حقیقی پر ایمان کامل اور آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اس سے فائدے کی توقع رکھنے والے افراد کے لئے یہ نادر اور بے مثل تحفہ ہے میری دعا ہے کہ خدا آپ کو اس عمل خیر سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عدد نمبر "۸" کا کردار

قرآن حکیم میں ارشاد رب دو جہاں ہے کہ "ہم نے انسان کو خوبصورت وضع قطع میں پیدا کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تقویم حیات میں زندگی سے آراستہ و پیراستہ جسم متوازن اور حسین خطوط سے مزیّن ہے اسی طرح عقل و فکر کی دولت خدائے لم یزل کی عطائے بیکراں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہی عقل شعور و لاشعور کی وسعتیں سمیٹے ہوئے ہے یعنی انسانی دماغ بجائے خود ایک نادر الوجود عطیہ ہے لیکن عقل کی وسعتوں میں اگر تعمیری افکار موجزن ہوں تو وہ انسان فی الواقع بندۂ خدا سمجھا جاتا ہے وہ خودی کا پیامبر ہوتا ہے وہ تقویٰ کا پیکر ہوتا ہے وہ حلم و فروتنی کا نمونہ ہوتا ہے۔ اور یہ سب کچھ علم اور فکر و نظر کی رفعت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وسعتِ فکر علوم باطنی کی طرف مشتاقانِ علم کی رہنمائی کرتا ہے سب سے حتمی اور شک و شبہ سے بالاتر علم "علم القرآن" ہے اور قرآن فہمی کا شرف محبت رسول اکرمؐ کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے اور جو شخص خدا شناسی کا داعی ہے۔ اگر وہ محبتِ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا عکس ہے۔ تو بلاشبہ اس کا یہ دعویٰ حق بجانب ہے۔ اور جسے محبتِ رسولؐ کا طوق عطا ہوا ہو۔ وہ صاحبِ علم باطنی اور مرد حق ہوتا ہے۔ اسی طرح علم کے ابواب میں علم الاعداد اپنا ایک مقام رکھتا ہے وسعتِ فکر و نظر

نے اس علم الاعداد کے صحیفوں (کتابوں) کو سمجھنے کا ادراک عطا کیا جن افراد پر اس علم کی وسعت کھلی تو اس نے خالقِ حقیقی کی حقانیت کے آگے سر جھکا دیا اور یہ فہم و فراست عطیۂ خداوندی ہے اس لئے جریدۂ علم الاعداد پڑھتے پڑھتے جب مفرد اعداد میں قاری " ٨ " کے عدد پر پہنچتا ہے تو اس پر اس عدد کے حامل افراد کے کردار کا بھید کھل جاتا ہے یہ عدد " زحل " سیارے سے منسوب ہے جسے قدیم مفکرین نے زوال و انتشار، محرومی و موت سے منسوب کیا ہے یہ عدد تکمیل کا عدد ہے جو برابر برابر تقسیم ہو جاتا ہے اس لئے قدیم اصطلاح میں اسے دوران، فاصلہ، زمانہ قدیم کا آئینہ دار تصور کیا جاتا ہے۔ تاریخ اولیٰ میں یہ عدد بہت سی پُراسرار باتوں کا آئینہ تصور کیا گیا ہے یونانیوں کے نزدیک یہ عدد عدل و انصاف کا عدد مانا جاتا ہے۔ یہودی پیدائش سے آٹھویں دن ختنہ کی رسم ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح نذرانے کی تقریب یا کسی تہوار کے موقع پر آٹھ شمعیں روشن کرتے ہیں جو آٹھ دن روشن رہتی ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد حضرت نوح علیہ السلام آٹھویں پیغمبر تھے اس کے علاوہ ایسے افراد جن کے نام کے اعداد " ٨ " بنتے ہیں ان کے کردار میں یہ باتیں قابلِ توجہ ہوتی ہیں یعنی ان میں ذیل کی باتوں کا حقیقی عکس پایا جاتا ہے مثلاً یہ کہ یہ لوگ اگرچہ مخلص و غمخوار ہوتے ہیں مگر ان کا یہ جذباتی عمل ہوتا ہے۔ جبکہ دوسروں کی نظر میں یہ لوگ قابلِ احترام ہوتے ہیں۔ مگر ان کی آخری عمر یعنی بڑھاپے کا زمانہ اپنے رشتہ داروں سے دکھ اٹھاتے ہوئے گذرتا ہے۔ یہ دکھ دراصل اسی شخص کے لئے وہ افراد پیدا کرتے ہیں جو اُس کے قریب ہوتے

ں اور یہی لوگ دولت کی ہوس میں انسانی اقدار کو پامال کرتے ہیں اس کے باوجود یہ لوگ نشانۂ ستم بنتے کے باوجود ہمیشہ مسکراتے اور زندگی کے کشیدہ حالات سے آنکھیں ملا کر مقابلہ کرتے ہوئے زندگی کا آخری دور گذار دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ دور اندیش اور حلیم الطبع ہوتے ہیں اس لئے ان صبر آزما حالات کو اپنے دامن استقلال میں سمیٹ کر راہِ حیات پر بڑھتے چلے جاتے ہیں یہ لوگ آسائشوں کے دلدادہ نہیں ہوتے۔ تمام انسانیت کے دکھوں کو اپنا دکھ سمجھتے ہیں اگر انہیں چند ایک آسائشیں میسّر آجائیں تو وہ بھی دوسروں کے لئے تج دینے میں عار محسوس نہیں کرتے، مجموعی طور پر یہ لوگ صبر آزما حالات سے گذرنے کی وجہ سے اکثر و بیشتر مایوسیوں کے مہیب اندھیروں میں گھرے رہتے ہیں۔

اگر مندرجہ بالا حقائق کا عکس کسی ایسے شخص میں جس کے نام کا عدد ٨ بنتا ہے نظر آئے تو پھر اس کے ساتھ کسی ایسے عدد کی نسبت ہو گی جو ان باتوں کو رد کرنے کا باعث ہے اس کے علاوہ فیضِ قرآن سے پہاڑ جنبش کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ سورۃ یٰسین شریف کو قرآن شریف کا دل مانا جاتا ہے اگر اسے مبین در مبین اس طرح تلاوت کیا جائے کہ ہر مبین پر لفظ مبین کا ٢٦ دفعہ تکرار کریں، اور " ٨ " دفعہ سورۃ فلق پڑھ لیں اسی طرح " ٨ " دفعہ سورۃ یٰسین شریف کا ورد کر لیں اور یہ ورد ٢٦ دن جاری رکھیں شروع میں ١١ دفعہ درود شریف پڑھ لیں اور ٨ بار سورۃ یٰسین شریف پڑھنے کے بعد ١١ دفعہ پھر درود شریف پڑھ لیا کریں۔ یہ ورد

چاند کے شروع کے پہلے ۱۱ دن میں کسی آٹھویں دن سے شروع کریں لیکن یہ دن ہفتہ یا منگل کا دن نہ ہو نمازِ پنجگانہ کی شدت سے پابندی رزقِ حلال صدق مقال پر عمل کرتے ہوئے نہایت پابندیٔ وقت کے ساتھ شروع عمل کریں۔ ایسے افراد جن کا کاروبار نہ چلتا ہو۔ یا جن کی آمدنی میں برکت نہ ہو یا ایسی بیماری جس کا علاج کرتے کرتے تنگ آ گئے ہوں یا جن کے ہاں اولاد نرینہ نہ ہوتی ہو یا بانجھ پن کا عارضہ لاحق ہو۔ دل کا عارضہ یا مرگی، شکر کی بیماری یا بلڈ پریشر کی وجہ سے جسم و جان کے رشتے کشیدہ ہوں تو ان سے مکمل شفا کے لئے یہ عمل سیفِ ضارب کا حکم رکھتا ہے۔ لیکن اس عمل کو صرف ایک مقصد کے لئے کیا جائے کئی مقاصد کے لئے بیک وقت ہرگز ہرگز نہ کریں۔ اور عمل کرنے سے پہلے اجازت لے لیں۔ بصورت دیگر فائدہ نہیں ہوگا۔ البتہ تلاوت کا ثواب ضرور ملے گا۔

(وما علینا الا البلاغ المبین)

عدد نمبر ۷ کا کردار

اعداد کی سیڑھی "۹" تک محدود ہے لیکن ان سیڑھیوں کا رخ زندگی کے لاتعداد ایوانوں کی طرف ہے۔ تحقیقات کے جدید بیّن ثبوت تسلیم کر لئے جاتے ہیں تو ان کے ذریعے علم کی افادیت کے سامنے انسان کو سر جھکانا پڑتا ہے۔ انسان فانی ہے۔ ہر چیز کو فنا ہونا ہے۔ انسانوں کی آمد و رفت کا لامتناہی سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ مگر علم کا چراغ زندگی کے ایوانوں میں ہمیشہ فروزاں رہے گا۔ میرا ایمان ہے کہ قرآن حکیم تمام علوم کا سرچشمہ ہے مگر اس مقدس کتاب سے پھوٹنے والے علوم کے چشموں سے استفادہ نہیں کیا گیا ہے۔ حالانکہ بار بار حکم دیا گیا ہے کہ غور و فکر کرو، اور نگاہِ تعمق سے تخلیق کائنات کے رازوں کو سمجھنے کی کوشش کرو اور اپنے خالق حقیقی کی عظمتِ صناعی کا اعتراف کرو۔ بہرحال موجودہ دور علم و فکر کی وسعتوں کا نقطۂ آغاز تصور کیا جا سکتا ہے منجمین جانتے ہیں کہ دور "دلو" روحانی اور پراسرار علوم کی جانب توجہ کو مبذول کرنے کی تحریکات کو جنم دیتا ہے اور ہم دور "دلو" سے گزر رہے ہیں اس لئے اس دور میں ایسے تمام علوم جو طاق نسیان کے حوالے ہو چکے تھے از سرِ نو مرکز توجہ بن جائیں گے اور آپ کو یہ بھی علم ہوگا کہ آج کا ہر انسان کسی نہ کسی پراسرار علم کی جانب کلی طور پر نہ سہی تو جزوی طور پر ضرور مائل ہے۔ علم الاعداد کے ذریعے

سے زندگی کے تمام امور کو بخوبی جانا جاسکتا ہے اور ایک دوسرے کے کردار کا جائزہ لیا جا سکتا ہے اور کسی فرد کے نام کے اعداد پیدائش کے اعداد سے متصادم ہونے کی وجہ سے جو پریشانیاں پیش آسکتی ہیں۔ ان کو دور کرنے کا بندوبست کیا جاسکتا ہے کیونکہ انسان کو زندگی گذارنے کے لئے جزوی طور پر ایسے اختیارات دیئے گئے ہیں تو تقاضائے حیات کے عین مطابق ہیں۔ یہ علم نہ تو علم غیب تسلیم کیا جاسکتا ہے نہ ہی اس علم کے ذریعے کوئی ایسا دعویٰ جو وحدہٗ لاشریک کی یکتائی کی نفی کا سبق دیتا ہو بلکہ اس علم کی وسعت سے فطرت کے رازوں پر سے پردہ اٹھایا جاسکتا ہے آج اس سلسلے میں نمبر "۷" کے کردار کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے جس شخص کے نام کا عدد "۷" بنتا ہو۔ اس میں ذیل کی خوبیاں اور خامیاں موجود ہوں گی لیکن اگر اس میں ذیل کی وضاحت کے مطابق تفصیل نہ ہو تو آپ تسلیم کرلیں کہ ایسے شخص پر کسی دوسرے عدد کا اثر ہے اور یہ دوسرا عدد یقیناً اس کی تاریخ پیدائش کا عدد ہو سکتا ہے۔ یہ عدد قمر سے تعلق رکھتا ہے جو مثبت ہے یہ عدد سات سروں سے منسوب ہے اس عدد سے تعلق رکھنے والے افراد صوفیانہ خصائل اور روحانی علوم کے قائل اور ان پر عامل ہوتے ہیں اس کے علاوہ یہ لوگ کھری کھری باتوں اور اپنی آزادی پسندی کی وجہ سے دوسروں کی نگاہوں میں کھٹکتے ہیں۔ یہ لوگ نکتہ رس، اور تجسس سے بھرپور فطرت رکھتے ہیں۔ ہر وقت مصروفِ عمل رہنا ان کی فطرت ہوتی ہے۔ اپنے خیالات کو واضح طور پر بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ اپنے نظریات پر شدت سے قائم رہتے ہیں۔ سفر کرنا۔ سیر و تفریح ان کا مشغلہ ہوتا ہے اور فطرت کے نظاروں سے کماحقہٗ استفادہ کرنے کی خوبی رکھتے ہیں۔ خود مختاری ان کی انا کا

مسئلہ ہوتا ہے اس لئے اکثر و بیشتر رسم و رواج سے ٹکرا جاتے ہیں، گہری سوچ اور تحقیق کے ساتھ ساتھ وہ حیرتناک تخلیق کے ماہر ہوتے ہیں یہ لوگ اپنی قوت ارادی پر نازاں ہوتے ہیں۔ اپنی بات کے دھنی ہونے کی وجہ سے دوسروں کی بات کو رد کر دینے سے قطعی نہیں چوکتے، بالفاظ دیگر ان میں بعض اوقات روایات سے بغاوت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے یہ عدد فلسفیانہ سوچ کا عدد ہے یہ لوگ پابندی کے قائل نہیں ہوتے۔ جلد بازی اور رجائیت پسندی کی وجہ سے اکثر و بیشتر گوناگوں مسائل کا شکار رہتے ہیں۔

اگر یہ باتیں "۷" نمبر کے نام والے افراد میں نہ پائی جائیں تو تسلیم کرلیں کہ ان کی تاریخ پیدائش کے عدد کی خصوصیت ان میں پائی جاسکے گی۔ ان باتوں کے بعد جو لوگ اس عدد سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ اگر طرح طرح کے مسائل کا شکار ہوں مثلاً روزگار کا مسئلہ یا شادی یا کاروبار کا مسئلہ یا روحانی صلاحیتوں کو ترقی دینے کا مسئلہ مثلاً ٹیلی پیتھی، تسخیر رزق، تسخیر ذات یا اپنی منفی عادتوں سے نجات حاصل کرنے کا مسئلہ ہے تو قرآن مقدس کی سورۃ یٰسین شریف کی آیت پاک نمبر "۵۸" کو ہر نماز کے بعد "۸۱۷" دفعہ لیکن عشاء کی نماز کے "۸۱۷۰" دفعہ اوّل آخر درود شریف ۷۔ ۷ بار کے پڑھا کریں "۷" دن میں تبدیلی کے آثار پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے اور انشاءاللہ ۷ دن میں وہ شخص اپنے مقصد میں یقیناً کامیاب ہو جائیگا وہ لوگ جو اتنا طویل ورد نہ کرسکتے ہوں تو وہ اس آیت پاک کو لوح قمری پر "شرف قمر" میں آثار کر پاس رکھیں جسکی برکت سے اختلاج قلب، ذیابیطس سے نجات، مرگی سے شفاء اور بے اولادوں کے ہاں اولاد کی نعمت میسر کرنے کا باعث ہوگی۔ اور یہ نتائج اوپر والے امور سے علاوہ ہوں گے (وما توفیقی الا باللہ)

عدد نمبر ۶ کا کردار

"علم الاعداد" کی تشریح کے لئے صرف اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ کائنات کا ہر ذرہ اعداد کے حصار میں ہے۔ عام حالات میں جہاں چہار اطراف کا ذکر آتا ہے وہاں شش جہات کا ذکر بھی آتا ہے یعنی مشرق، مغرب، شمال جنوب، یہ تو چار اطراف ہوئیں لیکن جب زمین اور آسمان کو ان کے ساتھ شامل کر لیا جائے تو یہ چھ سمتیں تسلیم کی جاتی ہیں، ۶ کا عدد زہرہ سے تعلق رکھتا ہے پرانی کہانیوں میں زہرہ ستارے کے متعلق طرح طرح کے خود ساختہ تذکرے موجود ہیں، زہرہ عیش و عشرت، جذباتِ محبت و التفات، سیر و تفریح، حسنِ فطرت سے لطف اندوزی اور تنوع پسندی کا استعارہ تسلیم کیا جاتا ہے اعداد کی سیڑھی کو طے کر کے جب ہم نمبر ۶ پر پہنچتے ہیں تو ہمیں مندرجہ بالا باتوں کا عکس وہاں جھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔ ایسے افراد جن کے نام کا مفرد عدد " ۶ " بنتا ہے۔ وہ لوگ ملنسار، خوش خلق، دوسروں کے کام آنے والے افراد ہوتے ہیں۔ عیش و نشاط ان کی زندگی کا جزو لاینفک ہوتا ہے یہ لوگ سیر و تفریح کے دلدادہ ہوتے ہیں، موسیقی اور ادبی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصے لیتے ہیں۔ یہ لوگ دوسروں کے کام آنے میں فخر اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اس عدد کے افراد چاہے وہ مرد ہوں یا عورت اپنے رہن سہن کے طور طریقوں میں انتہائی منفرد ہوتے ہیں والدین سے

وفاداری و محبت ان افراد کی فطرت کا خاصہ ہوتا ہے۔ دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ کر ان کے لئے اپنی جان جوکھوں میں ڈال دینا ان کے لئے عام سی بات ہوتی ہے۔ یہ لوگ اولاد کو بڑی شفقت سے پروان چڑھاتے ہیں۔ بچوں سے محبت سے پیش آنا ان کی فطرت ثانیہ ہوتی ہے۔ وہ افراد جو اپنے حلقے میں مقبول ہوتے ہیں، اس عدد سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ اگر جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سفارتی کاموں میں سرگرم یہی لوگ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ انتہائی خوش اطوار ہونے کی وجہ سے دوسروں میں جلد مقبول ہو جاتے ہیں۔ قدیم علوم کی رو سے یہ عدد "مادے اور روح" کے اندرونی عمل یعنی روح کی فطرت و عمل، نفسیات، شعور و لاشعور کا نظریہ، تحلیل نفسی، ٹیلی پیتھی، کیمیا گری سے تعلق رکھتا ہے بالفاظ دیگر یہ عدد کائنات کی تخلیق کا عدد مانا جاتا ہے یعنی زندگی کے ایسے امور جن سے کائناتِ حیات میں رنگ نکھرتا ہے وہ اسی عدد کی فطرت سے منسوب ہیں ان میں باہم میل جول، اتحاد و یگانگت، ربط باہم امن و سکون، تسکینِ ذات و حصول مسرت مادی لذات، ازدواجی تعلقات کے ساتھ ساتھ زندگی کے خفیہ امور اس سے متعلق ہیں علاوہ ازیں اگر ان افراد کی تربیت اچھے طریقے سے نہ ہوئی ہو تو ایسے لوگ کئی کمزوریوں کا نمونہ بن جاتے ہیں یعنی گھبراہٹ اور ذہنی انتشار کے اثرات ان پر ہر وقت غالب رہتے ہیں۔ ایسے والدین کے لئے یہ تفصیل ایک سبق ہے کہ ان کو اپنے بچوں کو جن کا عددِ تاریخِ پیدائش "۶" بنتا ہے تربیت کس طرح کرنی چاہیئے۔

نام اور تاریخ پیدائش کے عدد میں اگر ہم آہنگی نہ ہو تو ایسے افراد

دوغلے پن کا مظہر ہوتے ہیں۔ یعنی ان میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی۔ ویسے تو ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خامی ہوتی ہے لیکن اگر انہیں دور کرنے کے لئے کوشش کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کی خامیاں دور نہ ہوسکیں۔ کیونکہ یہ سب کچھ ہمارے بس کی بات ہے اور وہ افراد جن کے نام کا عدد "۶" ہے اور تاریخ پیدائش کا عدد چھ اور یا تاریخ پیدائش کا عدد "۶" ہے مگر نام کا اعداد چھ اور ہے تو پہلے انہیں اس بات کا جائزہ لینا چاہیئے کہ آیا یہ اعداد ہم آہنگ ہیں یا متصادم۔ اگر ایسا ہے تو انہیں کلام مقدس کے فیض سے فائدہ اٹھانا چاہیئے "۶" کے افراد ایسی بیماریوں اور ایسی مجبوریوں کا شکار رہتے ہیں جن کا علاج اگرچہ آسان ہوتا ہے لیکن وہ اپنی فطرت کی وجہ سے دوسروں کو بتا نہیں سکتے یا وہ افراد جو کاروبار میں بار بار نقصان اٹھا رہے ہیں یا وہ افراد جو بالخورے، بواسیر، پتھری یا مرگی یا دماغی عارضے یا دل کی تکلیف میں مبتلا ہوں تو انہیں نماز پنجگانہ کی پابندی کے ساتھ ساتھ ہر نماز کے بعد معہ اوّل و آخر ۳۳، ۳۳ بار درود شریف کے سورۃ پاک وَالْعَصْرِ کو ۵۱ بار ورد کرنا چاہیئے لیکن اگر مسئلہ اہم اور گھمبیر ہو تو اس سورۃ پاک کو ہر نماز کے بعد ۵۱ بار پڑھنا چاہیئے اس کی کم از کم میعاد ۶۰ دن ہے یعنی انہیں ۶۰ دن کے اندر اندر اپنے مقصد میں کامیابی کی کرن نظر آجائے گی جو لوگ رشتوں کے حصول کے لئے پریشان ہوں ان کے لئے یہ ورد نعمت غیر مترقبہ ہے مگر جو افراد یہ ورد نہیں کر سکتے ہیں اسے لوح قمری پر کندہ کر کے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جس کے فوری اثرات ظاہر ہوں گے ــــــ (وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن)

عدد نمبر ۵ کا کردار

اب تک علم الاعداد کے متعلق جو کچھ پیش کیا گیا ہے اسے بے حد پسند کیا گیا ہے اور لوگوں نے اس علم کی افادیت کو اس کی روشنی میں خود کو پرکھنے کے بعد تسلیم کر لیا ہے۔ اس سے قبل عدد "۴" کے کردار کے متعلق بیان کیا گیا تھا کیونکہ ہر عدد کے لاآعداد حصے یا ابواب ہوتے ہیں اس لئے ترتیب وار اعداد کی ان خصوصیات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں اعداد کے مختصر سے تعارف کے بعد اعداد کے کردار کا اجمالی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے مگر یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس علم کا کوئی حصّہ مذہب یا عقیدے سے متصادم نہیں ہے بلکہ علم جتنا وسیع ہوگا اتنا ہی انسان خدا شناس اور خود احتسابی کا اہل ہوگا۔ اور جو شخص خود احتسابی کی چلچلاتی دھوپ سے گذر گیا وہ شرف انسانیت پر فی الواقع فائز ہو گیا۔ اور عمل صالح کی وجہ سے مقرب خدا بن گیا۔ اسلام جہاں اجتماعی زندگی میں حسن سیرت

پیدا کرتا ہے وہاں انسان کی انفرادی زندگی کے عمل کو بنیاد قرار دیتا ہے
اسی لئے ہمارے ہادی اعظم آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی
حیات مقدس کو عملی نمونہ بنا کر پیش کیا اور علم کی شمع کو روشن رکھنے
اور اسے پھیلانے کے لئے زور دیا لاتعداد احادیث مبارکہ میں علم کی
افادیت اور فروغ کے لئے کوششوں کو پسند فرمایا گیا ہے اور بغیر کسی
تعصب کے ہر علم سے فائدہ اٹھانے اور اسے سیکھنے کے لئے حکم دیا
گیا ہے مسلمان کی زندگی اسلام کے محور کے گرد گھومتی ہے۔ اگر اسلامی
تعلیمات کے ساتھ ساتھ دوسری تعلیمات کا مطالعہ نہ کیا جائے تو تقابلی
جائزے کے لئے وسعتِ نظر پیدا نہیں ہوتی بہرحال اس تمہید کا مقصد
صرف اتنا ہے کہ کوئی علم بجائے خود برا نہیں ہوتا جبکہ علم حاصل کرنے
والے اپنی منفی سوچوں کی وجہ سے اس علم سے ناجائز فائدہ اٹھاتے
ہیں۔ آج "۵" نمبر کے کردار کا جائزہ لیں تو انہیں اس علم کی صداقت
پر یقین آجائے گا۔

نمبر "۵" کے افراد کے کردار میں انتہائی لچک ہوتی ہے یہ مصلحت
وقت کے مطابق پھیل اور سمٹ سکتے ہیں اس کے علاوہ کسی نئے نظریئے
کو تسلیم کرنے میں پرانے تصور و تخیل کو اپنے سامنے رکھتے ہیں یہ لوگ
انتہائی مصروف زندگی گذارنے کے قائل ہوتے ہیں اور اکثر و بیشتر اپنے
مقاصد میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں ان کے طرزِ عمل میں جلد بازی اور
غصہ کا زیادہ دخل ہوتا ہے یعنی یہ لوگ بات بے بات بھڑک اٹھنے والے
ہوتے ہیں زندگی کے آنگن میں ان کے نزدیک آرام و سکون کا سایہ ناقابل
برداشت ہوتا ہے یعنی یہ لوگ آرام کے قائل نہیں ہوتے اور یہ کسی

کام کو کسی پروگرام کے بغیر شروع کر دیتے ہیں ان کے نزدیک قبل از وقت
منصوبہ بندی بے مقصد اور تضیع اوقات کا باعث ہوتی ہے۔ یہ لوگ
اپنے عمل اور جدوجہد کو سب کچھ سمجھتے ہیں یعنی ان کے نزدیک عمل ہی سب
کچھ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب کسی پروگرام کی پابندی کئے بغیر شروع کئے
ہوئے منصوبے میں انہیں ناکامی ہوتی ہے تو غصہ میں آپے سے باہر
ہو جاتے ہیں اور جذباتی اقدام سے بھی نہیں چوکتے چنانچہ یہ بھی دیکھنے
میں آیا ہے کہ ایسے افراد کا ذہن ماؤف ہو جاتا ہے مجموعی طور پر ان کی زندگی پر
جذبات کی چھاپ لگی ہوتی ہے جن افراد کے نام مفرد عدد "۵" بنتا ہے اس
میں مندرجہ بالا خصوصیات پائی جائیں گی۔ اور اگر اس کی تاریخ پیدائش کا
عدد "۵" کے عدد سے متصادم ہوگا تو ایسے شخص کے کردار میں تضادات
کا عنصر زیادہ پایا جائے گا۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر ان خامیوں کو
دور کرنے کے لئے قرآن حکیم کے فیض عظیم سے اگر فائدہ اٹھا لیا جائے تو
زندگی بھر کے لئے اس تضاد عملی کے نتائج سے نجات مل جاتی ہے ایسے
افراد کو چاہیئے کہ شرف عطارد میں کامرانی کے لئے کلام مقدس کی مخصوص
آیات سے رزق و وقار و عظمت کے لئے نقش چاندی کی انگوٹھی پر کندہ
کر کے پہنیں تو وہ فوراً کامیابی سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ گذشتہ اقساط میں
جن اعداد کا ذکر کیا گیا ان سے لاتعداد افراد نے بے حد فائدے اٹھائے
ہیں۔ یہ سب کچھ ربّ دو جہاں کے کرم اور قرآن مقدس کے فیض کا نتیجہ
ہے نمبر "۵" کا تعلق کیونکہ عطارد سے ہے اگر اس نمبر کے افراد نماز پنجگانہ
کی پابندی کے ساتھ ہر نماز کے ساتھ "۵۰" دفعہ سورت اخلاص پڑھ
لیا کریں۔ مگر عشاء کی نماز کے ساتھ "۲۱۲" دفعہ سورت کوثر شریف

بھی پڑھ لیا کریں تو بے حد فائدہ مند ثابت ہو گی۔ ان سورتوں کے پڑھنے کے شروع اور آخر میں ۲۳،۲۳ بار درود تاج پڑھ لیا کریں۔ خصوصاً عشاء کی نماز کے بعد مگر دوسری نمازوں کے ساتھ اس ورد کے لئے کوئی بھی درود شریف پڑھا جا سکتا ہے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ وردِ کلام پاک میں پاک باطن ہونا بے حد ضروری ہے وہ افراد جو اس نمبر کے منفی اثرات کی وجہ سے بے کلی کا شکار ہیں انہیں چاہیئے کہ کمال اعتقاد اور پابندئ وقت کے ساتھ اس عمل کو کریں اور یہ نہ سوچیں کہ مطلب بر آنے پر اس ورد کو ختم کر دیں گے۔ بلکہ یہ ارادہ کر کے شروع کریں کہ زندگی بھر اس ورد پر عمل پیرا رہیں گے تو یقین جانیئے عظیم فوائد سامنے آئیں گے۔ اس کے ورد کی وجہ سے عقبیٰ کی زندگی سنورے گی اور دنیاوی زندگی پر رحمت خداوندی کا سایہ رہے گا۔

(وما توفیقی الا باللہ

عدد نمبر ۴ کا کردار

اعداد کی ترتیب کا سلسلہ جیسے جیسے آگے بڑھتا ہے ویسے ویسے صاحب علم کو ان اعداد کی فطرت و خاصیت کے متعلق پتہ چلتا چلا جاتا ہے کیونکہ علم ایک روشنی ہے اور یہ روشنی زندگی کے اندھیرے راستوں پر انسان کی رہنمائی کرتی ہے مگر علم انسان کو بالغ نظر، نکتہ رس اور اس کو شعور کی پختگی عطا کرتی ہے اعداد کے ترتیب کے لحاظ سے "۴" نمبر شمس کا منفی عدد ہے لیکن اس کا ذیلی سیارہ یورے نس ہے "نمبر ۴" کے لوگ انتہائی محنتی، قابل اعتماد، اور صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے ریڑھ کی ہڈی کے مانند ہوتے ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی انسانی جسم میں اہمیت کے لحاظ سے اعضاء میں سر فہرست ہے اسی طرح یہ لوگ معاشی ترقی میں اہمیت رکھتے ہیں۔ روپے پیسے کی ان کے نزدیک بے حد اہمیت ہوتی ہے یہ لوگ انتہائی ایمانداری اور ذمہ داری سے اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ باریک بین ہونے کی وجہ سے اپنے کام میں ذرّہ بھر کمی نہیں رہنے دیتے مگر فارغ اوقات میں ان کی مصروفیات بے

مقصد ہوتی ہیں جو وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوتیں۔ اگر ان کی
رہنمائی کی جاسکے تو وہ اس بے مقصد وقت کو بھی بامقصد بنا لیتے ہیں جہاں
انہیں روپیہ کمانے کا فن آتا ہے وہاں یہ لوگ بغیر منصوبہ بندی کے
روپیہ خرچ بھی کر دیتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک روپیہ ضروریات
زندگی کے علاوہ انا کی تسکین کا باعث بھی ہے اس طرح اخراجات سے وہ
دوسروں کی نظر میں اپنی اہمیت جتانے کی کوشش کرتے ہیں "۴ نمبر" کے
لوگ خوش قسمت لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں کیونکہ یہ لوگ صنعت
و حرفت سے متعلق کاموں میں بے حد مہارت رکھتے ہیں اور اپنی فرض
شناسی کا ثبوت اس طرح پیش کرتے ہیں کہ متعلقہ ادارہ ان کی وجہ سے
بے حد ترقی کرتا ہے ان کی معمولی سی توجہ کام میں انہیں سرخرو ہونے کا موقع
فراہم کرتی ہے یہ لوگ مصالحانہ فطرت کے مالک ہوتے ہیں اس لئے
اس عدد سے تعلق رکھنے والے افراد پیشہ کے لحاظ سے وکالت یا قانونی امور
میں بے حد کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ جتنی صنعتیں چاہے وہ کسی بھی قسم سے
تعلق رکھتی ہوں ان لوگوں کے بل بوتے پر پروان چڑھتی ہیں کیونکہ یہ لوگ
انقلاب پسند اور مہم جو ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود بردبار اور ہر کام کوشش
سے سرانجام دینے کے عادی ہوتے ہیں انسان اپنے محسوسات کے عمل سے اپنے
لئے جو بھی راہ مقرر کر لیتا ہے اسے بامقصد بنانے میں عمل اور تدبر کے
جس جذبہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس عدد سے تعلق رکھنے والے
افراد میں ہی پائی جاتی ہے اس کے باوجود جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے
کہ اس عدد کے چال چلن یا کردار میں یہ تمام عادتیں اور باتیں ہونی چاہئیں
لیکن نام کے لحاظ سے "۴" عدد ہونے کے باوجود یہ باتیں اس میں

نہیں پائی جاتیں۔ تو بلا کسی حیل و حجت آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس شخص کی
کاروبار میں ترقی کے خواہش مند افراد کے لئے یہ عمل کلید کامرانی ہے تاریخ
پیدائش کا عدد اس کے نام کے عدد یعنی "۴" سے متصادم ہے اس لئے
یہ شخص دوسری طرح کے کردار کا آئینہ دار ہے اور سب کچھ انسان کے لئے
رہنما اصول کے طور پر بیان کئے گئے ہیں علم الاعداد کے ذریعے آپ کسی
بھی فرد کے متعلق اس کے نام کے عدد کی روشنی میں اپنی رائے قائم کر سکتے
ہیں ایسا فرد جس کا عدد بالخصوص "۴" بنتا ہے اس کے لئے اور وہ لوگ
جو مشکلات کے پہاڑ عبور کرتے کرتے تنگ آ چکے ہیں اور بدقسمتی کا سفر
ختم ہونے میں ہی نہ آتا ہو۔ امیدیں مایوسیوں کا لبادہ اوڑھ کر انہیں ہر
وقت ہراساں رکھتی ہوں تو وہ افراد اس ورد پاک سے فائدہ اٹھا سکتے
ہیں۔ کلام مقدس کا فیض ہے کہ جس کے ذریعے ہر فرد فیض یاب ہو سکتا
ہے کیسے ہی مشکلات کے پہاڑ راہ میں حائل کیوں نہ ہوں اس آیت
پاک کے ورد سے فوراً ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ بیماری چاہے کیسی
ہے مقصد چاہے جتنا مشکل الحصول ہو۔ بالخصوص تلاش روزگار اور عشاء
کی نماز ادا کرنے کے بعد تنہائی میں رو بقبلہ ہو کر جب نئے چاند کی پہلی جمعرات
آئے تو آغاز کریں شروع میں ۱۰۳ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ۳۱ دفعہ
یا ۴۰ دفعہ آیت قطب پڑھے الفاظ درست اور صحیح پڑھیں زبر و زیر
کا فرق نہیں ہونا چاہیئے جب یہ تعداد پوری کر لیں تو آخر میں ۱۰۳ بار
درود شریف پڑھ کر اپنے ہاتھ میں کلام پاک لے کر اور اسے وسیلہ
بناتے ہوئے بطفیل آقائے نامدار سرور کونین فخر الانبیاء حضرت محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائے بزرگ و برتر سے اپنے مقصد میں

کامیابی کی دعا اس طرح کریں کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ میرا ایمان ہے کہ صرف چند دنوں میں آپ اپنے جائز مقصد میں کامیاب و کامران ہو جائیں گے بالعموم تمام ضرورت مند افراد اس وردِ پاک سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں رزق حلال اور صدق مقال پر عمل کرنے والے افراد کے لئے مژدۂ جانفزا ہے مگر اس عمل میں نماز کی پابندی لازمی شرط ہے۔ جھوٹ اور غیبت اور آنکھوں اور احساسات کی برائی سے اجتناب کرنا ضروری ہے ہر وقت توبہ و استغفار کرتے رہنا چاہیئے آیت قطب شریف پارہ نمبر ۴ میں نصف سے قدرے پہلے ہے۔ جو ثُمَّ اَنْزَلَ سے شروع ہو کر بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؕ پر ختم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی و کامرانی عطا کرے۔

عدد نمبر ۳ کا کردار

دنیا میں ہر بات کا جواز اور ثبوت موجود ہوتا ہے اسی طرح کسی کام کے نتیجے کا ہر وہ شخص منتظر رہتا ہے جو یہ کام کرتا ہے۔ سچائی اختیار کرنے سے لوگوں کے دلوں میں جہاں سچ بولنے والے کے لئے احترام کا جذبہ پیدا ہوتا، وہاں وہ خود دوسروں کے لئے مددگار و معاون ثابت ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح علمِ دنیا اور علم دین کے نتائج اور اثرات ہوتے ہیں علمِ دنیا انسان کو تمدنی اور معاشرتی ارتقاء سے ہم آہنگ بنانے کے بعد اسے آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرتا ہے جبکہ علمِ دین دنیا و دین کے امور کے لئے مددگار ثابت ہوتا ہے جسکی تعلیم کا نتیجہ ہی خداشناسی خداخوفی، فنا و بقا کے مالک پر غیر متزلزل یقین اور عمل صالح کی طرف رجوع ہونے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اسی طرح روحانی علوم کے ساتھ ساتھ قرآن پاک نے دنیاوی علوم سے اس حد تک استفادہ کرنے کی اجازت دی ہے کہ وہ کفر و شرک کا باعث نہ بنیں۔ رسالت اور انبیاء علیہم السلام اجمعین پر ایمان لانے میں دیوار نہ بنے لیکن دینوی اور روحانی علوم کے حصول پر زور دیا ہے۔ قرآن حکیم اعداد کے خوبصورت انداز میں حروف تہجی کی اساس پر سورتوں اور آیاتوں کی صورت میں نازل کیا جاتا رہا ہے جسکی نظیر رہتی دنیا تک ناممکن ہے۔ قرآن حکیم کی ترتیب و تنزیل ایک بات واضح دکھائی دیتی ہے وہ یہ کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہر سورت کے

آغاز میں پہلے آئی ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد "۷۸۶" ہیں
جن کا مفرد عدد "۳" بنتا ہے جو اسم ذاتِ پاک "اللہ" کے مرکب
اعداد "۶۶" کے مفرد عدد کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اسی طرح بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم میں ۱۹ حروف ہیں اور یہ ایک رازِ خداوندی ہے کہ
قرآن پاک کی سورتوں کی تعداد ۱۹ پر پوری پوری تقسیم ہو جاتی ہے
بہر حال آج آپ کی خدمت میں نمبر ۳ کے کردار کے متعلق بتاتا ہوں۔ اور
کردار ایک ایسا آئینہ ہے جس میں کسی شخص کی منجملہ خصوصیات کا عکس نظر
آتا ہے ماحول کے دائرے میں رہنے کے لئے سماجی قدروں مذہبی
پابندیوں اور انسان کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز ممکن نہیں ایک شخص
کا کردار اس کی سوسائٹی کے افراد کے کردار سے ہم آہنگ ہونے کی وجہ سے
فوراً نظر میں آجاتا ہے مگر بعض اوقات یہ تجزیہ بھی غلط ثابت ہوتا ہے
لیکن اگر آپ علم الاعداد کی کسوٹی استعمال کریں تو انسان کے ظاہر و باطن
پر سے کسی حد تک پردہ اٹھایا جا سکتا ہے کسی حد کا لفظ میں نے احتیاطاً
استعمال کیا ہے حالانکہ میرا مقصد یہ ہے کہ اس علم کی رُو سے بہت کچھ
جانا جا سکتا ہے۔ آج "۳" نمبر کے متعلق آپکی خدمت میں جو کچھ پیش کر
رہا ہوں وہ آپ سب کے لئے دوسرے افراد یا "۳" کے افراد کے
کردار کے متعلق جاننے میں بے حد مددگار ثابت ہو گا۔ لیکن اگر "۳"
نمبر کے نام والے شخص میں ذیل کی باتیں نظر نہ آئیں تو آپ یقین کریں
کہ اس کی تاریخ پیدائش کا عدد اس کے نام کے عدد سے ہم آہنگ نہیں ہے
جس کی وجہ سے مندرجہ ذیل تجزیہ صحت مند نہیں۔ بہر حال نمبر ۳ کے افراد
انتہائی سمجھدار نکتہ رس، اعلیٰ مقاصدِ زندگی حاصل کرنے والے ہوتے

ہیں۔ مگر چونکہ زود حسی کی وجہ سے یہ لوگ جذباتی اظہار کے قائل ہوتے
ہیں، اس لئے پریشانیوں میں گھرے رہتے ہیں ان کو اپنی رائے پر مکمل
قدرت حاصل ہوتی ہے یہ لوگ رنگین بیانی کے ماہر ہوتے ہیں ان
میں شاعرانہ اندازِ فکر کافی ہوتا ہے جس کی وجہ سے دوسرے افراد ان
کی باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں لیکن خود ٹس سے مس ہونے والے
نہیں ہوتے یعنی دوسروں کی رائے سے متاثر نہیں ہو سکتے۔ اگر ان کی
مجموعی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو خود پسندی، تخیل پرستی، اور ہوائی
قلعوں کی تعمیر کرنے کا ان میں زیادہ عنصر ملے گا۔ اس لئے یہ لوگ
پریشانیوں کے زیر اثر بیشتر وقت گذارتے ہیں۔ زندگی کے تعیش میں
یہ لوگ جدت پسند ہوتے ہیں۔ لہو و لعب سے ان کو سروکار رہتا ہے
خصوصاً بیرون ممالک کی اشیاء فخر سے استعمال کرتے ہیں۔ یہ رومان
پرور خیالات کے مالک ہوتے ہیں اور انتہائی خوش لباس و خوش خوراک
ہونے کی وجہ سے منفرد نظر آتے ہیں زندگی کے حسن سے لطف اندوز
ہونے کا ان میں بدرجہ اتم جذبہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کا عدد "۳" ہے اور
آپ میں مندرجہ بالا باتیں ہیں۔ اور آپ چاہتے ہیں کہ زندگی میں واقعی
ارفع و اعلیٰ مقام حاصل کریں تو نماز پنجگانہ کی پابندی کریں۔ نماز صبح
سے پہلے بیدار ہوں، ہلکی سی ورزش کے بعد تازہ دم ہو کر "یا ذوالجلال
والاکرام" کو "۱۱۰۱" دفعہ ورد کریں اول و آخر ۳۰-۳۰ بار درود
شریف ابراہیمی پڑھیں آپ کا منہ شمال کی جانب ہونا چاہیئے۔ صبح کی
آذان سے پہلے یہ ورد ختم کریں اور سجدے میں سر رکھ کر اپنے مقصد
میں کامیابی کے لئے رب العالمین سے بطفیل سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم

دعا خشوع و خضوع سے مانگیں۔ یقین کریں ایک بار نا ممکن ممکن ہو جاتا ہے شرط یہ ہے کہ آپکا مقصد جائز ہو اور آپکی بساط کے مطابق ہو۔ اسی طرح جن کے ہاں اولاد نرینہ نہیں ہوتی یا جن کی اولاد کے رشتے نہیں ہوتے یا کسی دماغی مرض کا حملہ ہے تو وہ اس ورد سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن ہر مقصد کے لئے اس کے ورد کی تعداد مختلف ہے کلامِ مقدس میں ارشاد باری تعالےٰ ہے کہ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے کچھ بات نہیں کہتے۔ بلکہ ہم سب کچھ کہلواتے ہیں اور یہ وحی کے ذریعہ ہوتا ہے" چنانچہ حضور کا فرمان، فرمان ربِّ لم یزل ہے۔ اس لئے یقین کامل اور یقینِ صادق فرموداتِ ختم المرسلین پر ہم جیسے بے مایہ لوگوں کے لئے سندِ کامرانی ہے طبِ نبوی میں تمام مقاصدِ دنیا اور جسماتی و روحانی عوارض سے نجات کا راستہ اور ذریعہ واضح کیا گیا ہے۔ اسی لئے مندرجہ بالا عمل سلف صالحین اور اولیاء کرام کی حقیقت شناس تعلیم کا بیّن ثبوت ہے اہلِ ایمان کے لئے مژدہ کامرانی ہے اپنے دل کو ریا، فریب، خواہشات کی آلودگی سے بچانے والے رزق حلال اور صدقِ مقال پر عمل کرنے والے افراد اس دنیا اور اس دنیا کے لئے اسباب راحت فراہم کر سکتے ہیں کیونکہ اس اسمِ پاک کی تلاوت کرنے والا بخشش پانے والوں میں ہوتا ہے۔

(وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ)

عدد نمبر ۲ کا کردار

حصولِ علم کے لاتعداد ذرائع ہیں کچھ علوم ایسے بھی ہیں جن کی درسگاہیں نہیں ہیں اور وہ حواس ظاہری اور حواس باطنی کی مدد سے حاصل کئے جاتے رہیں موجودہ دور اختراعات کا دور ہے ہر قدم پر نئے نئے مظاہر دیکھنے میں آتے ہیں لیکن جب ان کی بنیاد پر غور کیا جائے تو آجکل کے ظاہری علوم کی ہمہ گیر عظمت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے بلکہ اسی طرح فن کی دنیا میں ایسے ایسے مظاہر خوابیدہ ہیں جن کی وسعت کا اندازہ صرف چند لوگوں کو ہوتا ہے اور جو لوگ من کے نہاں خانے میں داخل ہو کر من کے مکتب سے کچھ حاصل کر لیتے ہیں وہ دنیا میں خارق العادات انسان کہلاتے ہیں حالانکہ یہ صلاحیت ہر انسان کے اندر پوشیدہ ہوتی ہے غالباً علامہ اقبال نے اسی وجہ سے کہا تھا کہ ؎

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

یہ حقیقت ہے کہ جب انسان اپنے من کی درسگاہ کا طالب علم بنتا ہے تو پھر یہ دنیا اس کے سامنے بے حقیقت بنکر رہ جاتی ہے اسلام کے عظیم انقلاب نے جہاں بنی نوع انسان کو شعور و آگہی ذات یکتا عطا کیا وہاں انسان کو اشرف الانسان بننے کے لئے من کے ہمہ گیر اثرات و واردات سے آگاہ بھی کیا یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جہاں

انسان کو ظاہری بصیرت عطا کی وہاں اسے باطن میں بھی بنا دیا۔ لاریب ان تمام علوم کا سرچشمہ قرآن حکیم ہے جس کی عظمت اور جلال کے سامنے پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہونے پر مجبور ہیں علم الاعداد کی اساس قرآن مقدس کی سورت جن کی ۲۸ ویں آیت پاک ہے جس کی تصدیق جہاں "معارف القرآن" جلد ہشتم میں صـ ۵۸۳ پر مؤلف جناب محترم حضرت مولانا محمد شفیع صاحب نے کی ہے وہاں اسی طرح تفسیر ابن کثیر صـ ۵۰-۵۱ (پارہ ۲۵ واں) مطبع کارخانہ تجارت آرام باغ کراچی بھی کرتی ہے۔ چنانچہ آج نمبر "۲" کے کردار کے متعلق بتلانے کی جسارت کرتا ہوں۔ لیکن یہ بات ذہن میں رہنی چاہیئے کہ اگر ذیل کی باتیں متعلقہ شخص یعنی جس کا عدد "۲" ہے میں نہیں ہیں تو پھر بلا کسی حیل و حجت کے کہا جا سکتا ہے کہ ان کی تاریخ پیدائش کا عدد ان کے نام کے عدد سے متصادم ہے بہر حال نمبر "۲" کے لوگ متانت اور سنجیدگی کا نمونہ ہوتے ہیں وہ اپنے جذبات اور آراء کو مؤثر انداز میں پیش کرنے کا ڈھنگ جانتے ہیں بردبار اور سلجھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان میں یہ صفت بھی ہوتی ہے کہ چاہے وہ کسی صنف سے تعلق کیوں نہ رکھتے ہوں دوسروں کا اثر قبول کر لیتے ہیں لیکن ایسی باتیں جن کے متعلق انہیں علم نہیں ہوتا انہیں فوری طور پر تسلیم نہیں کرتے تا آنکہ وہ ان باتوں کی تصدیق نہ کر لیں۔ اگر تصدیق کے وسائل ان کے بس میں نہ ہوں تو ایسی بات پر وہ کبھی کان نہیں دھرتے جس پر ان کا ضمیر انہیں صاد نہ کہہ دے۔ یہ لوگ انتہائی متین ہوتے ہیں بعض اوقات ان کی یہ عادت دوسروں کی نظر میں انہیں مشکوک بنا دیتی

ہے یہ لوگ انتہائی مجبوری کے حالات میں بے ایمانی کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ عملی زندگی میں خوشی اور سکون کا دارومدار محنت اور صحت پر سمجھتے ہیں۔ اکثر اوقات ان سے غیر متوقع غلطیاں بھی سرزد ہوتی ہیں۔ اس لیے ان افراد کو کسی چیز کی ذمہ داری قبول کرنے سے پہلے اپنے حالات اور وسائل عمل کا جائزہ ضرور لے لینا چاہیئے۔ ان افراد میں اکثر لوگ مرگی یا بواسیر خونی و بادی کے اثرات کا شکار ہوتے ہیں اس لئے آج ان کی ضرورت کے پیش نظر قرآنی عمل درج کر رہا ہوں۔ اگر کوئی شخص ان امراض کا شکار ہو جائے اس کا عدد کچھ بھی کیوں نہ ہو اسے قرآن پاک کی ان آیات پاک کے ورد سے فائدہ اٹھانے کی دعوت دیتا ہوں بہتر تو یہ ہے کہ ان امراض سے نجات کے لئے اس آیتِ پاک کی لوح یا چاندی کا چھلا بنا کر پاس رکھ لے جس کی برکت سے جہاں ان امراض سے انہیں نجات ملے گی وہاں اعصابی تناؤ لاشعوری اضطراب سے نجات ملے گی۔ ان اوراد کے لئے متشرع ہونا بے حد ضروری ہے نماز پنجگانہ کی پابندی لازمی شرط ہے عشاء یا ظہر کی نماز کے بعد معہ اوّل و آخر درود شریف کے ۲-۹ بار وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ پڑھ لیا کریں ان لوگوں کے لئے جو مدت سے طرح طرح کے علاج و معالجے کے بعد کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے اور انہیں ان امراض سے نجات نہیں ملی وہ اس آیتِ پاک کے فیض سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(وما توفیقی الا باللہ)

عدد نمبر ا کا کردار

اب تک ہر عدد کی ابتدائی معلومات مجمل طور پر آپ کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے یہ علم تجسس اور جذبہ شوق کو ہوا دیتا ہے اور جب فکر کے دریچے کھل جاتے ہیں تو ادراک و فہم نادیدہ حالات کو جان لیتے ہیں اعداد کا دائرہ عمل لا محدود ہے اور فطرت کے عمل میں بھی یہی اعداد کار فرما ہیں اور ہر انسان اعداد کے حصار میں بند ہے۔ مثلاً انسان ایک منٹ میں ۱۵ یا ۱۸ دفعہ سانس لیتا ہے اسی طرح اسکی نبض کی رفتار ایک منٹ میں ۷۲ دفعہ ہوتی ہے یعنی زندگی کا کوئی کام ایسا نہیں جو ان "اعداد" کی نسبت اور عمل سے سرانجام نہ پاتا ہو۔ ہر لمحہ اعداد کی زنجیر میں مرکب اعداد کا اضافہ ہوتا جا رہا ہے مگر یہ لا متناہی سلسلۂ اعداد سمٹ سمٹا کر "۱" اور "۹" کے کوزے میں بند ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان اعداد کی حقیقت سے انکار ممکن نہیں یہ اور بات ہے کہ ہم ان اعداد کی روحانی افادیت کو تسلیم کرنے میں قدرے پس و پیش سے کام لیں لیکن عملی دنیا جہاں اب سائنسی ایجادات کی یلغار ہے ان اعداد کے بغیر ناقابل عمل اور ناقابل فہم ہے

جن افراد کا "عدد" نام کے لحاظ سے "۱" بنتا ہے وہ افراد مجموعی طور پر آزاد خیال اور مضبوط قوتِ ارادی کے مالک ہوتے ہیں وہ اپنے کاموں کو کر گزرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں حالات کے رخ کو سمجھنے کی سعی کرتے رہتے ہیں اور سیاسی انداز فکر رکھنے کی وجہ سے انہیں طرح طرح کی رکاوٹوں سے واسطہ پڑتا ہے یہ ضروری نہیں کہ "۱" عدد

والا ہر شخص ہی سیاستدان ہوتا ہے ایسا نہیں ہے بلکہ اس کی سوچیں اور دماغی صلاحیتیں اسے اظہار رائے پر اکساتی رہتی ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ منفی خصوصیات کی وجہ سے یہ لوگ غیر یقینی حالات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ صاف صاحب طرز ہوتے ہیں اور رکھ رکھاؤ کی وجہ سے غیر یقینی حالات کے زیر اثر رہتے ہیں جتنے مبلغ اور مصلح لوگ ہوتے ہیں وہ بھی سب کے سب اس عدد سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان افراد کو حوصلہ شکن حالات سے خاصا واسطہ پڑتا رہتا ہے اس لئے اپنے منصوبوں کو عملی جامہ مشکل سے پہنا سکتے ہیں اس کے باوجود حوصلہ مند ہونے کی بنا پر اپنے کام اور منصوبوں کو پورا کر کے ہی دم لیتے ہیں۔ ان افراد کا زیادہ تر انحصار جائز وسائل پر ہوتا ہے اس لئے طرح طرح کی مشکلات انہیں ہراساں کرنے کی کوشش کرتی ہیں مگر اکثر قسمت ایسے افراد کا ساتھ دیتی ہے لیکن جیسے ہی ان کو اپنی محنت کا پھل مل جاتا ہے ویسے ہی یہ لوگ سست اور کاہل ہو جاتے ہیں اور پہلے جیسی محنت تحمل اور یکسوئی ان میں نہیں رہتی اس کے علاوہ اگر کوششوں کی وجہ سے اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوتے تو ظالمانہ انداز اپنا لیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی فطرت میں ڈکٹیٹر شپ خود غرضی اور سفاکانہ خصائل شامل ہو جاتے ہیں اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مندرجہ بالا باتیں، نمبر "۱" والے افراد میں نہیں پائی جاتیں اس کی وجہ صرف اتنی ہوتی ہے کہ اس شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد اس کے نام کے عدد سے قطعی مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے اس شخص کا کردار ان مندرجہ بالا باتوں اور عادتوں سے قطعی مختلف ہوتا ہے یعنی وہ تضادات کا مجموعہ ہوگا۔ اس طرح

یہ بات واضح ہو گئی کہ مختلف اعداد کی وجہ سے انسان کی فطرت میں طرح طرح کی برائیاں اور خوبیاں در آتی ہیں۔ بہرحال ان تمام حقائق کو جاننے کے باوجود ہم نمبر "1" کے افراد کو زندگی کے مقاصد میں کامیاب اور کامران ہونے کا ذریعہ بتاتے ہیں۔ اور وہ ذریعہ صرف مصدرِ فیض قرآنِ مقدس ہی ہے جو رہتی دنیا تک انسانیت کے لئے فلاح و بہبود کا ابدی سرچشمہ ہے جس پر عمل کر کے انسان تضادات کی زد میں ہونے کے باوجود ان تضادات کے اثرات سے خود کو محفوظ رکھ سکتا ہے اس طرح تمام جسمانی بیماریوں اور زندگی کے مقاصد میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس مقصد کے لئے نماز پنجگانہ کی پابندی لازمی شرط ہوتی ہے اگر پابندیٔ وقت کے ساتھ اپنے غیر متزلزل ارادے کے ساتھ اس عمل کو کر لیں گے تو یقیناً ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ وہ اپنے نصیب کے خود مالک ہوں گے اور یہ محض عطیۂ خداوندی ہوگا۔ جب نماز پنجگانہ کی پابندی کر چکیں تو کوئی ایسا وقت مقرر کریں جو ہمیشہ اس مقصد کے لئے مخصوص رہے۔ اگر تنہا کمرہ میسر ہو تو وہ بہتر ہے یہ کمرہ صرف عمل کے اوقات کے لئے چاہیئے ہوگا بلعدۂ عمل اسے استعمال میں لایا جا سکتا ہے روزانہ وقت مقررہ پر اسم باری تعالیٰ "یَارَحْمٰنُ" کو "۲۹۸۰" دفعہ اس طرح پڑھیں کہ شروع میں ۱۰۰ دفعہ درود شریف پڑھ لیں اور پھر "۲۹۸۰" بار اس اسم پاک کو نہایت سکون سے ورد کر لیں۔ جب ورد کر چکیں تو "۲۹۸" دفعہ یہی اسم پاک ایک سفید کاغذ پر اس طرح لکھیں کہ انہیں علیحدہ علیحدہ کر کے سمندر یا دریا میں بہایا جا سکے۔ جب "۲۹۸" بار یہ اسم پاک لکھ چکیں تو پھر ۱۰۰ دفعہ درود شریف پڑھ کر اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے نہایت خشوع و خضوع سے دعا مانگیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ ایک وقت آئے گا۔ کہ وہ شخص یا جو افراد

جن کے نام کا عدد "۱" بنتا ہے اور یہ عمل کریں گے وہ اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہو جائیں گے۔ ان کی مشکلات حل ہو جائیں گی۔ اگر بیماری ہے تو دور ہو جائے گی اگر کوئی اہم مسئلہ دردِ سر بنا ہوا ہے تو بھی ان کے لئے باعث راحت ثابت ہوگا خصوصاً لاعلاج بیماریوں کی شفاء اور ان کے مضر اثرات سے نجات کے لئے یہ طریقہ انتہائی موثر ہے۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

نمبر "۱" کے رجحانات

خطہ زمین نوادراتِ حسنِ نظر، حسنِ فکر و ادراک اور حسنِ کردار سے مزین افراد سے آباد رہا ہے لیکن جب اولاد آدم میں رنگ و نسل کا طوفان اُٹھ کھڑا ہوا تو رب العالمین زمین کے دامن میں آباد اولادِ آدم کی قطع و برید اور انتشار کو دیکھ کر اپنے برگزیدہ پیغمبروں کو اصلاحِ احوال کی خاطر بھیجتا رہا یہاں سے شعورِ حق کی شمع روشن ہوئی اور طرح طرح کے طوفان حوادث کے درمیان بھی اسی طرح فروزاں رہی۔ سلسلۂ انبیاء ہمارے ہادیٔ اعظم ختم الرسل سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا اور تکمیل دین ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت انگیز اور شفاعت بدوش رحمت نے جہاں انسانوں کو وسعتِ نظر عطا کی اور حق شناسی کا نورِ فکر عطا فرمایا وہاں علم کے دریا بہا دیئے زمانے پر چھائی ہوئی اوہام کی تاریکی چھٹ گئی اور مسلمانوں نے اکنافِ عالم میں دینِ حق کا چراغ لیکر انسانوں کے ظلمت گزیدہ جنگل کو منور کر دیا۔ انسانوں کے ذہنوں پر مدت سے جمی ہوئی

جہالت کی گرد جھڑ گئی تو نئے افکار کے سوتے پھوٹ پڑے مگر جن کا منبع قرآن مقدس ہی ہے اور قرآن حکیم کو ربِّ لم یزل نے اپنی رحمتوں اور عنایتوں کا خزینہ ہم سب کے لئے بتوسطِ آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وسلم نازل فرماکر ہمیں بار بار فکر کرنے کی دعوت دی ہے جس پر عمل کر کے مسلمانوں نے علوم کے نئے افق دریافت کئے لوگوں کو علم کی چاشنی عطا کی۔ نگاہوں کو دور رس بنا دیا۔ اسی طرح دوسرے علوم نے جہاں ترقی کی وہاں علم الاعداد کو بھی روشناس کرایا گیا۔ محی الدین ابن عربی کے ملفوظات میں جہاں اسرار الحروف کی بے مثال روحانی وضاحتیں موجود ہیں وہاں علم الاعداد کے متعلق بھی صاف اور غیر مبہم انداز میں تفصیل درج ہے۔

علم الاعداد؛ کسی فکر اور نظریئے سے قطعی متصادم نہیں ہے بلکہ خدائے بزرگ و برتر کی نعمتوں میں سے یہ بھی ایک نعمت ہے انسان کو محدود دوراندیشی کی صلاحیت عطا کی گئی تاکہ وہ اس علم کے ذریعے اپنی صلاحیتِ فکر کے نتائج کو حتمی بنا سکے۔ یہ علم انسان کو ایسے مسائل حل کرنے میں مدد دیتا ہے جو انسان کے دائرۂ اختیار میں آتے ہیں۔ یہ علم نہ تو علم غیب ہے اور نہ ہی سنّت نبوی سے انحراف کا سبب۔ بلکہ اس علم کی وجہ سے ایسے رازہائے درونِ پردہ افشا ہوتے ہیں جس سے انسانوں کی خدمت کی جا سکتی ہے اور اس کا فائدہ کلامِ مقدس کی تعلیمات پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ آج نمبر ا کے رجحانات کا خاکہ پیش کیا جا رہا ہے یہ لوگ یعنی جن افراد کے نام کا عدد "۱" بنتا ہے اپنے آپ کو حدود و قیود سے بالاتر تصوّر کرتے ہیں۔ اور تمام رکاوٹوں کو جو ان کے منفی عمل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اپنے لئے چیلنج تصور کرتے ہیں اور قانون

کو اپنا کھلونا بنانا ناپسند کرتے ہیں۔ اس عدد کا یہ بھی خاصا ہے کہ وہ اپنے حکم کی خلاف ورزی پسند نہیں کرتے۔ اپنے مدعا کو صاف انداز میں پیش کرنے کی وجہ سے ناپسند بھی کئے جاتے ہیں۔ یہ افراد پُر مغز اور وقت کی مناسبت سے اپنے رجحانات کی ترجمانی کرنے میں یکتا ہوتے ہیں۔ اور اپنی مضبوط قوتِ ارادی کی وجہ سے کسی کے سامنے جھکنا پسند نہیں کرتے۔

ان افراد میں یہ رجحان اس شدت سے ہوتا ہے کہ اپنے ارادے کو پورا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے حقائق پسند ہونے کی وجہ سے نمود و نمائش کو پسند نہیں کرتے نا ہی اپنے ارادوں میں ناکامی کے اسباب پر غور کرتے ہیں۔

ان لوگوں کی گفتگو میں حاکمانہ انداز ہوتا ہے اس لئے انتہائی خوددار اور غیرت مند ہوتے ہیں اور جب کسی کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں تو مکمل کئے بغیر دم نہیں لیتے۔ کیونکہ ناکامی ان کے لئے ان کے نزدیک تذلیل کا سبب ہوتی ہے۔ یہ لوگ تمام دوسرے افراد کے نامکمل منصوبوں کو تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی فطرت کا خاصا یہ ہے کہ وہ سب سے نمایاں رہنا پسند کرتے ہیں۔ اس لئے لاینحل مسائل کو حل کئے بغیر آرام کرنا ان کے نزدیک ناممکن العمل تصور ہوتا ہے یہ لوگ اپنی کامیابی پر بے پایاں خوشی کا اظہار نہیں کرتے۔ اور اسے معمولی عمل سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کامیابی حاصل کرنا معمولی کام ہے۔ یہ لوگ انتہائی کامیاب لیڈر ثابت ہوتے ہیں۔ اور مشکل اوقات میں خطرات سے پنجہ آزمائی کرنے سے نہیں چوکتے۔ اس نمبر کے افراد جنگ میں کارہائے نمایاں انجام دیتے ہیں تمام امور کو اپنے ہاتھ سے انجام دینا ان کی فطرت ہوتی ہے۔ حوصلہ مند اور بے باک ہوتے ہیں مگر یہ لوگ خوشامد پسند ہونے کی وجہ سے نااہل افراد کو اپنے

اردگرد جمع رکھنے کی وجہ سے اکثر ناکامیوں کا شکار بھی ہو جاتے ہیں۔
کسی کی نصیحت پر کان دھرنا ان کے خلاف ہے۔

اگر آپ کا عدد 1 ہے اور بیان کردہ باتیں آپ میں نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تاریخ پیدائش کا عدد آپکے نام کے عدد سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ اگر آپ کئی طرح کے مسائل کا شکار ہیں مثلاً بیماری، بے روزگاری، ازدواجی انتشار، بے سکونی، کاروبار میں بے برکتی تو اس وردِ پاک سے فائدہ اٹھائیں میرا ایمان ہے کہ نا ممکن بھی ممکن ہو جائے گا بشرطیکہ کمال طہارت اور مکمل ایمان ویقین سے کریں۔ پرہیز جلالی ضروری ہے۔ وردِ پاک یہ ہے۔

تُؤتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ ۱۷۲۹ بعد نماز صبح اور عشاء روزانہ دفعہ معہ اوّل وآخر ۱۹، ۱۹ بار کوئی سا درود شریف کے پڑھا کریں۔ خدا آپ کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے گا۔ بطفیل اپنے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

نمبر ۲ کے رجحانات

ہر چیز کے دو رخ ہوتے ہیں۔ ہر چیز جواز و عدم جواز کے حصار میں ہے اندھیروں کے تعاقب میں اجالے، دن کے عقب میں رات اور اونچائی کی بنیادوں میں گہرائی ہے۔ اسی طرح انسان بھی دو حصوں میں بٹا ہوا ہے ایک حصہ ظاہری اور دوسرا باطنی۔ باطن ہر بات کی صداقت، حق و ناحق کی تمیز کرتا ہے اور ضمیر کا تازیانہ اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے ظاہر کا انسان حالات اور گردوپیش

کے واقعات سے متاثر ہو کر اپنی وضع قطع، تراش وخراش، نشست وبرخاست خورد ونوش میں تنوع پیدا کرتا رہتا ہے جبکہ باطن ان تمام باتوں کو نمائشی اور غیر ضروری سمجھتا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ظاہر کا انسان اپنے باطن کے احتجاج کو نظر انداز کر دیتا ہے اور پھر وہ ایسے راستے پر چل نکلتا ہے جسے خودسری اور رعونت کہا جاتا ہے۔ اعداد کے اثرات کا دائرہ لامتناہی ہے اور ان کے محیط میں ہر چیز اپنی اپنی فطرت کے مطابق سرگرم عمل ہے۔ اس نشست میں نمبر "1" اور اس کے رجحانات کا ذکر کیا جا رہا ہے آپ گردوپیش میں انسانوں کے جنگل کو غور سے دیکھیں اور دوسروں کی عادات و احوال واطوار کا جائزہ لیں تو یقیناً آپ اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ہر شخص اعداد کے دائرہ میں گھوم رہا ہے اور اس کی کشش اتنی شدید ہے کہ ان سے بچکر یا ان سے علیحدہ ہو کر کوئی چیز اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکتی۔

رجحان کے لحاظ سے نمبر ۲ کے افراد جذباتی انداز فکر کی وجہ سے غیر ضروری افراد سے تعلقات استوار کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا لگاؤ جذبات کے جوار بھاٹے پر منحصر ہوتا ہے اس لئے کچھ عرصے کے بعد وہ ان سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ امید سے ہمیشہ اپنا دامن باندھے رکھتے ہیں اور کسی کام کو انجام دینے کے لئے اس کے بل بوتے پر آگے بڑھتے ہیں۔ چاہے کامیابی ہو یا نہ ہو۔ یعنی یہ لوگ دوراندیشی سے کام لینے کی ضرورت کم محسوس کرتے ہیں اور یہ لوگ اپنی تعریف سننے کے بھی بھوکے نہیں ہوتے اور اگر ان کی خدمات کا اعتراف کریں تو یہ انہیں شرمندہ کرنا ہی محسوس ہی ہوتا ہے یہ لوگ توکل اور خوشگوار فردا کے تصور میں زندگی گزارتے ہیں۔ ان لوگوں میں دوغلہ پن کی خصوصیات ہوتی ہیں۔ یعنی جہاں یہ لوگ تیز طرار ہوتے

رہیں وہاں یہ سستی کا شکار بھی ہوتے ہیں۔ اگر چالاکی سے اپنے لئے کوئی راستہ بنا بھی لیتے ہیں تو مدتوں اس کے نتائج کا شکار بھی رہتے ہیں اور تکالیف کا ہدف بنے رہتے ہیں اسکے باوجود یہ لوگ دوسروں پر سبقت لے جانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں یہ لوگ قوتِ برداشت سے خالی ہوتے ہیں۔ اکثر خلوت میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور لوگوں کے سامنے اپنے نکتۂ نظر کو پیش کرنے میں شرمیلے پن کا اظہار کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے خلاف باتوں کی تردید بھی نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کی تنقید کا نشانہ بنے رہتے ہیں۔ ان میں ٹھہراؤ نہیں ہوتا اور اپنے رجحان کو بے مقصد طور پر بدلتے رہتے ہیں اس کے باوجود یہ لوگ خلوص کا پیکر ہوتے ہیں۔ بہر حال یہ وہ تجربہ ہے جو صحیفۂ فکر کی جبین تحریر ہے اور ایسے افراد کو اگر معقول سہارا نہ ملے تو زندگی بھر فٹ بال کی طرح زندگی گذارنے پر مجبور رہتے ہیں۔

انسان میں خامیاں اور خوبیاں ہوتی ہیں اگر آپ کا عدد یہی ہے اور آپ نئے نئے خیالات کا ہر وقت گھروندہ بناتے رہتے ہیں یا اپنی زندگی میں رعنائیوں کو سمیٹ لانے کے لئے اب تک تمام کوششوں میں ناکام رہے ہیں۔ یا کبھی کامیابی اور کبھی ناکامی سے واسطہ رہتا ہے تو آپ اپنے نام کی فطرت کے لحاظ سے کلام خدا کے ورد سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس کے لئے آپکو صبح و عشاء کی نماز کے بعد مع اوّل و آخر ۱۱ ۱۱ بار درود شریف کے "۲۱۶۲" دفعہ یہ آیت پاک رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ؕ پڑھا کریں۔ نماز کی پابندی لازمی شرط ہے پڑھتے وقت کعبہ رخ رہیں۔ وقت کی پابندی ضروری ہے اس کے ورد سے کم از کم ۲۹ اور زیادہ سے

زیادہ ۱۱۰ دنوں میں مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے اور عام طور پر ہر وہ شخص جو کسی طرح کے مسائل کا شکار ہو، مثلاً کسی قسم کی بیماری یا بے روزگاری یا کاروباری نقصان اور خصوصاً وہ لوگ جو آج تک بے گھر ہیں یا جن کی شادی نہیں ہو سکی وہ اس ورد سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں خواتین اس آیتِ پاک کا نقشِ معظم بنا کر پاس رکھ سکتی ہیں جس کے وہی اثرات ظاہر ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (وما علینا الا البلاغ المبین)

نمبر ۳ کے رجحانات

صحنِ فکر میں کھلے ہوئے گلشن کے بوٹوں میں سے ایک بوٹا علم الاعداد کا ہے جس کے تنے سے ۹ شاخیں پھوٹتی ہیں اور اس کی ہر شاخ کی پیشانی پر لاتعداد پھول مہک رہے ہیں۔ اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ اعداد کا سلسلہ ۹ تک ہے لیکن ان ۹ اعداد کی لاتعداد شاخیں ہیں اور ان شاخوں سے زندگی کے مقاصد کی نسبت ہے یعنی ہر عدد کے کئی حصے ہیں۔ اس سے قبل اعداد کا مختصر تعارف دیا اس کے بعد کردار اور اب اعداد کے پھول کی تیسری پنکھڑی جو اعداد کے رجحان سے تعلق رکھتی ہے ذکر کیا جا رہا ہے یعنی آج کی نشست میں آپ کی خدمت میں عدد ۲ کے رجحان کی وضاحت کی جا رہی ہے۔

نمبر ۲ ایسا عدد ہے جو ادراک و فہم، سوجھ بوجھ، انصاف و فیصلہ ترقی و اضافہ، زرخیزی و افزائش اور اشاعت اور ذاتی وقار، انجام پر نگاہ رکھنا، نتائج کے حصول میں درست سمت میں قدم اٹھانا، اور اخوت و

ہم آہنگی کا آئینہ دار ہے یہ حیاتِ مستعار کے تین رخوں کی نشاندہی کرتا ہے یعنی صلاحیت، ذہانت قوت اور شعور گویا یہ عدد عام انسانی زندگی آنے والی صلاحیتوں کو سامنے لانے والا عدد تسلیم کیا جاتا ہے۔

"عدد تین" سے تعلق رکھنے والے افراد مہمان نواز، دوست پرست اور حُسنِ اخلاق کا نمونہ ہوتے ہیں۔ یہ افراد عدم توازن کا شکار ہوتے ہیں یعنی جہاں یہ کمانے کا گر جانتے ہیں وہاں وہ اپنے اخراجات میں بھی اسراف کی حد سے بھی گزر جاتے ہیں جس کے نتیجے میں یہ لوگ اکثر و بیشتر تنگدستی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ حسن زندگی کو بہتر طور پر سمجھنے میں ان کے اندر وافر صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ لوگ جدّت پسند اور غیر اہم چیزوں کو بھی اہمیت دیکر مبالغہ آرائی کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔ یہ لوگ ادبی سرگرمیوں کی جان ہوتے ہیں۔ سامعین اور دوستوں کو محظوظ کرنے میں یکتا ہوتے ہیں اور ان سے کسی راز کو راز رکھنے کی امید رکھ کر انہیں ہم راز بنانا اپنی تشہیر کے مترادف ہے کیونکہ یہ کسی بھی بات کو اپنی دانست میں دوسروں تک پہنچانے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے۔

یہ لوگ انتہائی خود دار ہوتے ہیں۔ اور برے وقت میں کسی سے اعانت طلب کرنا ان کے وقار کے خلاف ہوتا ہے۔ یہ زندگی کے روشن پہلو پر نگاہ رکھتے ہیں اور حیرت ناک حد تک ان میں لچک ہوتی ہے جو اپنے دشمنوں کو بھی معاف کرنے میں دیر نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ اکثر اوقات یہ غیر متوقع حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں یعنی دشمن عیارانہ ہتھکنڈوں سے نقصان پہنچاتے ہیں جس کی وجہ سے اکثر عدد ۳ کے افراد کو بے پایاں نقصانات سے واسطہ پڑتا ہے۔ یہ لوگ دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھ کر بے دریغ تعاون کرنے میں آگے بڑھتے ہیں۔ اور ان کا

حد سے زیادہ تعاون اور خلوص مشکوک نگاہوں سے دیکھا جانے لگتا ہے اور دشمن اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ لوگ اپنی توقع کے خلاف نتائج پر رنجیدہ خاطر نہیں ہوتے بلکہ آگے بڑھنے کے لئے کوئی اور منطقی راستہ تلاش کرتے ہیں۔ اپنی صلاحیتوں کو استعمال میں لاتے ہیں اور لوگوں کو فلسفیانہ انداز میں اپنی ناکامی کو وقتی کہکر انہیں قائل کرنے میں ماہر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ فرض شناس ہوتے ہیں اور اپنی ذمہ داری میں کوتاہی نہیں برتتے۔ لیکن جب منفی سوچیں غالب آتی ہیں جو انہیں حلقۂ احباب میں سے ایسے افراد سے جن کے نام کا عدد آٹھ بنتا ہے اور یہ ان کی باتوں سے قائل ہو کر ذمہ داری سے جی چراتے اور غیر ضروری باتوں میں وقت ضائع کرنے لگتے ہیں۔ اپنے دوستوں کو مخلص سمجھ کر ان کا مشورہ قبول کرنے پر ہوتا ہے۔ اس عدد کے لوگ کاروبار کو نہایت سوجھ بوجھ سے کرتے ہیں اور اپنے مخالفوں کو زک پہنچانے کے بجائے اپنے حسن سلوک سے زیر کرنے میں ماہر سمجھے جاتے ہیں۔

ایسے افراد جن کے نام کا عدد "۳" ہے لیکن متذکرہ بالا خصوصیات ان میں نہ پائی جائیں تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی تاریخ پیدائش کا عدد نام کے عدد یعنی "۳" سے ہم آہنگ نہیں اگر یہ افراد مسائل کا شکار ہوں۔ وسائل مہیّا نہ ہوں یا بیماری یا بے روزگاری نے پریشان کر رکھا ہو یا دشمنوں کے نرغے میں اس طرح گھر گئے ہوں کہ جان بچانا مشکل نظر آتا ہو اور اسی طرح گھریلو ماحول کشیدہ ہو، یا کوئی اہم مقصد کے حصول میں کامیابی درکار ہو تو ربِ دو جہاں کے کلام برحق سے فائدہ اٹھائیں۔ لاکھوں درود و سلام آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ جن کی

محبت بھری قیادت نے انسانوں کو عقبیٰ و دنیا میں فائدہ اٹھانے کا راستہ بتایا نماز پنجگانہ کی پابندی کے ساتھ کلمہ استغفار کو معمول بنا کر عصر و مغرب کے درمیان یا پھر نماز تہجد کے بعد معہ اوّل و آخر ۲۱/۲۱ بار درود شریف کے یہ آیت پاک " فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ " ۲۵۵ بار پڑھا کریں۔ یہ عمل کم از کم ۲۱ دن اور زیادہ سے زیادہ ۴۸ دن تک کرنا ہوگا دریں اثناء وہ افراد جو یہ وظیفہ پڑھیں گے فائدے سے مالا مال ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ اس کے علاوہ دوسرے افراد بھی اس ورد سے عمومی طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور خواتین کے لئے ضروری ہے کہ اس آیت پاک کے اعداد کا نقشِ مثلث اپنے پاس رکھیں تو بھی فوائد سامنے آئیں گے انشاء اللہ میری دعا ہے کہ آپ کو خدا اس فیض سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نمبر ۴ کے رجحانات

دنیا میں کوئی چیز جامع الصفات نہیں ہے اس لئے ہر چیز میں کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہوتا ہے لیکن اس کی اچھائیاں برائیوں پر حاوی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ برائی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہے لیکن یہ اس وقت ممکن ہے کہ جب انسان خلوص نیت سے اپنی برائی پر قابو پانے کی کوشش کرے ایسے میں اللہ تعالیٰ بھی اس مقصد میں کامیابی عطا فرماتا ہے اعداد کے صحیفے لاتعداد ابواب پر مشتمل ہیں اور قرطاس فکر پر ان کے انمٹ ثبوت موجود ہیں۔

آج آپکی خدمت میں نمبر ۴ کے رجحانات کے متعلق اجمالاً و مناحت پیش کی جا رہی ہے یہ عدد تمام سابقہ عددوں کی خوبیوں کا مرقع ہے یعنی ان میں بیشتر خوبیاں سابقہ اعداد کی بھی شامل ہیں یہ لوگ حالات زمانہ کی مخالفت سے بے نیاز ہو کر نہایت سکون سے اپنے عمل میں مصروف رہتے ہیں۔ یہی وہ خوبی ہے جو دوسرے افراد پر اس عدد کے حامل افراد کو ممتاز بناتی ہے صبر و تحمل، مستقل مزاجی اور صاف گوئی ان کے رجحان طبع کی واضح علامت ہوتی ہے یہ اپنے کام میں مصروف رہنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ انہیں اگر نشانہ تنقید بنایا جائے تو بھی ان کی جبین پر بل نہیں آتے یہ جس منصوبے پر عمل کرتے ہیں تو ڈگمگاتے نہیں جبکہ مخالفتوں کے طوفان ان سے نبرد آزما رہتے ہیں۔ ان سے کاروباری مسائل میں مشاورت آپکے لئے بے حد موزوں اور صحت مند ہوگی۔ یہ لوگ ان باتوں پر بے لاگ تبصرہ کرتے ہیں اور تمام حسن و قبح کو واضح کر دیتے ہیں لیکن ان کی بے باک گفتگو ہر شخص کے لئے قابل برداشت نہیں ہوتی البتہ صاحب ظرف اور پختہ فکر کا انسان اس رہنمائی کی تلخی کو ضبط کر سکتا ہے لیکن اکثر افراد اس عدد کے مخلصانہ مشورے کو غلط رنگ دیکر لوگوں میں مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کو ہر سطح پر ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ عدد دراصل ٹھوس بنیادوں کا عدد ہے اس لئے دنیا میں جتنی ٹھوس اشیاء موجود ہیں۔ وہ اس عدد سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ عدد مکعب، مربع طبعی قوانین، منطق، اور عقل کی دلالت کرتا ہے یہ عدد نامیاتی تبدیلیوں کا عدد بھی تسلیم کیا جاتا ہے اس لئے یہ عدد کیمیاگری سے تعلق رکھتا ہے اور اس عدد سے تعلق رکھنے والے افراد جہاں سائنس کے ریسرچ

کے شعبے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں ۔ وہاں یہ منفی سوچوں اور منفی رجحانات کا بھی شکار ہوتے ہیں اس عدد کے افراد ضدی ہونے کے ساتھ ساتھ کوتاہ بینی کا خصوصاً مظاہرہ کرتے ہیں سست روی اور لوگوں کے اندر نفاق پیدا کرنے کے لئے اپنی حکمت عملی کو استعمال میں لاتے ہیں اگر یہ لوگ کسی اہم عہدے پر ہوں تو اپنی سطح پر دوسرے افراد کے درمیان غلط فہمیوں کی خلیج حائل کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے یہ عدد مخالفت کا عدد بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس عدد سے تعلق رکھنے والے افراد میں بغاوت اور دھماکہ خیز رجحانات پائے جاتے ہیں موجودہ تحقیقات میں اس عدد کو جوہری توانائی کو غلط طور پر استعمال کرنے والے افراد سے منسوب کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا حقائق تعمیر ذات کے لئے مشعل راہ ہیں ۔ اپنے ارد گرد جائزہ لیں تو آپ کو ایسے افراد واضح طور پر اپنے حلقے میں محو عمل نظر آئیں گے اگر مندرجہ بالا صداقتوں میں نمبر ۴ کے افراد مبالغہ آرائی محسوس کریں تو یہ تسلیم کرلیں کہ ان کے نام کا عدد تاریخ پیدائش کے عدد سے مناسبت نہیں رکھتا ۔ بہرحال ایسے افراد اپنی خامیوں کو کلام مقدس کے فیض سے دور کر سکتے ہیں۔

اگر آپ ایسی کسی مشکل میں گھر گئے ہیں جس کے پیچھے سے نکلنا انسانی بساط سے باہر دکھائی دے رہا ہو۔ سوچیں منتشر اور حالات برگشتہ ہوں تو اس آیت پاک کے ورد سے حالات کا رخ موڑا جا سکتا ہے وہ افراد بھی اس ورد سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو کسی لاعلاج بیماری یا کسی سماجی الجھن کا شکار ہیں ۔ نماز صبح کے بعد ۳۱ ، ۳۱ بار درود شریف پڑھ کر وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ۲۴۷۰ کو

دفعہ کمال دلجمعی سے دل پر نگاہ جما کر پڑھا جائے کم از کم یہ ورد ۹۰ دن کیا جائے انشاءاللہ العزیز حامل ورد افراد اس کے فیض سے حیرت ناک طور پر فیضیاب ہوں گے ۔ مرگی ، فالج ، السر اور اختلاج قلب سے نجات کیلئے اس آیت پاک کا نقش مربع و مثلث اپنے پاس رکھنے سے مکمل شفا حاصل ہوئی ہے خواتین اس ورد کے بجائے اس کا مربع نقش پاس رکھیں تو یہی تاثیر ظاہر ہو گی۔

(وما توفیقی الا باللہ)

نمبر ۵ کے رجحانات

زندگی کی تعمیر کے لئے جدوجہد کی بے حد ضرورت ہوتی ہے ۔ اور اگر جدوجہد تعلیم کی روشنی میں کی جائے تو کامیابی کے امکانات قدرے واضح ہو جاتے ہیں دوراندیشی اور فکر فردا کی خصلت ، انسان کی فکری صلاحیتوں کا آئینہ ہے ۔ لیکن بعض اوقات تمام دوراندیشی کی کوششیں خاک میں مل جاتی ہیں ۔ ہم انسانوں میں ایک روایت سی چلی آ رہی ہے کہ بچوں کے نام خواہشات کے مطابق تجویز کرتے جاتے ہیں یا بعض اوقات خاندان کے کسی بزرگ نے نومولود کا نام تجویز کر دیا ۔ یا بعض اوقات ماں باپ نے از خود کوئی اچھا سا نام یعنی ظاہری طور پر خوبصورت سا نام تجویز کر لیا لیکن یہ نام زندگی کے راستے میں انسان کے لئے اکثر و بیشتر سد راہ ثابت ہوتے ہیں ۔ نام جتنا مختصر ہو گا اتنا ہی فائدہ مند ہو گا ۔

اگر نام پیدائش کے برج سے متعلق حروف سے رکھا جائے تو اس کے منفی اثرات کم ہوں گے ۔ اور اگر تاریخ پیدائش کے عدد سے

نام کا عدد بھی ہم آہنگ ہو تو "سبحان اللہ" ایسا شخص زندگی میں نامساعد حالات سے دوچار نہیں ہو گا۔ اس کا مطلب قطعی یہ نہیں ہے کہ ایسا شخص مثالی زندگی گزارے گا۔ نہیں میرا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ عرض کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ ایسا شخص بہ نسبت دوسرے افراد کے کم سے کم اوقات میں مصائب سے گلو خلاصی حاصل کر لے گا۔ بہر حال والدین کا فرض ہے کہ بچے کا نام تجویز کرنے میں احتیاط سے کام لیں۔

نمبر ۵ کے افراد میں قوت ارادی بہت ہی کم ہوتی ہے یہ لوگ وقت کے دھارے کے ساتھ بہنا اپنے وقار کی بات سمجھتے ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ زیرک مزاج اور معاملہ فہم ہوتے ہیں۔ ان میں یہ بھی خوبی ہوتی ہے کہ آن واحد میں معاملے کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ کاہلی کا شکار ہو کر اپنے منصوبوں میں بری طرح ناکام ہو جاتے ہیں جبکہ ان کے مقابلے میں کم صلاحیت والے لوگ ان سے آگے نکل جاتے ہیں جبکہ یہ مشکلات کے نام سے کانپ اٹھتے ہیں لیکن اگر یہ لوگ اپنی اس کمزوری پر غالب آ جائیں تو حیرت ناک حد تک فائدے اٹھا سکتے ہیں یہ لوگ سیماب صفت ہونے کی وجہ سے اپنے عقیدے کو چھوڑنے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ اس عدد کے افراد کے متعلق آپ کو حیرت نہیں ہونی چاہیئے کہ ایک منکر خدا، یک بیک خدا پرست بھی بن سکتا ہے۔ اس عدد کے افراد کی گھریلو زندگی میں بھی ہیجان سا بپا رہتا ہے۔ یعنی آج جو کھانا رغبت سے انہوں نے کھایا ہے کل وہ اسے بے لذت بھی قرار دے سکتے ہیں۔ ان افراد کی بیویوں کو ہر روز نئی آزمائش سے گذرنا پڑتا ہے یہ لوگ سیر و تفریح کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ ازدواجی اور سماجی بندھنوں کو ضرورت کی حد تک تسلیم کرتے ہیں یہ لوگ آزادی

پسند اور من موجی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ قدرتی نظاروں سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ کسی حد تک لطیف حس کے بھی مالک ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ادب سے انہیں کچھ نہ کچھ پیار یا لگاؤ پیدا ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ فن تقریر و تحریر میں بھی یہ لوگ اپنا مقام پیدا کر لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ حلقۂ احباب میں اضافہ کرنے کے بیحد شوقین ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا حقائق ایک کسوٹی ہیں۔ بہر حال ان حالات کو خوشگوار لمحوں میں تبدیل کرنے کے لئے کلام ربانی سے فیض اٹھانا بے حد موزوں اور مناسب رہتا ہے ایسے افراد کے لئے بالخصوص اور دیگر افراد کے لئے بالعموم کامیاب زندگی گذارنے کے لئے ذیل کا ورد تیر بہدف ثابت ہو سکتا ہے۔ یعنی کسی قسم کی الجھن کیوں نہ ہو، اور کتنا ہی ناممکن الحصول مقصد کیوں نہ اس ورد سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ جو لوگ یہ ورد کریں گے وہ بطفیل سرکار مدینہ سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گوہر مراد کو حاصل کرنے میں کبھی ناکام نہیں ہوں گے۔ نماز پنجگانہ کی باجماعت پابندی کے بعد صبح اور عشاء کی نماز کے بعد ۴۱، ۴۱ بار درود شریف کے ساتھ یہ آیت پاک نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ کو ۸۱۵ ر دفعہ کمال یقین اور طہارت سے پڑھا کریں کم از کم ۴۱ دن اور زیادہ سے زیادہ ۱۳۱۵ر دن میں وہ منزل مراد کو حاصل کر لیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

***

نمبر ۶ کے رجحانات

اللہ تعالےٰ نے زمین و آسمان کو "۶" ایام میں تخلیق فرمایا جس کا قرآن حکیم میں ذکر موجود ہے شاید اس لئے شش جہات کا ذکر آیا ہے۔ اکثر و بیشتر کتب میں اور بالخصوص عملیات روحانی کے کرنے والوں کو شش جہات کی جانب سے حصار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ یعنی چہار اطراف کے علاوہ زمین اور آسمان کو شامل کرنے سے ۶ سمتیں ہوتی ہیں یہ اعداد راز خداوندی کے امین ہیں۔ ان پر سے پردہ اٹھانا وسعتِ فکر و نظر رکھنے والے افراد ہی سے ممکن ہے۔ محدود علمی بصارت کی وجہ سے علم الاعداد کو محدود معلومات کی صورت میں قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے بہر حال ہر عدد بے شمار خصائص اور نقائص اپنے ساتھ متعلق رکھتا ہے آج آپ کی خدمت میں نمبر "۶" کے افراد کے رجحانات کے متعلق تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے۔

یہ عدد محبت اور دوستی کا عدد ہے یہ لوگ ہر اندازِ محبت کی چاشنی سے فائدہ اٹھانے کے رسیا ہوتے ہیں۔ سیر و تفریح فطری نظاروں سے لطف اندوز ہونا، ہر وقت سفر میں رہنے والے اور راگ و رنگ کے رسیا ہوتے ہیں۔ ان میں ادبی ذوق کا ملکہ بھی موجود ہوتا ہے۔ ملنسار ہونے کی وجہ سے جلد ہی ادب میں اپنا مقام بنا لیتے ہیں۔ انتہائی حساس ہونے کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی باتوں کا اثر قبول کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اکثر و بیشتر منفی سوچوں کے طوفان کی زد میں رہتے ہیں۔ اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ یہ لوگ رحم دل اور فیاض طبع ہوتے ہیں کسی کے

دکھ کو اپنا دکھ سمجھ کر ممکن حد سے بھی بڑھ کر اعانت کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ یہ لوگ انتہائی اصول پرست ہونے کی وجہ سے ایسے افراد سے نفرت کرتے ہیں جو بے قاعدگی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے ان میں دوسروں پر تنقید کرنے کا جذبہ ابھرنے لگتا ہے جس کی وجہ سے دوسرے لوگ ان افراد کے دشمن بن جاتے ہیں۔ یہ لوگ بعض اوقات اس مقصد کی خاطر شدت پسندی پر بھی اتر آتے ہیں جسکی وجہ سے ان کی تمام مثبت عادتیں مفلوج ہو کر رہ جاتی ہیں اور انجامِ کار انسانوں کے جنگل میں یہ لوگ تنہائی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان افراد کو چاہیئے کہ اپنے اندر لچک پیدا کریں اور اگر مصلحت پسندی کو اپنائیں تو وقت ان کا ساتھ دینے سے قطعی گریز نہیں کرے گا۔

یہ لوگ آخری عمر تک صحت مند رہتے ہیں کیونکہ وقت کے تازیانے ان پر کم سے کم اثر انداز ہوتے ہیں یہ لوگ چاہے مرد ہوں یا خواتین قدرتی حسن اور حسنِ نظر کی وجہ سے دنیا کی ہر چیز کے دلدادہ ہوتے ہیں اگر یہ بد پرہیزی سے اجتناب کریں تو ان کی صحت قابلِ رشک ہوتی ہے یہ لوگ عام طور پر گرم خوراک استعمال کرنے کے شوقین ہوتے ہیں اس لئے کھانسی اور امراضِ سینہ کا شکار رہتے ہیں۔ ان افراد کو زک پہنچانا ممکن نہیں ہوتا اور یہ لوگ باریک بین ہونے کی وجہ سے اپنے چھوٹے چھوٹے مسائل اور روپے پیسے کے معاملے میں بہت ہی محتاط ہوتے ہیں بالفاظ دیگر انہیں دھوکہ دینا آسان نہیں ہوتا۔ یہ اور بات ہے کہ یہ لوگ دوسروں کو آزمانے کے لئے وقتی طور پر اپنے آپ کو دوسروں کے سامنے کم عقل اور بودا ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ دھوکہ دینے والے کی اصلیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ اگر

یہ لوگ لا اُبالی پن سے نجات حاصل کر لیں تو تصویر کا دوسرا رخ یہ بھی بتاتا ہے کہ یہ لوگ کنجوس ثابت ہوتے ہیں اور بُرے سے بُرے حالات میں بھی روپیہ بچانے کا گُر استعمال کرنے سے بعض نہیں آتے۔ بہر حال مجموعی طور پر یہ لوگ قابلِ بھروسہ اور کاروبار کے لیے موزوں ہوتے ہیں۔ جہانِ ہستی مسائل کی آماجگاہ ہے ہر طرف مسائل کا طوفان ہے جو بنی نوع انسان کو گھیرے ہوئے ہے اگر ہم مسلمان نمازِ پنجگانہ کی پابندی کریں اور اپنے آقا ہادیٔ برحق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر چلیں تو مسائل کے طوفان سے نکلنا کوئی مشکل بات نہیں ہے بہر حال یہ آیتِ پاک "نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ" آپ تمام افراد کے لئے ایسے مسائل کا حل ہے جنہوں نے آپ کا سکون غارت کر رکھا ہے نمبر "۷" والے افراد بالخصوص اس کے ورد سے بے گراں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ترقی درجات، مقاصد میں کامیابی، ہزاروں دکاوٹوں میں الجھا ہوا کوئی کام، کوئی پریشان کن بیماری ان تمام مسائل سے عہدہ برآ ہونے کیلئے اس آیت پاک کو روزانہ بعد نماز مغرب تنہائی کی جگہ پر بیٹھ کر معہ اوّل و آخر ۳۳-۳۳ بار درود شریف کے ۶۰۰۰ ہزار دفعہ پڑھیں انشاء اللہ کتنا ہی مشکل ترین مقصد کیوں نہ ہو گی وہ حل ہو جائے گا۔ مگر نماز کی پابندی کی لازمی شرط ہے اور ہر وقت کلمہ استغفار کا ورد جاری رکھنا ہو گا۔ یہ عمل کم از کم ۳۳ دن اور زیادہ سے زیادہ ۶۰ دن کرنا ہو گا۔ (وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن)

عدد نمبر ۷ کے رجحانات

خوشبو انفاس میں رچ بس کر احساسات کو گدگداتی ہے اور زندگی کے چمن میں بہار کا سماں پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح روشنی اندھیروں کو دور دھکیل دیتی ہے تو ظلمت زدہ ماحول میں چاندنی اتر آتی ہے علم ایک روشنی ہے اس کے نور سے دل کی بستی میں اجالا پھیلتا ہے اور فکر و ادراک کو نئے آفاق ملتے ہیں علم انسان کی فکر کو بالیدگی عطا کرتا ہے۔ اسے بالغ نظر اور صائب الرائے بناتا ہے یہ اور بات ہے کہ بعض اوقات ایک پڑھا لکھا آدمی بروقت ایسا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ جو وقت کا تقاضا ہوتا ہے لیکن وہیں ایک ان پڑھ آدمی پڑھے لکھے لوگوں میں اٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے کسی حد تک اپنے شعور کی دسترس کا اظہار وقت کے تقاضے کے مطابق کرتا ہے یہی وہ مقام ہے جہاں پر سوچ اور فکر کے راستے مختلف ہو جاتے ہیں تعلیم انسان کو نشیب و فراز سے نبرد آزما ہونے کے لیے معقول ذہنی توانائی عطا کرتی ہے۔ لیکن بعض اوقات یہ توانائی بروقت کام نہیں آ سکتی

اکثر لوگ ایسے حالات کی وجہ سے اپنے آپ کو ستاروں کی نحوست کے زیر اثر سمجھنے لگتے ہیں جیسا کہ آجکل مغربی معاشرہ میں ہو رہا ہے وہاں کے لوگ علم نجوم پر زیادہ عمل کرنے لگے ہیں بعض اوقات ناکامیوں کا شکار ہونے والے افراد کسی غیر محسوس اثر کو خود پر مسلط پاتے ہیں۔

لیکن تعلیم ایسے حالات میں گھرے ہوئے انسانوں کو اوہام کے حصار سے نکال لاتی ہے جب کہ تعلیم سے بے بہرہ افراد معمولی باتوں کو جادو اور ستاروں کے برے اثرات کی وجہ سے پیدا شدہ حالات سمجھتے ہیں بات دراصل یہ ہے کہ جہالت ایک اندھیرا ہے اور علم ایک اجالا۔

آج کل کا دور علم کے حصول کا دور ہے۔ دنیا کی ترقی یافتہ اقوام صفحۂ عالم پر علم کی روشنی کی وجہ سے منظر عام پر آئی ہیں۔ جو قومیں علم سے فائدہ نہیں اٹھاتیں وہ توہمات کے آسیب کے چنگل میں آجاتی ہیں علم الاعداد بھی ایک روشنی ہے ایک لائحہ عمل ہے۔ ایک راستہ ہے، ایک جائزہ ہے اور ایک کسوٹی ہے گذشتہ کئی مہینوں سے علم الاعداد سے متعلق آپ کی خدمت میں اپنی بساط کے مطابق بہتر معلومات بہم پہنچانے میں مَیں نے جو کوششیں کی ہیں عامتہ الناس نے انتہائی پسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور میرا مسلک بھی یہی ہے کہ جو کچھ خزینۂ علم میری جستجو اور کاوش کے بعد مجھے میسر آیا ہے اسے آپ تک پہنچاتا رہوں

آج "۷" عدد کے رجحانات کے متعلق ضبط تحریر میں لایا جا رہا ہے، یہ عدد وقت کی گردش کا عدد ہے اللہ تعالیٰ کے حکم "کن" جس کے معنی ہیں "ہو" یا وجود میں آ۔ یا بن جا) کے عدد بھی "۷" ہیں یہ قمر کا مثبت عدد

ہے اور سوموار سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ انسان کی سات پشتوں، ہفتے کے سات دنوں، موسیقی کی سات سروں اور منشور کے سات رنگوں کا عدد ہے حروف تہجی ۷۔ ۷ کے ۴ حصوں میں تقسیم کئے گئے ہیں یہ ایک پراسرار اور صوفیانہ خصائص کا عدد ہے یہ عدد زندگی میں خاندانی حالات کا عدد ہے قرآن حکیم کی منازل بھی "۷" ہیں۔ اس عدد سے تعلق رکھنے والے افراد یعنی جن کے نام کے عدد "۷" بنتے ہیں بشرطیکہ ان کی تاریخ پیدائش کا عدد نام کے عدد "۷" سے متصادم نہ ہو تو یہ لوگ وجدانی کیفیات کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ لوگ بصد مشکل غلط راستوں پر چلتے ہیں، کیونکہ یہ لوگ حالات کے رخ کو خوب پہچانتے ہیں اس لئے مخالف افکار کی پہلے سے بو پا لیتے ہیں اور بھٹکنے نہیں پاتے۔ یہ لوگ دور اندیش اور دور رس نگاہ رکھتے ہیں۔ کم گو ہوتے ہیں۔ با اصول ہونے کی وجہ سے بہت کم لوگوں سے ہم آہنگ ہو پاتے ہیں ان کی یہ خصلت آدم بیزاری پر محمول کی جاتی ہے اپنے اصولوں پر پابندی کی خاطر شدت اختیار کرتے ہیں جس کی وجہ سے یہ لوگ ضدی اور انا پرست کہلاتے ہیں یہ لوگ حقیقت شناس ہوتے ہیں اس لئے ان کے سامنے چالبازی یا مکاری یا جھوٹ اور فریب کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ آنِ واحد میں کسی معاملے کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ لوگ روحانی اقدار کے پرستار ہوتے ہیں اس لئے مذہب کی باریکیوں کو سمجھنے میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ لوگ امن پسند اور صلح جو ہوتے ہیں۔ اور ایسی تمام قدروں سے محبت کرتے ہیں جو امن پسندی کا پرتو ہوں۔ یہ لوگ اکثر نمائشی دوستوں کی دوستی سے نقصان اٹھاتے ہیں۔ یہ لوگ نقصان اٹھانے کے باوجود بھی نظر انداز کرنے کی فطرت کی وجہ سے

بدلہ نہیں لے سکتے، اکثر اوقات یہ لوگ تنہائی کو ترجیح دیتے ہیں یہ لوگ قناعت پسندی کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کے نزدیک روحانی قوتوں اور ان کے حصول کے لئے یہ بہتر ذریعہ ہوتا ہے۔ مگر لوگ ان پر طرح طرح کی تنقید کرتے ہیں۔ اس عدد والے افراد ہمیشہ مسائل کا شکار رہتے ہیں لیکن ہر حال میں شاکر و صابر رہنا جانتے ہیں۔ اگر ان کے نام کے عدد کے ساتھ تاریخ پیدائش کا عدد بھی ہم آہنگ ہو تو یہ خصوصیات نمایاں ہو جاتی ہیں۔ بصورت دیگر دوسرے عدد کے اثرات بھی ان سے مل جاتے ہیں۔

اگر آپ کا عدد " ۷ " اور آپ واقعی زندگی کے سفر میں کوششوں کے عذاب میں گرفتار ہیں مگر نتیجہ خاطر خواہ برآمد نہیں ہوتا تو آپ کلام مقدس کو وسیلہ بنا کر ہادی برحق صلے اللہ علیہ وسلم کے نام مقدس کے صدقے میں رب ذوالجلال سے دعا مانگیں، انشاءاللہ کامیابی حاصل ہو گی۔ آپ صرف عشاء کی نماز کے بعد ۳۰۳ دفعہ معہ اوّل و آخر درود شریف ۷، ۷ بار کے آیت الکرسی پڑھا کریں۔ وقت اور جگہ تبدیل نہ کریں آپ یقین کریں کہ آپکی کیسی مشکل کیوں نہ ہو وہ حل ہو جائے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

اسکے علاوہ آپ چاہے کسی عدد سے تعلق رکھتے ہوں تو ایک چاندی کی انگوٹھی پر مشتمل مثلث میں اسمائے باری تعالیٰ "اللہ۔ ودود، وہاب ہادی" جن کے کل اعداد "۱۲۰" بنتے ہیں کو اپنے نام کے سر حرف کی طبع کے مطابق بجر کریں، یہ عمل گذشتہ اشاعتوں میں "۹" نمبر کے کردار کے ساتھ بھی دیا گیا تھا۔ اسے دوبارہ اس لئے دیا جا رہا ہے کہ قارئین نے اس عدد کو "۱۲" سمجھا ہے حالانکہ یہ "۱۲۰" ہے اس انگوٹھی کی برکت سے ذاتی عزت و

وقار میں اضافہ، کاروبار میں ترقی، کئی بیماریوں سے نجات اور مسائل کے حل میں مدد ملتی ہے اور بھی اسکے لاتعداد فوائد ہیں۔ اس کے علاوہ علم الاعداد کے ذریعے جواب حاصل کرنے کے لیے کسی ٹوکن کی ضرورت نہیں ہوتی میری دعا ہے کہ خدا آپ کو قرآن حکیم سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ یہ انگوٹھی کسی متشرع اور عامل قرآن اور پابند نماز پنجگانہ، آدمی سے بنوائیں تو بے حد فائدہ مند ثابت ہو گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

(وما توفیقی الا باللہ)

نمبر ۸ کے رجحانات

اسلام کے آنے سے انسانیت کو جتنا تحفظ ملا ہے ایسا تحفظ پہلے کے ادیان کے ماننے والوں کے دور میں حاصل نہیں تھا اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ پہلے کے ادیان میں تحفظِ انسانیت کا کوئی طریقہ کار ہی موجود نہ تھا۔ ایسا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد صرف اتنا ہے کہ پہلے کے ادیان میں بھی انسان کو بیکراں تحفظ فراہم کیا گیا تھا مگر وقت کے ساتھ ساتھ ان ادیان کے ماننے والوں نے اپنے ذاتی وقار اور عظمت کے لئے آسمانی تعلیمات کو بھلا کر اپنی منشاء کے مطابق اس میں پیوندکاری کر لی تھی لیکن اسلام ایک ایسا دین ہے جو قیامت تک اسی طرح رائج اور نافذ العمل رہے گا جیسا کہ حضور علیہ السلام کے دور میں تھا اس میں کسی تحریف کا قطعی کوئی امکان نہیں ہے اس لئے تحفظ انسانیت کا وضع کردہ اسلامی اصول تا قیامت نافذ العمل رہے گا۔ اسلام نے انسان کی قدر و منزلت کا معیار تقویٰ پر رکھا ہے یعنی جتنا کوئی شخص متقی اور پرہیزگار ہو گا۔ اتنا ہی وہ خدا کا پسندیدہ ہو گا۔ انسان جب قربِ خدا کے شرف سے نوازا جاتا ہے جبکہ یہ مقام توفیقِ خداوندی سے ہی ملتا ہے۔ جسکی وجہ سے انسان کوئی عمل صالح کر پاتا ہے یعنی خدا کی کرم نوازی اسے عمل صالح کرنے میں معاونت کرتی ہے لہذا کسی بشر کا کوئی مقام حاصل کرنا خدا کی کرم نوازی کے سوا ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح علم کی نعمت اگرچہ سب کے لئے عام ہے مگر یہ

بھی توفیقِ خداوندی ہی ہوتی ہے کہ کوئی شخص علم کی نعمت سے بہرہ ور ہو سکتا ہے مدعائے پیش لفظ صرف یہ ہے کہ علم چاہے کسی قسم کا ہو وہ رحمتِ خداوندی کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا اس کے علاوہ یہ بات بھی واضح طور پر پیشِ نظر رہے کہ روحانی علوم کا حاصل کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور ربّ العالمین کی کماحقہ تابع فرمائی کے بغیر ممکن نہیں ہے یہ دور بیداری اور اختراعات کا دور تسلیم کیا جاتا ہے لیکن میری رائے میں ہر دور آنے والے دور کے لئے ترقی کی راہ ہموار کرنے اور نظریاتی علوم اور تصورات کو فروغ دینے کے لئے کام کرتا ہے۔ اس لئے آج تک ہم نے جو کچھ بھی حاصل کیا ہے وہ اپنے سلف و صالحین کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق ہی حاصل کیا ہے فکر انسانی نے ادراک کے بیکراں فاصلے طے کئے ہیں اور ابھی تک نامعلوم منزلِ رفعت کی طرف محوِ پرواز ہے اس لئے یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ ہماری وسعتِ فکر و نظر کیا ہو گی!!

علم ایک نور ہے علم ایک دلنواز خوشبو ہے۔ علم ایک اجالا ہے علم ایک متاع گرانمایہ ہے علم ایک لازوال دولت ہے علم انسان کو سب سے پہلے شعور خود آگاہی عطا کرتا ہے۔ خود آگاہی کے سفر سے جب انسان آگے بڑھتا ہے تو وہ خدائے برحق کی ذات اقدس کے متعلق ادراک آشنا ہوتا ہے۔ صدیوں کے علوم آج بھی رائج ہیں اور یہ صداقت علم ہے جو صدیوں کے سفر کے بعد منتشر ہونے کے بجائے مجتمع ہو کر ورطۂ حیرت میں ڈالنے کا باعث بنے ہوئے ہیں سب سے اعلیٰ و ارفع علم خداشناسی خداپرستی اور اطاعت نبی آخر الزماں کا علم ہے جس نے اس کو اپنی زندگی کا اثاثہ سمجھ لیا وہ کامیاب و

کامران ہوا۔ بہر حال علم الاعداد صدیوں پہلے کسی نہ کسی صورت میں رائج رہا۔ کیونکہ ہر چیز اعداد کے دامن میں پناہ گزین ہے اور یہ علم خدا شناسی کا بہترین ذریعہ ہے مثلاً یہ کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے "۱۹" حروف ہیں اور "۱۹" کا عدد کلیدِ قرآنِ حکیم تسلیم کیا جاتا ہے یعنی قرآن حکیم میں کل حروف "۳۲۱۲۶۵" ہیں جن کا مجموعہ ۱۹ بنتا ہے۔ اسی طرح ۱۹ کا عدد کئی اور رازوں کا حامل بھی ہے اور مثلاً یہ کہ قرآن حکیم کی ۱۱۴ سورتیں ہیں جنکی تعداد "۱۹" پر برابر تقسیم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے ثبوت بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

آج علم الاعداد کے سلسلے میں نمبر ۸ کے رجحانات کا ذکر پیشِ خدمت ہے۔ یہ عدد زحل سے تعلق رکھتا ہے جو موت کا ستارہ مانا جاتا ہے اسی طرح ۸ کے عدد کے ساتھ پُر اسراریت کا تعلق تسلیم کیا جاتا ہے اس عدد سے تعلق رکھنے والے افراد بے حد محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں اور یہ لوگ اپنی محنت کے بل بوتے پر اعلےٰ مقام حاصل کر لیتے ہیں مگر یہ لوگ اکثر و بیشتر مایوسی کا شکار رہتے ہیں اور زندگی سے دل برداشتہ ہو کر تنہائی اور گوشہ نشینی پسند کرتے ہیں اور جب یہ لوگ تعمیری صلاحیتوں کو سیاست کے میدان میں خرچ کرتے ہیں تو یہ لوگ اعلےٰ لیکچرار جادوگر اور عمدہ فلاسفر اور بہترین مُبلّغِ دین ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ لوگ اچھے قانون دان ماہر بھی ہوتے ہیں مگر دولت کی تمنا اور شہرت کے بھوکے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اکاؤنٹنسی پبلسٹی میں زیادہ کامیاب نہیں ہوتے جبکہ کلیدی عہدوں پر یہ لوگ نہایت فرض شناسی سے کام سرانجام دیتے

ہیں اس کے علاوہ یہ لوگ ہمدرد ہونے کی وجہ سے اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی بھلائی کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔

یہ وہ رجحانات ہیں جو "۸" نمبر کے حامل افراد میں پائے جاتے ہیں اگر آپ کا عدد "۸" ہے اور زندگی آپکے لئے پیہم سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے تو کلام ربانی کی سورۃ مزّمل کو حرزِ جان بنائیں بہتر یہ ہے کہ اس سورہ پاک کے اعداد کا نقش مربع اپنے پاس رکھ کر ورد کریں تو بے بہا فوائد میسّر آئیں گے۔ انشاءاللہ "۸" نمبر کے حامل افراد کے علاوہ دوسرے اعداد کے حامل افراد بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ صبح کی نماز میں فرض سے پہلے سورۃ مزّمل شریف ۱۷ دفعہ معہ اوّل و آخر ۱۷، ۱۷ بار درود شریف کے اور عشاء کی نماز میں وتروں سے پہلے ۳۵ بار پڑھا کریں۔ اس ورد سے جہاں روزی میں برکت ہوتی ہے وہاں کئی طرح کے امراض یا ایسی بیماریاں جن کا علاج کرتے کرتے تنگ آ گئے ہوں سے مکمل نجات حاصل ہوتی ہے شادی میں حائل رکاوٹ دور ہوتی ہے۔ کاروبار میں ترقی اور مقاصد میں کامیابی کا سُرور حاصل ہوتا ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوندِ عالم کے کلام سے آپ سب کی مقصد برآری ہو۔ آمین

(وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ)

نمبر ۹ کے رجحانات

خوشبو کا قافلہ جہاں سے گذرتا ہے وہاں کی فضا کا آنگن معطر ہو جاتا ہے اسی طرح جب نور کی کرنیں ضیا پاش ہوتی ہیں تو ظلمت کی چادر تار تار ہو کر بکھر جاتی ہے اور سوچیں جب کسی نقطہ پر مرکوز ہو جاتی ہیں تو ادراک کا اجالا پھوٹتا ہے اور علم کا پرچم جہاں پر لہراتا ہے وہاں کا ماحول حسن فکر و نظر سے مزین ہو کر مرجعِ خلائق بن جاتا ہے۔ علم ایک مدھر لے ہے علم ایک مسحور کن نغمہ ہے علم ایک رفعت بدوش ادراک ہے علم حسنِ فطرت کا آئینہ ہے۔ علم قوتِ لایموت کا ایک استعارہ ہے جس کی سوجھ بوجھ رکھنے والے افراد عظیم المرتبت، مرکزِ نگاہ پر ہر کہ ومہ ہوتے ہیں علم جس کے دماغ کو منور کرتا ہے وہ دوسروں کے لئے مشعل راہ اور منارۂ نور ہوتے ہیں۔ قوتِ لایموت کے اس استعارے کو سمجھانے کے لئے وقتاً فوقتاً انبیاء علیہم السلام اجمعین دنیا میں تشریف لاتے رہے اور سب سے بہتر علم وہ ہے جو قرآن حکیم کی صورت میں ختم المرسلین سید الانبیاء شافعِ محشر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بنی نوع انسان تک پہنچا اس کے علاوہ آپ کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ اور ثانیہ نوعِ بشر کے لئے سبق اور ذریعہ تدریس بن کر مثلِ شمع فروزاں ہے اور تمام علوم کا سرچشمہ یہی وسیلہ ہے جس کے وسیلے سے انسان مستجاب الدعوات اور مقرب خدا

بنتا ہے دنیاوی علوم کو اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بھی انہیں حیات افروز تعلیمات میں سے لئے گئے تسلیم کئے جا چکے ہیں۔ دنیاوی علوم، عمرانی تغیرات اور سماجی و سیاسی اصولوں کے پیش نظر ترتیب دیئے جاتے ہیں لیکن علم حق ایک ہی وضع کردہ اصول کے تحت رائج العمل رہتے ہیں اور ان میں تغیر و تبدل صرف قرآن و حدیث و سنت نبوی کے پیشِ نظر اگر گنجائش ہو تو ممکن ہے۔ قرآن حکیم علوم کا بحرِ ذخار ہے جس کی انتہا تک پہنچنا مشکل ہے جبکہ یہ رہتی دنیا تک تمام تقاضوں اور ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کماحقہٗ پورا کرنے کے لئے۔ علم الاعداد ویسے تو قرون اولیٰ میں کسی نہ کسی طور پر رائج رہا۔ بنیادی طور پر گنتی کا تصور اور آغاز ہی علم الاعداد کی صداقت کا ثبوت ہے اور جیسے جیسے تقاضے بڑھتے گئے علم الاعداد کو حسابی باریکیوں کا مخزن تسلیم کرتے ہوئے اس کی وسعت کے آگے فکر کی وسعتیں سرنگوں ہونے پر مجبور ہو گئیں یہی وہ مقام ہے جہاں سے اعداد کی فطرت اور خصوصیت کو سمجھنے کا ادراک پیدا ہوا۔ اور محققین نے ان پر تحقیق شروع کر دی اور طویل عرصے کی کدوکاوش کے بعد ان کے اسرار پر سے پردہ اٹھانے میں کسی حد تک کامیاب ہو سکے۔ علم الاعداد فطرت کی بوقلمونیوں کو سمجھنے کے لئے ایک آئینہ ہے ایک کسوٹی ہے گذشتہ ابواب میں دوسرے اعداد کے متعلق رجحانات کا ذکر کیا گیا ہے آئندہ سے ایک آدمی کے ساتھ کتنے اعداد کا تعلق ہوتا ہے۔ اور وہ کس طرح اس کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں ان کی تھوڑی تھوڑی تفصیل سلسلہ وار پیش کی جایا کرے گی۔ انشاء اللہ۔

آج کی نشست میں نمبر "۹" کے رجحانات کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

یہ عدد مریخ سے تعلق رکھتا ہے یہ مکمل اور حتمی عدد ہے ۔اس کے حامل افراد میں بے پناہ مزاحمت اور ردِّ عمل کا عنصر ہوتا ہے جب کہ یہ افراد زندہ دل مخلص ہونے کے ساتھ ساتھ انتہا پسند ہوتے ہیں یعنی محبت میں انتہائی مقام پر اور نفرت میں شدید اقدام کے عادی ہوتے ہیں یہ لوگ نظریات اور اصولوں کے سلسلے میں اس فطرت کا بھرپور اظہار کرتے ہیں، یہ لوگ انتہائی خود دار ہوتے ہیں ۔ اس لئے کسی کی اعانت اپنی انا کے خلاف تصور کرتے ہیں یہ لوگ ماہرانہ منصوبہ بندی کے حامل ہوتے ہیں اور جبکہ کلیدی عہدوں پر فائز یہ افراد اپنے ماتحتوں کے لئے انتہائی سخت گیر ثابت ہوتے ہیں ۔ انتظامی امور کو سرانجام دینے کا ان میں بدرجہ اتم جذبہ اور عمل موجود ہوتا ہے ۔اس کے علاوہ یہ لوگ کامیاب بیرسٹر اعلیٰ درجہ کے ادیب، بہترین سنگ تراش اور مالی امور کو احسن طور پر سرانجام دینے کے اہل ہوتے ہیں اور یہ بیک وقت کئی کام سرانجام دے سکتے ہیں ۔

قرآن حکیم کا فیض سب کے لئے نور اور رہنما ہے اگر آپ کسی بھی ہیجانی کیفیت کا شکار ہیں چاہے اس کا معاملہ سماجی ہو یا روحانی، معاشی یا آپ کی زندگی میں کسی غیر محسوس خوف اور اضطراب کے اسیر ہیں ۔اور بالخصوص سرحدوں کے نگہبان انتظامی امور میں مصروف افراد کے لئے یہ وِرد حفاظت اور سدِّ سکندری کا کام دیتا ہے اس کی عمدہ تاثیر اس آیت پاک کے نقش کو پاس رکھنے سے ظہور میں آتی ہے اس کے علاوہ حادثاتِ ناگہانی چاہے وہ ذہنی ہوں یا زمینی یا آسمانی ان سے تحفّظ کا بہترین ذریعہ ثابت ہوتا ہے نمازِ صبح کے بعد اس آیت پاک کو اوّل و آخر ۹ ۹ بار درود شریف کے ساتھ ۱۲۳۳ دفعہ اور اتنی ہی

تعداد میں نماز عصر و مغرب یا مغرب و عشاء کے بعد پڑھیں ۔آپ یقین کریں ۔ اس آیتِ مقدّس کے ورد کرنے والے افراد حیرتناک نتائج سے سرخرو ہوں گے انشاءاللہ ۔ وہ آیت مبارک یہ ہے إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۔ اس آیت پاک کا نقش آپ خود بنا سکتے ہیں جس کے پاس رکھنے سے بے پناہ تاثیر رونما ہوتی ہے اور ورد کی کمی بیشی کے اثرات کو زائل کرنے کا میں یہ نقش مددگار ثابت ہوگا ۔ انشاءاللہ ۔

میری پرخلوص کوشش یہ ہے کہ علم القرآن اور فیض القرآن سے عوام بلاتفریق عقائد فائدہ اٹھائیں ۔ آمین ثم آمین

(وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ)

علاج بالقرآن

قرآن حکیم میں ارشاد ہے کہ ہم نے قرآن اہل ایمان کیلئے باعث شفاء و رحمت بنا کر نازل کیا ہے۔ اس آیت مقدس کی روشنی میں عوارض جسمانی و روحانی کا جامع مگر سہل علاج قرآنی آیات اور نقوش کے ذریعے پیش کیا گیا ہے۔ لا علاج امراض اور لاینحل مقاصد کی تکمیل کے لئے یہ ایک نادر کتاب ہے

بچے کا نام کیا رکھیں؟

اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ اپنے بچے کا کیا نام رکھیں۔ بچے کی تاریخ پیدائش اور نام کے اعداد کس طرح ہم آہنگ رکھے جا سکتے ہیں تاکہ تعلیم و تربیت اور ان کے رجحانات کی مناسبت سے انہیں بہتر مستقبل فراہم کیا جا سکے۔ ہر شخص از خود نام تجویز کر سکتا ہے

مُصنّف کی چند دیگر کتابیں

۱- علم الاعداد حصہ دوم ______ زیر ترتیب

۲- بچے کا نام کیا رکھیں ؟ ______ زیر طبع

۳- اعمال الجفر ______ زیر طبع

علم الاعداد حصہ سوم ______

علاج بالقرآن ______ زیر طبع

علم الاعداد حصہ چہارم ______ زیر ترتیب

علم الاعداد سے
خود دیکھیں
مِرچُو
اِے مالکِ کُل میرے والدین پر رحم فرما .... آمین
سید ایم اکمل بخاری